... بھوکھے اور پیاسے ہیں ... وے
... ہونگے

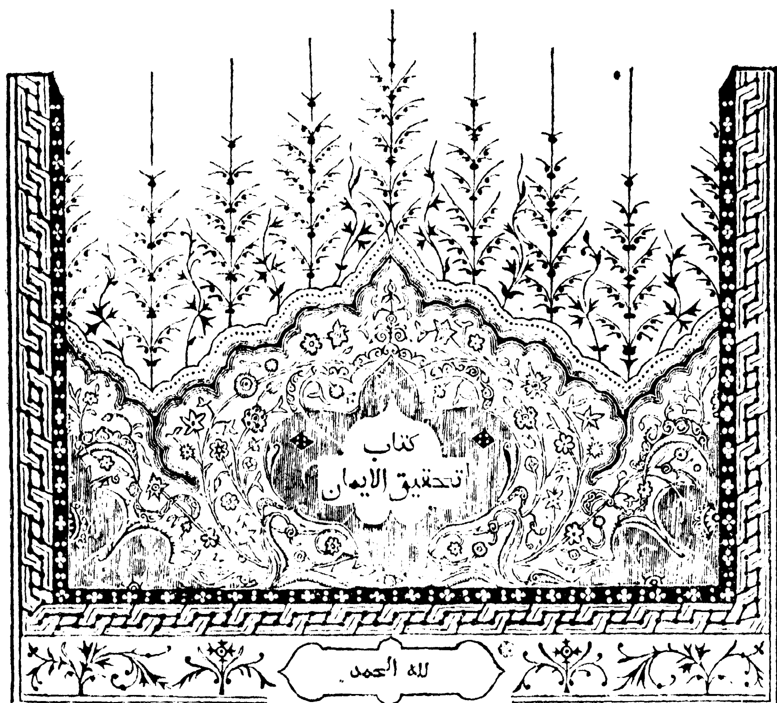
# تحقیق الایمان

مولوی عماد الدین صاحب پانی پتی حال وارد لاہور نے جو
اپریل سنہ ۱۸۶۶ ع میں بعد تحقیقات کامل کے عیسائی
ہو گئے ہیں یہہ کتاب متلاشیان حق کے لئے ... اُن مولوی
صاحبان کے واسطے جو کہ دین محمدی پر بھروسہ
کرکے بے فکر بیٹھے ہیں اُسی سنہ میں تالیف
کی اور باوجودیکہ بہتوں نے اِسکے نہ جاری
ہونے میں سخت کوشش کی تو بھی فضل
اِلٰہی سے لاہور ہی میں چھپ
گئی تھی *

اِلہ آباد

مطبع مشن پریس میں چھاپی گئی
سنہ ۱۸۷۰ ع میں *

طبع اول ۱۵۰۰ جلد ] [ طبع دوم ۵۰۰۰ جلد




سب طرح كي حمد و ثنا اُس خداے وحدہ لاشریک لہ اور قادرمطلق رحیم و عادل کو زیبا هی جس نے اِنسان کو فاعل مختار پیدا کرکے صراط مستقیم کي تلاش کرنیکو اِرشاد کیا—اور اُسکے ڈهونڈهنیوالوں کو اپنے فضل سے ایسي عقل بخشي کہ اگر چاهیں تو هرایک نیک و بد میں تمیز کرسکیں—پهر گنهگاروں اور خطاکاروں کے واسطے ایک خوشخبري بوسیلۂ رسولوں سابقین اور متاخرین کے ایسي تسلي بخش نازل کي کہ جب مخطي و عاصي بتوجهہ تمام اور خوض تام

اُسکو پڑھیں یا بگوش ہوش سنیں اور اِعتقاد لاویں تو راہ مستقیم جو باعث نجات ہی اُنکو معلوم ہووے *

اما بعد بندۂ کمترین عمادالدین پانیپتی ناظرین اِس رسالہ کی خدمت میں اِلتماس کرتا ہی کہ بندہ بیس برس سے اپنے خالق بیچوں کی مرضی کی تلاش میں ہی اِسی شوق میں کتب متداولہ عربیہ اِسلام کی حقیقت اور اُصول و فروع کے دریافت کرنیکے واسطے اکبرآباد میں جاکر گورنمنت کالج کی عربی و فارسی کی اول جماعت میں پوری میعاد تک پڑھا—اور صوفیہ کی خدمت میں بھی رھکر مدت تک تعلیم پائی* بعدازاں اکبرآباد کی بادشاہی جامع مسجد میں قرآن و حدیث کا وعظ و نصیحت تین برس تک کرتا رہا اور کچھہ عرصہ تک شہر قرولی میں بھی جاکر مقیم رہا وہاں پر بھی درس تدریس اور شغل اشغال اور ورد وظایف بطریقہ صوفیہ ادا کئے* الغرض کئی جگہہ کے سفر کے بعد اب لاہور کے مدرسہ تعلیم المعلمین میں ایک مدرّس مقرر ہوکر آیا یہاں آکر چند عیسائیوں سے بابت حقیّت دین اِسلام گفتگو ہوئی اِسی واسطے چند کتابیں اپنے مذہب اِسلام کی جو عیسائیونکی تردید میں لکھی گئی ہیں بلاتعصب غور سے پڑھیں اور بعض مولویوں اور عیسائیوں سے زبانی گفتگو بھی کی مگر بعد نہایت غور و تامل اور بحث و تکرار کے دین اِسلام کی طرف بہت قوی شک پڑگیا اور ایسا معلوم ہوا کہ عیسائی لوگ ضرور سچ کہتے ہیں کیونکہ کوئی قوی دلیل ہمارے مسلمان بھائیوں کے پاس واسطے ثبوت نبوت محمد کے نظر نہیں آتی اور ضعیف دلیل سے جو بات ثابت کیجاوے اُسپر بھروسا کرکے اپنا بیش بہا ایمان خراب

نہیں کیا جاتا * اِسلئے میں نے دین عیسائي اختیار کر لیا * لیے اهلِ علم مسلمانوں کي خدمت میں یهه عرض کرتا هوں کہ اگر ممکن هو تو یهه اعتراضات دفع کریں تاکہ اِسلام کي حقیّت ثابت هو جاوے اور مسلمانوں کے کام آوے نہیں تو خود بهي یهه راہ راست قبول کریں * لهذا یهه رسالہ لکھا گیا اور اپني تحقیقات اِس رسالہ میں درمیان ایک مقدمہ اور دو باب و ایک خاتمہ کے بیان کي گئي اور نام اِسکا تحقیق الایمان رکھا گیا * اگر کوئي صاحب اِسکا جواب لکھنا چاهیں تو بهتر یوں هی کہ لکھکر چھپوا دیں ورنہ نسخہ قلمي هي میرے پاس کہ شہر امرتسر میں حاضر هوں ارسال کریں لیکن اِس مباحثہ میں چند قواعد مرعي هیں جواب میں بهي اگر اُنکي رعایت رهے تو بهت هي مناسب هوگا اور جواب الجواب میں بهي کمترین کو زیادہ توضیح کي ضرورت نہ رهیگي کیونکہ اُن قواعد کو تحقیق کے واسطے پہلے سے ماننا واجبات سے معلوم هوتا هی اور وہ یهه هیں *

۱ جو نقصان یا عیب جانبین میں پایا جاوے یعني محمدیوں اور عیسائیوں میں وہ عیب یکساں هو تو وہ ایک جهت کے واسطے موجب بطلان مذهب تصور نہ کیا جاویگا بلکہ اُسکو عیب هي نہ سمجهینگے کیونکہ جانبین کے نزدیک مستحسن هی *

۲ کوئي عبارت قرآن کي یا کتب اِلهامیہ کي اگر چند معني رکھتي هو تو وہ ایک مطلب کے واسطے دلیل قطعي نهوسکیگي خصوصاً مخالف کے سامنے *

۳ نهایت تکلف اور تاویلات رکیکہ کرکے جو مطلب نکالا جاویگا وہ قابل پذیرائي جانبین کے نهوگا *

۴ عبارات متشابہات پر جو جانبین کي کتابوں میں موجود هیں اِعتراض نہ کیا جاویگا کیونکہ وے احاطۂ عقل اِنساني سے خارج هیں اُنکے معني سواے خدا کے اور کوئي نہیں جانتا *

۵ اگر کسي امر کو ایک فرقہ کے لوگوں کي عقل کسي طرح تجویز کرے اور جانبین کي کتابیں جو اِلهامي خیال کیجاتي هیں اُس تجویز کے خلاف بیان کریں تو وہ امر اُس فرقہ کے طور پر نہیں بلکہ اُنکي کتابوں کے بیان کے طور پر تسلیم کیا جاویگا *

۶ هر ایک مذهب میں کئي کئي فرقے هوتے هیں اگرچہ وہ مسایل جزئیہ میں باهم اِختلاف رکہتے هوں توبهي جسوقت اُنکي اصل کتاب اور اُنکے نبي کي نبوت ثابت کیجاویگي تو مخالف کو ضرور اُن سب کي تقریریں اور ان سب کے دلایل جن سے کہ وے اپني کتاب اور اپنے نبي کو ثابت کرتے هیں سنّنے لازم هونگے تا کہ اُن سب کے بیانات سے اُس کتاب اور اُس نبي کي صداقت یا عدم صداقت ثابت هو *

## مقدمہ

اِس امر کے بیان میں کہ تحریف جسکا ذکر قرآن میں آیا هی اُسکے کیا معنے قرآن سے ثابت هوتے هیں اور کتب مقدسہ میں اُس معني سے پائے جاتے هیں یا نہیں—اگر تحریف هوئي هی تو بیشک وے کتابیں قابل توجہہ کے نہ رهینگي اور جو نہیں هوئي تو ناحق خدا کي پاک کتابوں کو جو حقایق و معارف سے مالامال هیں اور اِنسان کا چال چلن درست کرتي هیں هم لوگ محرّف خیال کرکے

پھینک نہ دیں ورنہ سخت قباحت لازم آویگی پس واضح ہو کہ قرآن میں سورۂ بقر کے دسویں رکوع کے اندر لکھا ھی وَ قَدْ کَانَ فَرِیْقٌ مِّنْھُمْ یَسْمَعُوْنَ کَلَامَ اللّٰہِ ثُمَّ یُحَرِّفُوْنَہٗ مِنْ بَعْدِ مَا عَقَلُوْہُ وَھُمْ یَعْلَمُوْنَ * یعنے تحقیق تھا اُن میں سے ایک فرقہ کہ سنتا تھا کلام خدا کو پھر بدل ڈالتے تھے اُسکو دیدہ و دانستہ *

یہاں سے معلوم ہوا کہ دیدہ و دانستہ اُن کتابوں میں تحریف ہوتی تھی اِس لئے ھم پر لازم ہوا کہ تحریف عمدی اُن کتابوں کی ثابت کریں ورنہ دعوی غلط ٹھہریگا اور اِیمان میں بڑا نقصان آویگا پس ثبوت تحریف کی بابت جو جو دلایل محمدی مذھب کے علما نے اِستفسار و اِزالۃالاوھام اور اِعجاز عیسوی وغیرہ میں لکھے ھیں خوب غور سے دیکھے اور عیسائیوں کے سامنے پیش بھی کئے لیکن اُنھوں نے اُسکے جواب ایسے شافی دئے کہ ھمارے سب دلائل رد ھو گئے اور قابل بھروسے کے نہ رھے اِسکا بیان بڑا طول طویل ھی اِس لئے ایک جدی کتاب اِس بحث میں لکھی جاتی ھی مگر اجمالی جواب جو اُن سب دلایل کے ضعف کا باعث ھی اِس رسالہ میں لکھا جاتا ھی *

وہ یہہ ھی کہ کتاب اِستفسار اور اِزالۃالاوھام میں ثبوت تحریف کے لئے ترجموں کا اِختلاف پیش کیا گیا ھی اُسکا جواب یہہ ھی کہ سب اھل علم جانتے ھیں کہ کتاب میں بعض مقاموں پر الفاظ مشترکہ یا وہ عبارات جن کے چند طرح پر معنے ھوسکتے ھیں ھوا کرتے ھیں ترجمہ کے وقت جس مترجم کی راے میں جو معنی درست معلوم

هوتے هیں وہ بیان کرتا هی علاوہ ازیں اِختلاف قرأت بهي هوا کرتا
هی اِس لئے ترجموں میں بهي بعض الفاظ کا اِختلاف پڑ جاتا هی* مثال
اِسکي یہہ هی کہ اکبرنامہ ایک فارسي زبان میں کتاب هی اگر هم
چند مترجموں کو کہیں کہ اُسکا ترجمہ اُردو میں کردو تو ضرور هی
کہ سب مترجم یکساں ترجمہ نہ کرینگے بلکہ الفاظ مشترکہ یا اِختلاف
قرأت کي جہت کسي کسي جگہہ اُنکے ترجموں میں بهي اختلاف
هوجاویگا اِس سے یہہ لازم نہیں آتا کہ اکبرنامہ مُحَرَّف هی غرضیکہ اختلاف
ترجمونکا موجب تحریف اصل کتاب نہیں هو سکتا* اِن سب کتابوں
کے بعد ڈاکٹر وزیرخاں نے ثبوت تحریف میں ایک کتاب اعجاز
عیسوي چند انگریزي کتابوں سے جسکي عبارت مولوي رحمت اللہ نے
درست کي تالیف کي هی راقم نے اُسکو بهي بہت غور سے دیکها
اور اُسکا حال پہلے سے بهي کمترین کو اچهي طرح معلوم تها کیونکہ
وقت تالیف اُس کتاب کے بندہ مصنف کے پاس اکبرآباد میں موجود
تها اور رات دن اُنکے گهر میں رهکر اُسکي تالیف کا حال دریافت کرتا
تها* الغرض وہ کتاب بهي ثبوت تحریف کے واسطے دلیل شافي نہیں
هی اگرچہ اُسکا جواب تفصیلي جدا لکها جاتا هی تاهم اِس رسالہ
میں اجمالاً اُسکا بیان بهي کرنا مناسب هی وہ یہہ هی کہ توریت کي
نسبت قطع نظر اور دلایل کے یہہ دلیل کہ حضرت عیسیٰ نے اُسپر
گواهي دي اور اُسکو هاتهہ میں لیکر پڑها هی پر محرف نہیں بتایا
همارے واسطے کافي و شافي دلیل هی اور مسیح نے یہہ بهي کہا
هی کہ اُسکا ایک شوشہ نہ تلیگا جب تک سب کچهہ پورا نہ هو —
اب اگر کوئي کہے کہ بعد حضرت عیسیٰ کے اُس میں تحریف

هوئي يهه دعوی بهي قابل سماعت نهيں هی کيونکه حضرت عيسی سے پهلے تو صرف يهودي اُسکے حامي اور محافظ تهے بعد حضرت عيسی کے اُس کتاب کے محافظ دو فرقے هو گئے يعنے يهودي اور عيسائي جو باهم مخالف اور جاني دشمن هيں—اب اگر يهودي يهه کام کرتے تو عيسائي شور مچاتے اور اگر عيسائي تحريف کرتے تو يهودي غل مچاتے حال‌آنکه وے دونوں اِس امر کو محال و متعسر خيال کرتے هيں *

رهي انجيل سو اُسکي نسبت اعجاز عيسوي کے مقصد سيوم ميں چار فصلوں کے اندر تحريف ثابت کي گئي هی ليکن اُن چاروں فصلوں کے مضمون سے تحريف ثابت نهيں هو سکتي کيونکه پهلي فصل ميں اُن کتابوں کے نام بتلائے هيں جو صديوں کے اوايل ميں اناجيل و نامجات کرکے مشهور تهيں اور اب وه مروج نهيں هيں يعنے جعلي کتابيں *

اُسکا جواب يهه هی که البته يهه کتابيں بهي تصنيف هوئي هيں باعث اِسکا يهه تها که جب حواريوں نے انجيل کو جاري کرديا اور هزارها آدمي عيسائي هوگئے تو بعض لوگوں نے اِن اناجيل کے کچهه مطالب اخذ کرکے اور کچهه اپنے ذهن کے مطالب جو الهام سے نه تهے اگرچه خلاف اِن اناجيل اربعه کے بهي نه تهے اُس ميں داخل کرکے بعض مقدسوں کے نام سے لوگوں کو ديدي تهيں مگر تحقيق کے وقت محققين و اجماع امت نے اُنکو تسليم نه کيا کيونکه کلام الهي کے ساتهه اُنکا مقابله کرنے سے اُنکي موضوعيت ظاهر هوگئي پس جو کتابيں که حواريوں سے دست بدست چلي آئي تهيں اُنهيں کو الهامي جانا اُن موضوعات غير معتبره پر توجه نه کرکے اُنکو

رواج ندیا اور تاکہ کوئي معترض اعتراض نکرے اِس لئے اکثر اُن کتت و نامحات کو اپنے بڑے بڑے کتب‌خانہ مین آج تک جمع رکھیں * چنانچہ اِس قسم کي کتابیں ولایت کے کتب‌خانہ میں اب بھي موجود هیں اِس دلیل سے تحریف ثابت نہیں هوتي *

اور جو یہہ دلیل ثبوت تحریف کے واسطے کافي سمجھي جاوے تو پھر اُسکا کیا جواب هی کہ هزارها احادیث جو اهل اسلام نے پہلي و دوسري صدي میں بناکر محمد کے طرف منسوب کي تھیں جنکو محدثین نے موضوع اور باطل سمجھکر کتب احادیث سے خارج کر دیا اور کئي کتابیں موضوعات کي آج تک پائي جاتي هیں بلکہ کئي فرقوں کے لوگ اُن موضوعات پر آج تک عمل بھي کر رهے هیں چنانچہ صوفیہ وغیرہ کے فرقہ میں صدها حدیث موضوعہ جاري هیں*

سواے اِسکے خود قرآن کا یہہ حال هی کہ ایک قرآن تو زیدبن ثابت نے جمع کیا تھا اور ایک سابق میں خلیفہ ابوبکر نے جنکو کہ خلیفہ عثمان نے جلا دیا—اور متفرق اوراق جو پیشتر اِس قرآن کے جاري تھے اور منسوب بآنحضرت بھي تھے اور اُنکے لکھنیوالے بھي اصحاب هي تھے بلکہ خلیفہ ابوبکر جیسا معتبر شخص اُنکا جامع تھا وہ سب جلائے گئے اور شیعی لوگ لڑتے هي رہ گئے کہ همارے علي کي تعریف کي آیات نہ نکالو بلکہ آج تک سورہ احزاب کے پورا نہونے کے قایل هیں—اور دبستان‌المذاهب میں لکھا هی کہ شیعی کہتے هیں کہ بہت سي سورتیں قرآن میں لکھي نہیں گئیں* ازآنجملہ ایک یہہ سورہ بھي قرآن کي هی کہ عثمان نے قران میں درج نہیں کي اور وہ یہہ هی *

بسم الله الرحمن الرحيم *

يا ايها الذين آمنوا آمنوا بالنورين انزلنا هما يتلو ان عليكم آياتي و
يحذرانكم عذاب يوم عظيم * نوران بعضهما من بعض وانا السميع
العليم * ان الذين يوفون بعهد الله ورسوله في آيات لهم جنات نعيم
والذين كفروا من بعد ما آمنوا بنقضهم ميثاقهم وما عاهدهم الرسول
عليه تقذفون في الجحيم ظلموا انفسهم و عصوا الوصي الرسول اولئك
يسقون من حميم * ان الله الذي نور السموات و الارض بما شاء
واصطفى من الملائكة والرسل و جعل من المؤمنين اولئك في خلقه
يفعل الله ما يشاء لا اله الا هو الرحمن الرحيم قد مكر الذين من قبلهم
برسلهم فاخذتهم بمكرهم ان اخذي شديد اليم * ان الله قد اهلك
عادا و ثمود بما كسبوا و جعلهم لكم تذكرة فلا تتقون * و فرعون
بما طغى على موسى و اخيه هرون اغرقته و من تبعه اجمعين *
ليكون لكم آية و ان اكثركم فاسقون * ان يجمعهم في يوم الحشر

فلا يستطيعون الجواب حين يسئلون * ان الجحيم ماويهم و ان الله
عليم حكيم * يا ايها الرسول بلغ انذاري فسوف يعلمون *
قد خسر الذين كانوا عن آياتي و حكمي معرضون * مثل الذين
يوفون بعهدك اني جزيتهم جنات النعيم * ان الله لذو مغفرة و
اجر عظيم * و ان علياً من المتقين * و انا لنوفيه حقه يوم الدين *
ما نحن عن ظلمه بغافلين * و كرمناه على اهلك اجمعين * فانه
و ذريته لصابرون * و ان عـ وهم امام المجرمين * قل للذين
كفروا بعد ما آمنوا طلبتم زينة الحيواة الدنيا و استعجلتم بها و نسيتم
ما وعدكم الله و رسوله و نقضتم العهود من بعد توكيدها و قد ضربنا
لكم الامثال لعلكم تهتدون * يا ايها الرسول قد انزلنا اليك آيات بينات
فيها من يتوفيه مومنا و من يتوله من بعدك يظهرون فاعرض عنهم انهم
معرضون انا لهم محضرون في يوم لا يغني عنهم شيء و لاهم يرحمون
ان لهم في جهنم مقاما عنه لا يعدلون فسبح باسم ربك و كن من
الساجدين و لقد ارسلنا موسى و هارون بما استخلف فبغوا هرون

فصبر جميل فجعلنا منهم القردة والخنازير و لعنا هم الى يوم يبعثون
فاصبر فسوف يبصرون و لقد آتينا بك الحكم كالذين من قبلك
من المرسلين و جعلنا لك منهم وصيا لعلهم يرجعون * و من يتول
عن امري فاني مرجعه فليتمتعوا بكفرهم قليلا فلا يسئل عن الناكثين *
يا ايها الرسول قد جعلنا لك في اعناق الذين آمنوا عهدا فخذه و كن
من الشاكرين ان عليا قانتا بالليل ساجدا يحذر الاخرة و يرجو ثواب
ربه قل هل يستوي الذين ظلموا و هم بعذابي يعلمون ط سيجعل
الاغلال في اعناقهم و هم على اعمالهم يندمون * انا لبشرناك بذرية
الصالحين * و انهم لامرنا لا يخلفون فعليهم مني صلواة و رحمة احياء
و امواتا يوم يبعثون * و على الذين يبغون عليهم من بعدك غضبي
انهم قوم سوء خاسرين * و على الذين سلكوا مسلكهم مني رحمة
و هم في الغرفات آمنون * والحمد لله رب العالمين *

دیکھو شیعوں کے قول کے موافق اِتني بڑي صورت سنیوں نے قرآن سے نکال ڈالي ھی جسمیں سراسر علي کي تعریف لکھي ھی اور اِسکي عبارت اور کلام کا طرز بالکل قرآن کے مانند ھی کوئي اِسکا اِنکار

نہیں کرسکتا * اور غنیۃالطالبین میں بابت عقاید فرقہ میمونیہ کے
لکھا ھی کہ اِنّ سورۃ یوسف لیست من القرآن یعنے فرقہ میمونیہ کے
مسلمان قایل ھیں اِس بات کے کہ سورہ یوسف قرآن میں سے نہیں
ھی — بھلا اب اگر کوئي کہے کہ خلیفہ عثمان نے وہ متفرق اوراق
اور ابوبکر و زید کا قرآن کیوں جلا دیا اور محدثین نے وہ ھزارھا
احادیث غیر معتبر سمجھکر صحاح سے کیوں خارج کر دیں تو
ھمارے پاس یہي جواب ھی کہ وہ قرآن درست نہ تھا اور وہ احادیث
موضوعہ تھیں اُنکے جاري کرنے سے اِسلام میں خرابي آتي *
یہي بات عیسائي کہتے ھیں کہ اُن جعلي کتابوں کو جو بعد اِن
اناجیل اربعہ کے لکھي گئي تھیں ھمارے محققین و ائمۂ متقدمین
نے الھامي نہیں پایا اِس لئے اُنکا رواج ترک کیا * ھاں اِتنا فرق ضرور
ھی کہ مسلمانوں نے تو اپني موضوعات کو جلا دیا عیسائیوں نے آج
تک اُن کتب کو سنداً ولایت کے کتب خانہ میں محفوظ رکھا تاکہ
معترض دیکھکر اپني تسلي کرے اگر یہہ اِنجیل کي تحریف کي
دلیل ھی تو یہي قرآن کي تحریف کي بھي دلیل ھوسکتي ھی *
پس بموجب قاعدہ اول کے یہہ تقریر قابل توجہ کے نہیں ھی *
دوسري فصل میں اِنجیل کا الحاق بیان کیا ھی اور اِس ثبوت
میں گیارہ مقام پر سہو کاتب یا اِختلافات قرأت نظیر گذراني ھیں یہي
گیارہ مقام پادري فنڈر صاحب نے دیني مباحثہ کے اِختتام میں بیان
کئے تھے جس پر لوگوں نے مشہور کیا کہ پادري صاحب نے گیارہ
مقام پر تحریف قبول کر لي ھی حال آنکہ یہہ مقام ایسے ھیں کہ
مفسرین اِنجیل مثل ھارنصاحب اور اِسکاٹ و شولز اور گریسباخ

وغیرہ سب اِن مقاموں کي تشریح کرتے آئے ھیں اور اِن مقاموں پر سہو کاتب ھونے سے کوئي مطلب اِنجیل کا نہیں بگڑا اور جو یہي سہو کاتب تحریف کي دلیل اور کتاب غیر معتبر ھونے کي حجت ھی تو چاھئے کہ سارے جہان کي سب کتابیں خواہ مذھبي ھوں خواہ دنیاوي غیر معتبر سمجھي جاویں کیونکہ یہہ بات ھر کتاب میں موجود ھی بلکہ قرآن میں اِس سے زیادہ پائي جاتي ھی *

ناظرین کو چاھئے کہ وہ مقام جہان پر سہو کاتب ھی پہلے غور سے دیکھہ لیں پھر اِنصاف کریں اور کہیں کہ کونسي تعلیم اِنجیل کي بدل گئي ھی *

## متي کي اِنجیل میں چار سہو کاتب ھیں

پہلا ۶ باب آیت ۱۳ میں — کیونکہ بادشاھت اور قدرت اور جلال ھمیشہ تیراھي ھی — معلوم نہیں کہ یہہ عبارت مصنف کي ھی یا حاشیہ ھی کیونکہ بعض یوناني نسخوں میں ھی اور بعض میں نہیں *

دوسرا ۱۲ باب آیت ۸ میں — لفظ بھي میں اِختلاف علماء کا ھی *

تیسرا ۱۹ باب آیت ۱۷ میں — تو کیوں مجھے اچھا کہتا ھی کوئي اچھا نہیں مگر ایک یعنے خدا — یہہ عبارت شولز کے نزدیک درست ھی گریسباخ کہتا ھی کہ یہہ چاھئے تو کیوں مجھہ سے نیکي کي بات پوچھتا ھی *

چوتھا ۲۷ باب آیت ۳۵ — تا کہ جو نبي کي معرفت کہا گیا

تها پورا هو کہ اُنهوں نے میرے کپڑے آپسمیں بانٹ لئے اور میرے کرتے پر چٹھي ڈ لي—یهہ عبارت یوحنا کے ۱۹ باب آیت ۲۴ سے نقل کرکے یہاں لکھي گئي هی *

## مرقس کي اِنجیل

اِسمیں کوئي سهو کاتب لایق بیان کے نہیں هی مولف اعجاز عیسوي کو بهي باوجود نہایت تلاش کے کہیں نہ ملا *

## لوقا کي اِنجیل میں ایک مقام هی

۷ باب آیت ۳۱ — اور خداوند نے کہا — شاید یہاں پر قال محذوف تها *

## اعمال میں ۵ مقام هیں

پہلا ۸ باب آیت ۳۷ *

دوسرا ۹ باب آیت ۵ و ۶ میں—لفظ پَیْنے کي کیل پر لات مارنا تیرے لئے مشکل هی اور اُسنے کانپتے اور حیران هوکے کہا اي خداوند تو کیا چاهتا هی *

تیسرا ۱۰ باب آیت ۵ و ۶ میں—وہ تجهکو بتلاویگا جو کچهہ کہ کرنا تجهپر واجب هی *

چوتها ۱۶ باب آیت ۷ میں — لفظ روح کي جگہہ روح عیسیٰ لکها هی *

پانچواں ۲۰ باب آیت ۲۸ میں—خدا کي جگہہ خداوند هی *

## یوحنا کي اِنجیل میں ۴ مقام هیں

پہلا ۵ باب آیت ۴ میں — کیونکہ ایک فرشتہ — هو جاتا تها تک * یهہ عبارت یا تو تفسیر کي هی یا صحیح و درست هی *

دوسرا ۷ باب آیت ۵۳ میں — اور هرایک اپنے گهر کو گیا *

تیسرا ۸ باب آیت ۱ سے ۱۱ تک *

چوتها ۸ باب آیت ۵۹ میں — اور یوں چلا گیا *

## رومیوں کا خط

پہلا ۸ باب آیت اول میں — اور جسم کے طور پر نہیں بلکہ روح کے طور پر چلتے هیں * یهہ عبارت مشکوک نہیں بلکہ اِسي باب کي آیت ۴ سے لیکر کاتب نے مقدم کر دي هی *

دوسرا ۱۶ باب آیت ۲۵ سے ۲۷ تک — بقول گریسباخ باب ۱۵ کے شروع سے موخر هوکر لکهي گئي هی اور بقول شولز درست هی اپنے مقام پر *

## پولوس کا پہلا خط قرنتیوں کو

۱۰ باب آیت ۲۵ میں — زمین اور اُسکي معموري خداوند کي هی *

## پولوس کا خط افسیوں کو

۵ باب آیت ۲۱ میں — لفظ خدا و لفظ مسیح میں اِختلاف هی *

## پولوس کا پہلا خط تمطاؤس کو

۳ باب آیت ۱۶ میں — لفظ خدا و لفظ وہ میں اِختلاف هی *

## یعقوب کا خط

۲ باب آیت ۱۸ میں — لفظ بغیر و لفظ ساتهہ میں اِختلاف هی *

## یوحنا کا پہلا خط

۵ باب آیت ۷ میں — جو آسمان پر گواهي دیتے هیں باپ اور کلام اور روح القدس اور یہہ تینوں ایک هیں اور تین هیں *

## مکاشفات

۸ باب آیت ۱۳ میں — لفظ فرشتہ اور لفظ عقاب کا اِختلاف هی *

اِنکے سواے اور کہیں کوئي سهو کاتب لایق بیان نہیں هی وزیرخاں کو بهي باوجود مخالفت تامہ کے نہ ملا — دانا لوگ جانتے هیں کہ یہہ علماے عیسائیہ کي دیانت داري کي بڑي دلیل هی کہ اُنهوں نے سهو کاتب کو بهي نہ چهپایا بلکہ یہہ سهو کاتب کے بیان کردینے سے عیسائیوں کو مسلمانوں پر دیانت کے باب میں ایک طرح کي فوقیت حاصل هوئي کیونکہ جب مسلمانوں نے خلیفہ عثمان کے عهد میں مختلف نسخ قرآن کے جمع کئے تهے تو ایسے قسم کے بہت سے اِختلافات قرآنوں میں بهي پائے گئے تهے اور یهي اِختلاف رفع کرنے کو عثمان نے قرآن جمع کیا تها پس اُنهوں نے بموجب اپني راے کے

ایک نسخہ مرتب کر لیا اور اِختلافات نسخ کو جلا دیا اُنھوں نے اپنے اِختلافات نسخ کو ھمارے دکھلانے کے واسطے لکھہ رکھا — بعض لوگ کہتے ھیں کہ تمسک وغیرہ کے کاغذ میں اگر ذرا سي بھي غلطي یا شبہہ پایا جاوے تو وہ قابل اعتبار نہیں رھتا * اِسکا جواب الزامي یہہ ھی کہ سورہ احزاب کي تکمیل میں شک پایا جاتا ھی چاھئے کہ وہ قابل اعتبار نرھے اور کل قرآن میں اُن اِختلافات کي جہت سے جو جلائے گئے شک پایا جاتا ھی چاھئے کہ قرآن قابل اعتبار نرھے اور اب بھي قرأت کي کتابوں میں دیکھو کہ صدھا لفظ کا اِختلاف قرأت قرآن میں پایا جاتا ھی جیسے کہ یرون و ترون یوعدون و توعدون مرتع و ملعب یرتع و یعلب ملک مالک ملاک قلي و کلي وغیرہ پس چاھئے کہ قابل اعتبار نہ رھے — اور جو یہہ کہو کہ قرآن ھفت قرأت میں نازل ھوا ھی تو مخالف اِس بات کو نہ سنیگا کیونکہ قرآن میں یہہ نہیں لکھا کہ وہ ھفت قرأت میں نازل ھوا ھی یہہ بات حدیث میں آئي ھی اور احادیث اُن پانچ دلیلوں سے نامعتبر ھیں جو فنڈر صاحب نے میزان الحق میں بیان کي ھیں اور جنکو تم آج تک رد نہیں کرسکے * اور یہہ حدیث جسکے معنے ھفت قرأت لیتے ھیں جلال الدین کي تفسیر اِتقان میں مذکور ھی اُسنے اُسکے چالیس معنے لکھے ھیں جنکے دیکھنے سے مسلمانوں کو ھفت قرأت کا خیال بالکل باطل معلوم ھوتا ھی * سواے اِس کے صدھا حدیث بخاري اور مسلم میں ایسے ھیں کہ لفظ اَو کے ساتھہ راوي اپنا شک بیان کرتا ھی تو چاھئے کہ وہ حدیث من اولہ الي

آخرہ معتبر نہ رھے — اور ھزارھا جگھہ کتب احادیث وغیرہ کي عبارات میں مختلف نسخے حاشیہ پر یا شرح میں پائے جاتے ھیں * پس اِن کتابوں کو بھي تمسک کے مثال سے معتبر نہ سمجھو * القصہ سھو کاتب موجب تحریف نہیں ھوسکتا ھاں اگر مولف اعجاز عیسوي یہہ بات ثابت کرتا کہ عیسائیوں نے فلاں وقت عمداً فلاں عبارت یا فلاں لفظ کتاب سے خارج کیا یا اُس میں داخل کیا تو البتہ یہہ بات قابل التفات ھوسکتي تھي *

تیسري فصل میں اِنجیل کي بعض آیتوں کا ظاھري تخالف بیان کیا ھی اور اکیس مقام ایسے ایسے بتلائے ھیں کہ ظاھراً اِن میں مخالفت پائي جاتي ھی حالآنکہ معترض اُسکے معنے نہیں سمجھا پس یہہ بھي ثبوت تحریف کي دلیل نہیں ھی کیونکہ اگر یہي ظاھري تخالف موجب تحریف ھو تو چاھئے کہ قرآن میں بھي تحریف کے قایل ھوں اِسلئے کہ اُس میں بھي بہت جگھہ تخالف پایا جاتا ھی بلکہ اُس میں تخالف حقیقي ھی نہ ظاھري * پس جیسے کہ علماے اِسلام اپني تفسیروں میں بعد تاویل تطابق کر دیتے ھیں اِسیطرح عیسائي بھي بعد ادنی تاویل کے تطابق کر دیتے ھیں چنانچہ اعجاز عیسوي کے جواب مفصل میں ناظر پر سب کچھہ ظاھر ھوجاویگا *

چوتھي فصل میں عیسائیوں کے تین عقیدے اُلٹے طور پر بیان کئے ھیں — یہہ بحث ھي اور ھی اِسکو ثبوت تحریف سے کچھہ علاقہ نہیں الغرض اُن سے بھي تحریف ثابت نہوسکے اور نہ آج تک کسي نے بارہ سو برس سے اُسکا ثبوت کامل دیا * پس ھم دعوي بیدلیل بلکہ محال و متعسر کو کس طرح تسلیم کریں * اگر کسي صاحب کے

پاس اِن دلایل کے سوا اور کوئي دلیل هو تو بامید ثواب مجھے بتلا دیں کیونکه یهه ایک بڑا بھاري امر هی مهمل دلیلوں اور بےاصل خیالوں سے اِسکا ثبوت نهیں هو سکتا * کوئي بھي جهان میں ایسا مذهب نهیں که اُس مذهب‌والے اپني نجات کي کتاب کو سب متفق هوکر بدل ڈالیں آج تک ساري زمین پر کهیں بھي یهه بات سنے میں نهیں آئي * یهه دعوی محض بیجا معلوم هوتا هی * بھلا اب کوئي قرآن کو توبدل سکے کیا مجال هی *

## باب اول

### اِس امرکي تحقیقات میں که آیا محمد صاحب نبي برحق تھے یا نهیں *

واضح هو که اگر دعوی اسلام کا یهه هوتا که آنحضرت مثل اُن انبیآء بني‌اسرائیل کے ایک نبي تھے جیسے که اگلے وقت میں بهت سے چھوٹے چھوٹے نبي هو جایا کرتے تھے چنانچه موسی کے عهد میں ستر نبي هو گئے تھے اور بعض وقت ایک هي شهر میں کئي کئي نبي پھرا کرتے تھے بلکه اکثر اُس شهر کے سب باشندوں کو یهه خبر بھي نهوتي تھي که یهه شخص نبي هی کوئي جانتا تها کوئي نهیں کیونکه وه انبیآء شریعت موسوي کے معاونوں کے طور پر هوا کرتے تھے اگر اِسي طرح محمد صاحب بھي کتب الهامیه کا مطیع هوکر آپ میں روحاني تاثیر دکھلاتا تو اِس صورت میں آنحضرت کي ثبوت نبوت کے لئے همکو زیاده کوشش کرنا لازم نه تها کیونکه ایسے نبي سے خدا تعالی کے قدیمي عهد میں کوئي انقلاب لازم نهیں آتا —

برخلاف اِسکے مسلمانوں کا تو یہہ دعویٰ ھی کہ آنحضرت خاتم النبیئین اور شفیع المذنبین ھیں بلکہ تمامي انبیآء سابقین کے سردار ھیں اِنسے بڑا کوئي اور نبي نہیں ھوا اور نزول قرآن کے باعث تمام کتب الھامیہ جو قدیم الایام سے دیگر انبیآء کي معرفت بني اسرائیل کو دي گئي ھیں وے سب منسوخ ھو گئیں اب اُن کتابوں پر عمل کرنا ضرور نہیں صرف قرآن کافي ھی ھاں اُن پر اِس طور پر اِیمان لاؤ کہ وے کتب الھامیہ ھیں اور خدا کي طرف سے نازل ھوئي ھیں مگر اُن پر عمل نکرو بلکہ اُن کو غیر معتبر جانو کیونکہ اُنکے بعض احکام مُوقّت تھے محمد کے ظہور کے بعد وے منسوخ ھو گئے *

یہہ بہت بڑا بھاري دعویٰ اسلام کا ھی اور اِس سے ایک سّخت انقلاب خدا تعالیٰ کے احکام اور شریعت اور عہود میں لازم آتا ھی اِس لئے اِسکي تحقیقات بہت اچّھي طرح پر کرنا لازم ھوا *

واضح ھو کہ حضرت عیسیٰ نے بھي اِسي قسم کا دعویٰ کیا ھی یعنے اپنے تئیں سیدالانبیآء اور خاتم النبیئین اور شفیع المذنبین بلکہ قادرِمطلق بیان فرمایا ھی مگر کتب سابقہ کي نسبت ایسا دعویٰ نہیں کیا اگرچہ شریعت کي تکمیل کردي ھی مگر اُن کتابوں کو محرف اور منسوخ و غیر معتبر نہیں ٹھہرایا * اِس حالت میں حضرت عیسیٰ کے دعویٰ میں بھي تین امر کا بیان ھوا ھی یعنے اُسکا خاتم النبیئین ھونا اِسکے یہہ معنے کہ شریعت کا تکمیل کرنیوالا اور نجات کا دینیوالا وھي ھی اگرچہ اُسکے بعد پولوس وغیرہ اور بھي نبي ھوں یہہ امر ختم نبوت میں مخل نہیں ھی اور ثبوت اِس امر کا کتب سابقہ سے کماحقہ ھوگیا ھی *

دوسرا امر یہہ کہ وہ شفیع المذنبین اور قادرمطلق بھي ھی کیونکہ
ہر نبي شفیع المذنبین نہیں ھوتا مگر حضرت عیسیٰ نے دعویٰ کیا
کہ میں ھوں بغیر میرے نجات نہیں مل سکتي اور ثبوت اِسکا
کتب سابقہ سے بدرجہ کمال ھوگیا ھی اور اُسکا چال و چلن اور
اُسکي عصمت اور اُسکي تعلیم اور اُسکا مختارانہ معجزات کا ظاھر
کرنا وغیرہ امور بھي اِس دعویٰ کے ثبوت کي تائید قوي کرتے ھیں
جنکا بیان باب دویم میں آویگا — تیسرا امر یہہ کہ حضرت عیسیٰ
نے جو شریعت کي تکمیل کي اور کتاب کو محرف و منسوخ نہیں
بتلایا اِسکا ثبوت بھي اگلي کتابوں سے ھو گیا یعنے یہہ کہ وہ آویگا اور
شریعت کي تکمیل اور قرباني و ختنہ بھي موقوف کریگا چنانچہ اِن
سب باتوں کا ذکر معہ سندات باب دویم میں آویگا *

پس اب دیکھو کہ جو دعویٰ سواے اُلوھیت کے حضرت عیسیٰ
نے کیا تھا اور اُسکا ثبوت بھي اچھي طرح پر ھو گیا ھی وھي
دعویٰ آنحضرت کي نسبت مسلمان بھي کرتے ھیں اگرچہ یہہ سارا
دعویٰ قرآن سے ثابت نہیں ھی تو بھي صدھا مردم اِس پر بھروسا
کرکے اطمینان سے بیتھے ھیں — مسلمانوں پر دو باتیں واجب
اور فرض ھیں اول تو یہہ کہ اپنے دعوے کہ جو بیان ھو چکا
نہایت قوي اور کامل قطعي دلیل سے ثابت کریں کیونکہ ایک شخص
پہلے سے یہي دعویٰ اپنے حق میں بدلایل قطعیہ ثابت کرچکا
ھی — دوسرے یہہ کہ حضرت عیسیٰ نے جو یہي دعویٰ اپنے
حق میں ثابت کر لیا ھی اور تم اُسکي تکذیب کرتے ھو تو ایسے
دلایل ھمارے سامنے پیش کرو کہ ھم مسیح کے دعوے کو تصدیق

نکریں یعنے اُسکا کفارہ ہونا اور شفیع جہان ہونا نہ مانیں اور جو جو دلایل قطعیہ توریت سے مسیح کے دعوے پر پیش ہوئے ہیں اُنکو باطل سمجھیں اور مسیح کا مختارانہ معجزات دکھلاکر اپنے تئیں آپ شفیع قرار دینا اور اِنجیل کے مضامین جو اِس بات پر شواہد ہیں اُنکو ہم جھوٹ سمجھیں—اگر کہو کہ وہ سب کتابیں محرف ہیں تو تحریف عمدي پر بموجب دعوے قرآن کے دلایل قطعیہ لاؤ اور جو کہو کہ بالکل وہ انجیل اور وہ توریت ہي بدل گئي ہی اور یہہ وہ کتابیں نہیں ہیں جو کہ اُن انبیاء پر نازل ہوئي تھیں تو اِس دعوے کے ثبوت میں کوئي قوي دلیل لاؤ یا دوسري انجیل و توریت نکالکر دکھلاؤ کہ اصل یہہ ہی جب تک یہہ سب کچھہ نکرسکو تو تمھارا دعوی باطل ٹھہریگا *

دوسرے امر کي بابت تو مسلمان بات بھي نہیں کر سکتے مگر پہلے امر کي بابت علماء محمدیہ نے کچھہ گفتگو کي ہی لیکن اُسکو بھي ثابت نہیں کر سکے عیسائیوں نے کہا تھا کہ محمد صاحب کا دعوی جب ثابت ہوگا کہ تم ہمکو علامات مندرجۂ ذیل محمد صاحب میں بدلایل قطعیہ اور نصوص سے ثابت کر دو اول اُن کے معجزات دوسرے اُنکي پیش‌گوئیاں کہ اُنھوں نے خود کہي ہوں اور اُسکے مطابق ظہور میں آئي ہوں تیسرے اُنکے حق میں انبیاء سابق کي پیش خبریاں—چوتھے عمدہ تعلیم جو اُنھوں نے لوگوں کو دي ہو اور اُس سے فریب بازي اور نفسانیت اور طمع نفساني اُس معلم کي ظاہر نہوتي ہو—اِنھیں چار دلیلوں سے ہمنے یسوع

مسیح کي نسبت اُس دعوے کو جو تم آنحضرت کي نسبت بیان کرتے هو تسلیم کیا هی *

همارے بهائي مسلمانوں نے اِنٰ چار علامات کو آج تک ثابت نه کیا هاں مولوي آل‌حسن و مولوي رحمت‌الله نے اِن کے ثبوت میں جو جو دلایل پیش کي هیں وے سب چار فصلوں میں مذکور هوتي هیں *



# فصل اول

## معجزات محمدیه کي تحقیق میں *

چونکه احادیث جو سو دو سو برس بعد آنحضرت کے لکهي گئي هیں اور راوي اول اُنکے آنحضرت هي کي ازواج و دیگر اقربا وغیره هیں—اور اُن احادیث میں بهي باهم اختلاف هی—اور سب فرقوں کي متفق علیه بهي نهیں هیں—اور اکثر اُن میں سے قرآن کي بهي مخالف هیں پس اِس لئے بحث کے مقام میں مخالف کے سامنے وه سب غیر معتبر هیں *

اِسي طرح عیسائیوں کي حدیثیں بهي بحث کے مقام پر هم معتبر نهیں جانتے پس اب هماري حجت کتب الهامیه سے هی یعنے قرآن و انجیل وغیره سے هر امر کا ثبوت چاهینگے اور خود بهي انجیل و توریت هي سے سند دینگے نه یهود و نصاریٰ کي احادیث سے جبکه یهه بات تههر گئي تو عیسائي دعویٰ کرتے هیں که محمد

صاحب میں معجزات کي نشاني نہ تھي اگر تھي تو قرآن سے اُن کے معجزات ثابت کرو مولوي رحمت اللہ نے ازالۃالاوھام میں ۱۳ معجزے پیش کئے مگر پانچ معجزے اُن میں سے جنکي سند قرآن سے لاتے ھیں ھماري بحث میں داخل ھیں باقي آتھہ معجزے جو لکھے ھیں اُنکو وہ شخص پسند کریگا جو احادیث پر اعتبار رکھتا ھوگا وہ ھماري بحث سے خارج ھیں اُن پانچ معجزوں کا جو قرآن سے نکالے ھیں احوال سنئے *

## پہلا معجزہ

سورہ بقر میں ھی اِنْ کُنْتُمْ فِي رَيْبٍ مِمَّا نَزَّلْنَا عَلیٰ عَبْدِنَا فَاْتُوا بِسُورَةٍ مِنْ مِثْلِهٖ یعنے اگر تم شک میں ھو اُس چیز سے کہ نازل کي ھمنے اپنے بندے پر تو ایک سورہ ھي اِسکي مانند بنا لاؤ *

پھر سورہ بني اسرائیل میں ھی قُلْ لَئِنِ اجْتَمَعَتِ الْاِنْسُ وَالْجِنُّ عَلیٰ اَنْ يَاْتُوْا بِمِثْلِ هٰذَا الْقُرْاٰنِ لَا يَاْتُوْنَ بِمِثْلِهٖ وَلَوْ كَانَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ ظَهِيْرًا یعنے اگر آدمي اور جن جمع ھوکر ایک دوسرے کي مدد کریں تو بھي اِس قرآن کے برابر نہ بنا سکینگے—اب مسلمان کہتے ھیں کہ قرآن کي فصاحت و بلاغت اِس اعلیٰ درجہ کي ھی کہ طاقت بشري سے خارج ھی—عیسائي کہتے ھیں کہ طاقت بشري سے ھرگز خارج نہیں ھی اور دلیل اُنکي یہہ ھی کہ اول تو تمھارے سارے فرقے

اِس بات پر متفق نہیں ھیں کہ ایسي عبارت کا بنانا طاقت بشري سے خارج ھو چنانچہ فانڈر صاحب نے میزان الحق میں اچھي طرح اِسکا بیان کیا ھی — علاوہ ازیں فرقہ نظامیہ کا پیشوا ابراھیم بن سیّار متکلم اور رئیس معتزلوں کا جسکا حال علامہ شہر ستاني نے لکھا ھی کہتا ھی کہ قرآن میں کچھہ عجوبہ بات نہیں ھی صرف اُس میں یہي عجوبہ پن ھی کہ امور ماضیہ اور آیندہ کي اُس میں خبریں ھیں اور کوئي معارض اور اُسکے برابر سورت بنانیوالا جو نہوا تو باعث اُسکا یہہ تھا کہ عرب کے لوگوں کو جبراً یا تعجیزاً ممانعت تھي کہ اِس بات کا ارادہ نکریں اگر اُنکو فرصت ملتي تو اُسکے برابر کوئي سورہ بلاغت و فصاحت اور نظم میں ویسي ھي بنا دیتے چنانچہ یہہ اُسکي عبارت ھی * والعجب فیہ من حیث الاخبار عن امور الماضیۃ والاٰتیۃ ومن جھۃ صرف الدواعي عن المعارض ومنع العرب عن الاھتمام بہ جبراً وتعجیزاً اذلو خلاھم لکانوا قادرین علی اَن یاتُوا بسورۃ من مثلہ بلاغۃً وفصاحۃً ونظماً * اور شہنشاہ اسماعیل نے فرقہ مزداریہ کے عقاید میں لکھا ھی کہ یہہ اھل اسلام کا فرقہ اسبات کا قایل ھی اَنَّ النّاس قادرون علی مثل ھذا القرآن فصاحۃً و نظماً وبلاغۃ یعنے ایسا قرآن بنانے پر اِنسان قادر ھی ایسي ھي بلاغت اور فصاحت اور نظم میں — یہہ فرقہ تابع ھی عیسیٰ بن صبیح کے جسکي کنیت ابوموسیٰ اور لقب مزدار ھی اور اُسکو راھب معتزلوں کا بھي کہتے ھیں اور یہہ فرقہ بسبب زھد کے اُن سے الگ ھو گیا ھی اور خلق قرآن کا بھي قایل ھی چنانچہ کتب اخلاق اور تاریخ شہنشاہ اسماعیل کے دیکھنیوالوں پر ظاھر ھی — اور درمیان

غنیۃالطالبین کے غوث الاعظم عبدالقادر جیلانی نے فرقۂ نظامیہ کے عقاید میں یوں لکھا ھی وزعم ان القرآن لیس بمعجز من نظمہ یعنے نظّام کا یہہ قول ھی کہ قرآن باعتبار نظم عبارت کے معجزہ نہیں ھی اور اُسي کتاب میں لکھا ھی کہ فرقۂ معمریہ کے لوگ کہتے ھیں ان القرآن فعل الاجسام ولیس ھو بفعل اللہ تعالی یعنے قرآن فعل اجسام کا ھی خدا کا فعل نہیں ھی * اب غور کرنا لازم ھی کہ یہہ لوگ قرآن پر ایمان رکھتے تھے اور اپنے وقت میں مجتہد اور اپنے فرقوں کے امام گذرے ھیں اور خاص ملک عرب کے باشندے ھیں کیا یہہ لوگ بھي قرآن کو نہ سمجھے تھے اور اُسکي فصاحت اور بلاغت سے واقف نہ تھے یہہ غلط ھی بلکہ وے لوگ خوب طرح اُسکي نظم اور فصاحت اور بلاغت سے واقف تھے مگر قرآن کي عبارت کو بباعث انصاف کے معجزہ نہیں جانتے تھے *

یہاں تک تو اسلام کے بعضے فرقوں کے قول نقل کئے اب ھم بھي تو دیکھیں کہ یہہ دعوی مسلمانوں کا درست ھی یا نہیں * ھماري راے میں تو یہہ آتا ھی کہ قرآن کي عبارت فصیح تو البتہ ھی پر کوئي خصوصیت ھمکو ایسي معلوم نہیں ھوتي جسکے سبب ھم یہہ کہیں کہ ایسا بنانا طاقت بشري سے خارج ھی — اب اگر مدعي یہہ کہے کہ تمہارے اندر ایسي طاقت کہاں جو قرآن کي لطافت اور فصاحت کو معلوم کر سکو تو اُسکا جواب یہہ ھی کہ برسوں تک ھمنے قرآن پڑھا ھی اور کتب صرف و نحو اور معاني اور منطق اور حکمت کي بھي پڑھي ھیں اور سواء قرآن کے کتب ادب کي اور مصنفات بڑے بڑے علماء عرب کے بھي پڑھے ھیں اِس پر بھي اگر ھمکو وہ

لطف کہ جسکے سبب تم اُسکي نظم کو معجزہ قرار دیتے ھو حاصل نہو تو بیشک وہ نظم ھمارے حق میں معجزہ نہیں ھو سکتي اور اُس پر ھم ایمان نہیں لا سکتے—اگر دعوی یہہ ھو کہ قرآن باعتبار مضامین عالیہ کے معجزہ ھی تو یہہ بھي قابل تسلیم کے نہیں ھی کیونکہ جو مضامین عالیہ اُس میں درج ھیں وہ سب باتیں انجیل اور توریت سے اُس میں درج کي گئي ھیں خواہ عمداً لي ھوں یا تو اراداً وے مضامین قرآن کے نہیں ھو سکتے ھاں وے مضامین جو کتب مقدسہ سے اخذ نہیں کئے گئے اور صریحاً برخلاف کتب الھامیہ کے ھیں اُنکي عمدیت کي اگر آپ کے پاس کوئي دلیل ھو تو پیش کرو—یہي حال انجیل کا ھی جو مضمون توریت کے انجیل میں نقل ھوئے ھیں اُنکو ھم تعلیم مسیح میں داخل نہیں کرتے بلکہ یوں کہتے ھیں کہ مسیح نے اُنکي تصدیق کي * حضرت عیسی کي وھي تعلیم ھی جو توریت سے جدا ھی اور اُس کتاب سے نہیں لي گئي بلکہ توریت کي تفسیر اور تکمیل کے طور پر مذکور ھوئي ھیں چنانچہ اِسکا ذکر فصل چہارم میں مفصل آویگا—اب رھي الفاظ کي سلاست اور خوبي جملوں کي اور بدایع لفظي اور معنوي کي رعایت اُسکو ھم کبھي نہیں کہہ سکتے کہ اِس طرح کي عبارت کا بنانا انسان کي طاقت سے خارج ھی کیونکہ جس طرح کي لطافت ذاتي اور رعایت عبارت کي اور سلاست الفاظ کي قرآن میں پائي جاتي ھی ویسي ھي لطافت اور عربي کتابوں میں بھي پائي جاتي ھی جو کہ بروقت تصنیف قرآن کے موجود تھیں چنانچہ قصاید امراءالقیس بن ھجرالکندي کے جو بموجب بیان ابن قتیبہ کے چالیس

برس پیشتر زمانہ اسلام سے تھا اُسکا ایک قصیدہ سبع معلقہ میں
بھي شامل ھی جنکي نسبت مولوي عبدالرحیم فاضل کلکتے نے
یہہ لکھا ھی — کانت القصائد المعروفۃ باالسبع المعلقات قد اجمع
کافّۃ الادبآء علی فضلها وبراعتها وعامّۃ البلغاء علی حسنها وبناهتها *
یعنے جمیع ادباء اور عامہ بلغاء ان قصاید کے فضل اور براعت اور
حسن اور بناھت پر متفق ھیں * قطع نظر اِسکے عین ایام زندگي
محمد میں مُسَیلمۃ نے درمیان ملک یمامہ کے دعوی نبوت کا کیا
اور ایک قرآن ایسي فصاحت اور بلاغت کا بناکر عرب کے لوگوں کو
سنایا اور دعوی کیا کہ مجھپر وحي نازل ھوا کرتي ھی چنانچہ
چند آیات اُسکے قرآن کي اِس جگہہ نقل کرتا ھوں تاکہ منصف
آدمي غور سے پڑھے اور محمد کے قرآن کي آیات سے ملالے اگر کچھہ
حظ علم ادب سے رکھتا ھوگا تو عبارت قرآن کو کبھي معجزہ نہ مانیگا
یہہ چند آیات مسیلمہ کے قرآن کي ھیں اَلَمْ تَرَا اِلٰی رَبِّکَ کَیْفَ فَعَلَ
بِالْحَبْلٰی ط اَخْرَجَ مِنْهَا نَسَمۃً تَسْعٰی ط مِنْ بَیْنِ صِفَاقٍ وَغَشٰی ط
دیگر آیات اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ خَلَقَ النِّسَاءَ اَفْرَاجاً ط وَجَعَلَ الرِّجَالَ لَهُنَّ
اَزْوَاجاً ط فَنُوْلِجُ فِیْهِنَّ اِیْلَاجاً ط ثُمَّ نُخْرِجُ مَا نَشَاءُ اِخْرَاجاً ط
فَیُنْتِجْنَ لَنَا اِنْتَاجاً *

مشتے نمونہ از خروار کافي ھی اگر کسي صاحب کو کچھہ شک ھو
تو تاریخ ابوالفدا کي جو عربي زبان میں ھی دیکھکر معلوم کرے *

پس اگر نظم قرآن هي معجزه ثبوت نبوت کے لئے کافي هی تو مسیلمه بیچارہ نے کیا تصور کیا تها که ابوبکر خلیفۂ اول نے ایک لشکر بسرداري خالد بن ولید روانه کرکے اُس سے لڑائي کي اور اُس میں مهاجرین اور انصار سے جب بهت لوگ مارے گئے تو ابوبکر نے جلدتر قرآن جمع کیا چنانچه ابوالفدا لکهتا هی ولما رای ابوبکر کثر من قتل أمر بجمع القرآن من أفواه الرجال وجريد النخل والجلود وترک ذالک المكتوب عند حفصة بنت عمر زوج النبي *

تو معلوم هوا که نظم قرآن ابوبکر کے نزدیک بهي معجزہ نه تها نهیں تو اُسکو بهي شک پڑ جاتا جیسا که اور عربوں کو پڑ گیا اور اُس پر ایمان لے آئے * اُسي زمانه میں ایک عورت مسمّات سَجَاح بنت حارث تمیمیه نے بهي دعوی نبوت کا کیا اور کها که اُس پر بهی وحي نازل هوا کرتي هی چنانچه قبیله نبي تمیم اور قبیله تغلب اور قبیله ربعیه کے بهت لوگ اُس پر ایمان لائے اور سجاح نے کها که ایسي هي وحي مجهپر بهي نازل هوا کرتي هی جیسي تجهپر هوتي هی جس سے آخر کو مسیلمه نے شادي کي * اگر کوئي کهے که یهه سب عبارات نظم الفاظ کي جهت سے قرآن محمدي کے برابر یا بهتر تو هیں پر مضامین اِسکے اچهے نهیں هیں تو جواب یهه هی که اِسي قسم کے مضامین شهوت پرستي کے قرآن محمدي میں بهي بهت موجود هیں چاهئے که معترض پهلے اُن پر بهي اعتراض کرے وہ آیات قرآن جنکے مضامین عشقیه اور شهواتي هیں فصل چهارم میں کچهه کچهه بیان هونگے—علاوہ ازیں اور ایک شخص مسمّی اسودغني اُسي زمانه میں مدعي نبوت کا هوا اُسنے بهي دعوی کیا که میرے

اوپر وحي نازل هوا کرتي هی اور اُسنے لوگوں کو اپنا قرآن سناکر اور شعبدے دکھاکر درمیان شہر صنعا کے بہت سے عرب کے لوگوں کو اپنا مطیع کرلیا اور اُسوقت کے عرب بُوہ اُن لوگوں کے وحي سنکر ایمان لاتے تھے وہ زمانہ مرض محمد میں مسلمانوں کے هاتھہ سے اِس طور پر قتل هوا کہ اُسکي جورو سے ملکر فریب دیکر اُسکے گھر میں نقب لگائي اور اُسکي بي‌بي نے سوتے هوئے کو بتلا دیا مسلمانوں نے اُسکا گلا کات ڈالا * پس اگر نظم کتاب باعث ثبوت نبوت کے هوا کرتي تو کیا وجہ تھي کہ اُسکو قتل کیا—قطع نظر اِسکے علي‌مرتضیٰ کا دیوان دیکھنا چاهئے کہ کس طرح کي فصاحت اور بلاغت اُس میں بھري هوئي هی اگر نظم کتاب وجہ کامل ثبوت نبوت کي هوتي یا معجزہ هوسکتي تو شیعونکا ایک فرقہ غالیہ جو علي کو محمد سے بہتر جانتے هیں بیشک اُس دیوان کو خدا کا کلام ٹھہرا دیتے کیونکہ اُسکي فصاحت اور بلاغت قرآن سے هرگز کم نہیں معلوم هوتي چنانچہ یہہ نمونہ اُسکا موجود هی *

حَرِضْ بَنِیکَ عَلَی الآدابِ فِي الصِّغَرِ
کَیْمَا تَقَرَّ بِهِـمْ عَیْنَاکَ فِي الْکِبَرِ
وَاِنَّمَا مَثَلُ الآدابِ تَجْمَعُـــــهَا
فِي عُنْفُوانِ الصِّبَا کَالنَّقْشِ فِي الْحَجَرِ
هِيَ الْکُنُوزُ الَّتِي تَنْمُو ذَخَائِرُ هَا
وَلَا یُخَـافُ عَلَیْهَـا حَادِثُ الْغِیَرِ

إِنَّ الْأَدِيْبَ إِذَا زَلَّتْ بِهِ قَدَمٌ
يَهْوِيْ عَلَى فُرُشِ الدِّيْبَاجِ وَالسُّرُرِ
النَّاسُ اِثْنَانِ ذُوْ عِلْمٍ وَ مُسْتَمِعٌ
وَاعٍ وَ سَائِرُ هُمْ كَا اللَّغْوِ وَالْعَكَرِ

اور سواء اِسکے اِنکي بہت کتابیں ایسي ھیں کہ آج تک اُنکي عبارت کے برابر کوئي کتاب تصنیف نہیں ھوئي جیسے مقامات حریري کہ جسکي عبارت کو علماء مسیحیہ جو عربي‌داں ھیں قرآن کي عبارت سے بہتر بتلاتے ھیں—اور مواردالکلم فیضي کي تصنیف جو ایک کتاب ھی جسکو جُھَلَاء نے قرآن فیضي مشہور کیا ھی اگر اُسکو کوئي عالم عربي‌داں پڑھے تو معلوم ھو کہ اُسنے یہہ کمال کیا ھی کہ تمام نصایح اور عقاید اھل اسلام کو عربي زبان میں بے نقط لکھا ھی کوئي حروف منقوطہ اپنے کلام میں آنے نہیں دیا اور فصاحت اور بلاغت جیسي چاھئے ویسي اُس میں بھري ھی * پس اگر نظم کتاب دلیل نبوت کي ھی تو فیضي بالْاَولٰی نبي ھو سکتا ھی کیونکہ اُسنے قطع نظر فصاحت اور بلاغت کے حروف منقوطہ کو بھي اپنے کلام میں آنے نہیں دیا قرآن کي نظم سے بڑھکر معجزہ دکھلایا ھی تھوڑے سے کلام اُسکے اِس جگہہ بطور نمونہ ذکر کرتا ھوں اور جس کسي کو اِن کتب متذکرہ بالا میں کسي بات کا شک ھو راقم کے پاس یہہ سب موجود ھیں بنظر خود دیکھہ لے عبارت مواردالکلم کي یہہ ھی *

مَدْلُول کلامِ اللّٰهِ * مَحَامِدُ اللّٰه * وَاَسْمَارُ الرُّسُلِ وَمَا وَعدَهُ اللّٰهُ *
وَاَوْعَدَه وَلعَمَلَ مع اَهْلِ العالَمِ وصَوَالِحُ الاعْمَال و طَوَالحها * کَلَامُ اللّٰهِ
حاوٍ للاعلَام وَالْاَمرِ والرَّدْعِ وما وعَدَ و اوعَدَ ومَحَامِدِ دارالسَّلَامِ ومَکَارِهِ الدَّرْک
وَرَدِّ اَهْلِ الالحَادِ والرَّدْعِ عَمَّا هوالسّوءَ ومَدْحِ اَهْلِ العِلْمِ والحکم ولَوْمِ
اَهْلِ الطَّلَاحِ *

پهر يهه کتاب کچهه چهوتي بهي نهيں هے ايکسو پچهتر صفحه کي کتاب هے اگر کوئي يهه کهے که سبعه معلقه قرآن کے برابري نه کرسکے اور کفار عرب اُسکي فصاحت سے حيران هوگئے—اُسکا جواب يوں هے که يهه تقرير مسلمان لوگوں کي ايک غير معتبر بات هے هاں اِسکي سند مخالف کي کتاب سے اگر لاسکو تو لاؤ اور جو شعراء که آنحضرت پر ايمان نهيں لائے اور قرآن کے هم عصر تهے اُنکي تصانيف ميں يهه ماجرا لکها هوا دکهلاؤ—جس حالت ميں که تمهارے مسلمان بهائي بڑے بڑے عالم و فاضل جو که ايک فرقه کے امام قرار دئے جاتے هيں يعنے نظام و معمر اور مزدار وغيره اِس بات کو تسليم نهيں کرتے اور قرآن کا معجزه اُسکي فصاحت کو خيال نهيں کرتے تو اُن مخالف لوگوں نے کب تسليم کيا هوگا—هاں يهه بات هم مانتے هيں که سبعه معلقه ميں فسق و فجور کي باتيں عمده عبارت ميں لکهي هوئي هيں ورنه نظم الفاظ ميں قرآن کے برابر هے اگرچه قرآن ميں بهي بعض مقام پر اِسي قسم کے مضامين هوں *

بعضے لوگ کہتے هیں کہ قرآن کي تهوڑي عبارت سے بہت نکات
و دقایق نکلتے هیں — اِسکا جواب یہہ هی کہ یہہ قرآن کي خصوصیت
نہیں هی بلکہ مفسر کي عقل کي تیزي اور دیگر علوم کي مدد هی
کسي کتاب کي کوئي عبارت لیکر خواہ اُردو هو یا فارسي یا عربي
وغیرہ جسقدر هم چاهیں بیان کر سکتے هیں یہہ نتیجہ طبع واعطانہ
کا هی نہ اُس عبارت کا — اگر کوئي کہے کہ آنحضرت کے روزمرہ کي
گفتگو اور قرآن کي گفتگو میں فرق هی اِسکا کیا باعث هی اُسکا
جواب یہہ هی کہ قرآن ایک ایک آیت کرکے نازل هوتا تها تامّل
و تفکر کا عرصہ تنگ نہ تها اور سب اهل علم جانتے هیں کہ آمد اور
آورد میں همیشہ فرق هي هوا کرتا هی قرآن کي مقفّی عبارت صاف
آورد پر دلالت کرتي هی هاں اگر ایک دم سے لکهوایا جاتا تو البتہ
جاے غور هوتي — بعض مسلمان یوں کہتے هیں کہ انجیل اور توریت
کا طرز تحریر تواریخانہ هی اور قرآن کا طرز تحریر احکامانہ هی اِس
سے معلوم هوتا هی کہ یہہ کلام الهي هی جواب یہہ هی کہ موسیٰ
کے عہد سے حواریوں کے عہد تک جو کلام اِلهي کہ جہان میں آتے
رهے اور آج تک انبیاءِ سابقین کے صحیفے اور کتب اور نامجات وغیرہ جو
کہ موجود هیں ۶۶ کتابیں هیں اور سب کا طرز تحریر یکساں هی
صرف قرآن کا طرز تحریر جسکو عقل پسند بهي نہیں کرتي سب
سے نرالا اور جدا هی حال‌آنکہ متکلم اِن کلاموں کا شخص واحد قرار
دیا جاتا هی * بهلا اب اِنصاف کرو کہ کس اِیمان‌دار کي عقل سلیم
تمام انبیاءِ سابقین مسلم‌الثبوت کي طرز تحریر کو جو یکساں اور
پسندیدہ عقل هی چهوڑکر قرآن کي طرز تحریر کو جو مخالف سب

کے هی اور اُسکا متکلم معجزات اور دیگر علامات نبوت بھي نهیں رکھتا کلام خدا سمجھه سکتي هی—هرگز نهیں—تعجب تو یهه هی یهه تخالُف طرز تحریر کا جو عقل سلیم کے نزدیک موجب بطلان قرآن هی اُسي کو جهلاء نے موجب ثبوت قرآن ٹھهرایا هی مصنف کو سوچنا چاهئے* مسلمان یهه بھي نهیں سوچتے که اگر قرآن کي فصاحت ایک معجزه قرار دیجاوے تو کیسا ناقص معجزه هی که سواے شعراے عرب کے جو اول صدیوں میں تھے اور کوئي اِس معجزه کي لذت نهیں اُٹھا سکتا اور جب قرآن کا ترجمه غیر ملکوں میں اِیمان لانے کے واسطے بھیجا جاتا هی تو یهه معجزه ساتھه نهیں جاتا *

پس جبکه ثابت هوا که سب اهل اسلام اِس معجزه پر متفق نهیں اور نه عقلاً یهه معجزه هو سکتا هی پھر کس طرح اِسکو معجزه قرار دیں حالآنکه کفار عرب یهي عبارت آرائي آنحضرت کي دیکھکر آنحضرت کو شاعر کهتے تھے نه نبي چنانچه قرآن میں بھي اِسکا ذکر آیا هی فقط *

## دوسرا معجزه

سوره شق القمر میں هی اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ—یعنے قیامت قریب هوئي اور چاند پھٹ گیا—مفسروں نے لکھا هی که اکثروں کے نزدیک شق القمر هو گیا مگر بعضوں کے نزدیک نهیں هوا چنانچه علامه زمخشري نے تفسیر کشاف میں لکھا هی—وعن بعض الناس ان معناه ینشق یوم القیامة—یعنے بعض علما نے یوں کها هی که معنے

اسکے یہہ هیں کہ قیامت کو شق‌القمر هوگا اور بیضاوي نے کہا هی— وقیل معناہ سینشق یوم القیامۃ اور تفسیر مدارک‌التنزیل میں هی وقیل معناہ ینشق یوم القیامۃ والجمهور علی الاول و هو في الصحیحین ولا یقال لوانشق لماخفي علی اهل الاقطار ولو ظهر عندهم لنقلو امنو اتراً لان الطباع جبلت علی نشر العجائب لانہ یجوزان یحجب اللہ عنهم بغیم—یعنے بعضوں نے کہا هی کہ قیامت کو هوگا مگر جمهور قول اول کو مانتے هیں اور یہہ اعتراض کوئي نہ کرے کہ اگر شق‌القمر هوتا تو ضرور گردنواح کے لوگ بتواتر خبر دیتے حال‌آنکہ متواتر خبر اِسکي نهیں دیگئي باعث یہہ هی کہ شاید بادلوں کے سبب خدا نے اوروں کو نہ دکھلایا هو—مولوي رحمت‌اللہ ازالۃ‌الاوهام میں لکھتے هیں کہ یہہ معجزہ تواتر سے ثابت هی مگر تواتر کے یہہ معنے هیں کہ اُسکا کسي نے انکار نہ کیا هو لیکن تین معتبر تفسیروں مذکورہ بالا سے ثابت هوا کہ ضرور قدماے میں سے بہت لوگ اِس معجزہ کے وقوع پر اِیمان نهیں رکھتے تھے اور کہتے تھے کہ قیامت کو هوگا—مدارک کے بیان سے یہہ بھي ثابت هوا کہ وقوع معجزہ کا تواتر بھي نهیں هی کیونکہ گردنواح کے لوگوں نے اُسکي خبر نهیں دي—پس جبکہ آیت شق‌القمر دو مطلب رکھتي هی اور دونوں باهم متناقض هیں تو ایک جہت کے واسطے دلیل قطعي نهیں هو سکتی بموجب همارے دوسرے قاعدہ کے—پھر هم ایسي سست بات پر بھروسا کرکے کس طرح اپنا اِیمان حوالہ کریں *

## تیسرا معجزہ

سورہ بني اسرائیل میں ھی سُبْحَانَ الَّذِيْ اَسْرٰى بِعَبْدِہٖ لَيْلاً مِنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَى الْمَسْجِدِ الْاَقْصٰى * یعنے پاک ھی وہ خدا جو اپنے بندہ کو مکہ سے بیت المقدس یعنے یروشلم تک رات کو لیگیا — حدیث میں معراج کا بڑا طول طویل قصہ لکھا ھی لیکن قرآن سے صرف اتنا ثابت ھی کہ یروشلم تک گئے بعضوں کے نزدیک جسم سمیت گئے اور بعضوں کے نزدیک صرف روح گئي — بہر حال یہہ معجزہ نہیں ھو سکتا اِس لئے کہ یہہ خواب خیال ھی اور کسي کے سامنے ظہور میں نہیں آیا یوں تو ھر شخص گھر سے باھر آکر دعوی کر سکتا ھی کہ رات کو میں عرش تک گیا تھا بھلا اُسکے خواب کو ھم کس طرح تسلیم کرینگے البتہ اگر آنحضرت لوگوں کے سامنے آسمان پر چلے جاتے تو معقول بات تھي جیسے عیسی اُن بارہ شاگردوں کو بیت عنیا اور زیتون کے پہاڑ تک شہر کے باھر لیگئے اور وھاں سے اُن سب کے سامنے آسمان پر چڑھکر بادلوں میں غایب ھو گئے غرضیکہ یہہ معراج کا معجزہ معجزہ ھي نہیں ھو سکتا ناحق مولوي رحمت اللہ نے پیش کیا *

## چوتھا معجزہ

سورہ احزاب میں ھی اِذْ جَاءَتْكُمْ جُنُوْدٌ فَاَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ رِيْحًا وَّجُنُوْدًا لَّمْ تَرَوْهَا * یعنے یاد کرو خدا کي نعمت جبکہ آیا تمھارے

پاس لشکر بھیجدي ھمنے ھوا اور ایسا لشکر کہ تمنے اُس کو نہیں دیکھا——مفسرین کہتے ھیں کہ مسلمان محاصرہ میں تھے محمد صاحب نے دعا کي پس آندھي آئي اور فرشتوں کي فوج جو دکھلائي نہیں، دي کفار جو محاصرہ کئے ھوئے تھے گھبرا کے بھاگ گئے——عیسائي کہتے ھیں کہ اگر ایسا ھوا توبھي معجزہ نہیں ھو سکتا کیونکہ یہہ خرق عادت نہیں ھی ایسا اتفاق بہت ھو گیا ھی کہ عین جنگ یا محاصرہ کے وقت اتفاقیہ آندھي آگئي ھی اور ایک جانب کو فتح ھو گئي ھی * اب کیا اُن لشکرکشوں کا یہہ معجزہ قرار دیا جاویگا اور جو یہہ کہو کہ آنحضرت کي دعا سے یہہ ھوا تو ھمنے مانا پھر بھي معجزہ نہیں ھو سکتا کیونکہ اکثر اوقات ایسا ھوتا ھی کہ دعائیں قبول ھو جاتي ھیں اور بارھا ھماري تمھاري دعائیں بھي قبول ھو گئي ھیں پھر کیا یہہ معجزہ سمجھا جاویگا ھرگز نہیں *

اور یہہ بھي ھم نہیں کہہ سکتے کہ آنحضرت ھي کي دعا سے آندھي آئي ھو کیونکہ محاصرہ میں عورت مرد بچے بچیاں جوان بوڑھے نیک بد سب کوئي موجود تھے اور سب بحالت اضطراب گریہ و زاري کرتے تھے اب کیا معلوم ھی کہ کسکي دعا قبول ھوئي ھر کوئي واویلا کر رھا تھا * یہہ معجزات ایسے نہیں جو روح کو اطمینان بخشیں ھاں جھال اِن باتوں سے فریب میں آسکتے ھیں *

# پانچواں معجزہ

سورہ انفال میں ھی وَمَا رَمَيْتَ اِذْ رَمَيْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ رَمٰى * یعنے
تو نے نہیں پھینکا جب پھینکا مگر خدا نے پھینکا—مفسرین کہتے
ھیں کہ جنگ حنین میں ایسا ھوا کہ آنحضرت نے ایک مشت
خاک پھینکی تھی وہ سب لشکری لوگوں کی آنکھوں میں جا پڑی—
مگر معالم التنزیل میں لکھا ھی وقیل ما رمیت بالرعب في قلوبھم
بالحصا ولکن اللہ رمی بالرعب في قلوبھم * یعنے تو نے ای محمد اُنکے
دلوں میں رعب و خوف نہیں ڈالا جب کنکریاں پھینکی مگر خدا
نے دلوں میں خوف ڈالا یہہ دوسرے معنے ھوئے اِس آیت کے—
تیسرے معنے بیضاوی نے یہہ بتلائے انہ نزل في طعنة طعن بھا ابي
بن خلف یوم اُحد ولم یخرج منہ دم فجعل نحویر حتی مات *
یعنے یہہ آیت نازل ھوئی اُس نیزہ زنی کی بابت جو آنحضرت
نے جنگ اُحد میں ابي بن خلف کے نیزہ مارا تھا اور اُس میں سے
خون نہ نکلا پس وہ خرّ خرّ کرتا ھوا مرگیا—چوتھے معنے بیضاوی
نے یہہ لکھے ھیں او رمیہ سھم رماہ یوم خیبر نحوالحصن فاصاب
لبانة بن الحقیق علی فراشہ * یعنے یہہ آیت نازل ھوئی ھی اُس
تیر کی بابت کہ آنحضرت نے خیبر کی لڑائی میں قلعہ کی طرف
پھینکا تھا پس لبانہ بن حقیق کے پلنگ پر جاکر اُسکے لگا—دیکھو
ایک معنے پر سب متفق نہیں ھیں اپنے اپنے دلکی تُک سب لگا رھے
ھیں ھمارے دوسرے قاعدہ کے موافق یہہ آیت کسی معجزہ کے
ثبوت کی دلیل قطعی نہیں ھو سکتی *

اور وہ جو کہتے ھیں کہ قرآن میں لکھا ھی فَلَمَّا جَاءَهُم بِالْآيَاتِ
یعنے جبکہ آیا اُنکے پاس ساتھہ آیات کے—تو اِس سے بھي معجزات
ثابت نہیں ھو سکتے کیونکہ لفظ آیات بھي مشترک ھی قرآن کے
فقروں کو بھي آیات کہتے ھیں اور نشانیوں کو بھي اور معجزات کو
بھي * پس یہہ مشترک لفظ معجزات کے حق میں نص نہیں ھو
سکتا—بعض لوگ کہتے ھیں کہ آنحضرت میں اگر معجزات نہ
تھے تو کفار عرب اُنکو ساحر کس لئے کہتے تھے جواب یہہ ھی کہ
یہہ لفظ ساحر بھي مشترک ھی اِسکے تین معنے منتہی الارب میں لکھے
ھیں دانا و فریبي و جادوگر اور جہاں کہیں قرآن میں یہہ لفظ آیا
ھی یہہ تینوں معنے وھاں چسپاں ھو سکتے ھیں پھر کس طرح
معجزات کے معنوں میں یہہ لفظ نص ھو سکیگا * الغرض آنحضرت
کے معجزات قرآن سے ھرگز ثابت نہیں ھو سکتے بلکہ برخلاف اِسکے
یہہ بات ثابت ھوتي ھی کہ اُنکے پاس کوئي معجزہ نہ تھا چنانچہ
سورہ عنکبوت میں ھی وَقَالُوا لَوْلَا أُنزِلَ عَلَيْهِ آيَاتٌ مِّن رَّبِّهِ ط قُلْ
إِنَّمَا الْآيَاتُ عِندَ اللَّهِ ط وَإِنَّمَا أَنَا نَذِيرٌ مُّبِينٌ * یعنے کہتے ھیں عرب
کے لوگ کہ خدا نے کیوں نہیں اُنکو معجزات دیئے کہدے ای
محمد کہ معجزات خدا کے اختیار میں ھیں اور میں تو ڈرانیوالا ھوں
ظاھراً—سورہ بني اسرائیل میں ھی وَقَالُوا لَن نُّؤْمِنَ لَكَ حَتَّىٰ تَفْجُرَ
لَنَا مِنَ الْأَرْضِ يَنبُوعًا * أَوْ تَكُونَ لَكَ جَنَّةٌ مِّن نَّخِيلٍ وَعِنَبٍ فَتُفَجِّرَ

الانہار خلالہا تفجیرا او تسقط السماء کما زعمت علینا کسفاً او تاتی
باللہ والملئکۃ قبیلاً * او یکون لک بیت من زخرف او ترقی فی السماء
ولن نؤمن لرقیک حتی تنزل علینا کتاباً نقرؤہ ط قل سبحان ربی
ھل کنت الا بشرا رسولاً * یعنے کہتے ھیں عرب کے لوگ کہ ھم
ایمان نہ لاوینگے جب تک کہ ھمارے واسطے زمین سے پانی کا چشمہ
جاری نہ کریگا — یا تیرے پاس باغ ھو کھجور اور انگور کا اُس میں
تو نہریں جاری کرے یا گرادے تو ھمارے اوپر آسمان کو تکڑے تکڑے
کرکے جیسے کہ تو کہتا ھی یا خدا اور فرشتوں کو بلاوے — یا تیرے
پاس ایک گھر ھو ستھرا — یا تو آسمان پر چڑھہ جاوے توبھی نہ
ایمان لاوینگے مگر جبکہ اُتارلاوے تو ھمارے پاس ایک کتاب کہ ھم
اُسکو پڑھیں کہہ ای محمد سبحان اللہ میں کون ھوں میں تو ایک
آدمی ھوں بھیجا ھوا — پھر سورہ انعام میں ھی واقسموا باللہ
جھد ایمانھم لئن جاءتھم ایۃ لیؤمنن بھا * قل انما الایات عند اللہ
وما یشعرکم انھا اذاجاءت لا یؤمنون * اور بتاکید قسمیں خدا کی
کھاتے ھیں کہ اگر اُنکو ایک نشانی بھی پھنچے تو البتہ وے مانیں تو
کہدے ای محمد معجزات خدا کے پاس ھیں اور تم مسلمان کیا
خبر رکھتے ھو اگر معجزے بھی آوینگے توبھی یہہ لوگ نہ مانینگے
پھر سورہ انعام میں یہہ ھی قل لو ان عندی ماتستعجلون بہ لقضی

الامرُ بيني و بينكمْ * كهه اى محمد اگر ميرے پاس هوتي وه چيز
كه تم جلدي مانگتے هو (يعنے عذاب مراد معجزه) تو ميرا تمهارا فيصله
هي هو جاتا قصه يهه هى كه نضر ابن حارث اور رؤساء قريش نے
محمد سے كها كه همكو جو عذاب اِلهي سے هميشه تم خوف دلاتے
هو اگر تم كچهه كرسكتے هو تو كوئي عذاب همارے اوپر نازل كروادو
بيفايده نه ڈرايا كرو يعنے وے لوگ طالب معجزه كے هوئے تو آپ
نے يهه جواب ديا لوعندي الخ — پهر سورهٔ بني اِسرائيل كے چهٹهے
ركوعْ ميں هى * وَمَا مَنَعَنَآ اَنْ نُرسِلَ بِالآيَاتِ اِلَّا اَنْ كَذَّبَ بِهَا الاَوَّلُونَ *
يعنے همنے محمد كو معجزات اور نشانياں ديكر اِس لئے نهيں بهيجا
كه اگلے لوگوں نے زمانهٔ سابق ميں ديگر انبياء كے معجزات كي
تكذيب كي تهي اب خيال كرو كه جو معجزات عرب والے طلب
كرتے هيں وه تو اُنكو نهيں دئے جاتے مگر فصاحت قرآن كا معجزه
جس پر وه ٹهٹهه كرتے هيں اور جسكے سبب آنحضرت كو شاعر
بتلاتے هيں زبردستي معجزه ٹههرايا جاتا هى بعض علماء محمديه
كهتے هيں كه اِن آيات ميں جو نفي معجزات كي آئي هى تو يهه
خاص معجزات كي نفي هى نه عام معجزه كي * عيسائي كهتے هيں
كه اگر قرآن كي كسي عبارت سے كوئي معجزه بهي ثابت هوجاتا تو
اُس وقت هم لوگ اِس آپكي تقرير كو بهي قبول كرليتے جبكه
كهيں سے كوئي معجزه بهي ثابت نهيں هوتا تو هم يهه آپكي تقرير
كس طرح قبول كريں * ناظرين كي خدمت ميں عرض هى كه يهه

اعتراض مدت سے عیسائي کرتے رھے مولویوں نے بہت کچھه لکھا مگر اِن اعتراضات کے جواب آجتک کسي نے نہیں دئے اور معجزات کا ثبوت دلایل قطعي سے کوئي نہیں کرسکا اِس لئے یہه علامت نبوت کي آنحضرت میں پائي نہیں جاتي اگر کوئي شخص جواب دے سکے تو براہ مہرباني کچھه لکھے *

## فصل دوسري

آنحضرت کي پیش‌گوئیوں کے بیان میں واضح ھو کہ پیش‌گوئي بھي ایک بڑي علامت نبوت کي ھی اور اِسکے یہه معنے ھیں کہ نبي کوئي ایسي بات بیان کرے کہ وہ آیندہ کو بموجب اُسکے بیان کے ظہور میں آوے بشرط آنکہ وہ بیان از قسم معجزات ھو نہ از قسم قیافہ و فراست اور موقع بیني کے *

پس جبکہ پیش‌گوئي کے معنے معلوم ھو گئے تو اب واضح ھو کہ آنحضرت نے کوئي پیش‌گوئي بھي نہیں کي اِس لئے یہه علامت بھي مفقود ھوئي مولوي رحمت‌الله نے اِس اعتراض کے دفع کرنے کے واسطے دس آیتیں قرآن کي ازالتہ‌الاوھام میں لکھي ھیں اور دعوی کیا ھی کہ یہه دس پیش‌گوئیاں آنحضرت نے دي ھیں اور اُنکے بیان کے مطابق ظہور میں بھي آیا ھی — مگر عیسائي کہتے ھیں کہ یہه دس مقام ھرگز پیش‌گوئي نہیں ھو سکتے اِس لئے مفصل بیان کرتا ھوں *

# ۱ پیش گوئي

سورۂ بني اِسرائیل میں ھی—لَایَاتُوْنَ بِمِثْلِهٖ * یعنے قرآن کے برابر کبھي کوئي عبارت نہ بناسکینگے * اِسکا جواب یہہ ھی کہ یہہ دعوٰی ھي غلط ھی چنانچہ پہلے معجزہ کے بیان میں اِسکا ذکر ھو چکا اور قرآن کے برابر بنا ھوا بھي دکھلایا گیا اگرچہ متعصب قبول نکرے پر منصف ضرور مانیگا *

# ۲ پیش گوئي

سورۂ روم میں ھی وَهُمْ مِنْ بَعْدِ غَلَبِهِمْ سَيَغْلِبُوْنَ * فِيْ بِضْعِ سِنِيْنَ * یعنے رومي لوگ بعد مغلوب ھونے کے تھوڑے دنوں میں پھر غالب ھو جاوینگے—اِسکا جواب یہہ ھی کہ معنے پیش گوئي کے اِس پر صادق نہیں آتے اِس لئے یہہ پیش گوئي نہیں ھو سکتي یہہ تو فراست اور قیافہ اور موقع بیني کے طور پر بیان ھوا ھی تواریخوں میں دیکھو کہ جب فارسي لوگ روم پر غالب ھو گئے تو سخت ھل چل روم اور فارس کے درمیان واقع ھو رھي تھي روم کي شان شوکت اور فارس کا تفرقہ اور بد اِنتظامي دیکھکر جیسے کہ صدھا مردم خیال کر رھے تھے ویسے ھي آنحضرت نے بھي قرینہ سے کہدیا کہ تھوڑے دنوں میں روم ھي غالب ھو جاویگي اگرچہ اب فارسیوں نے اتفاقي فتح پا لي ھی * یہہ پیش گوئي بطور معجزہ نہیں ھو سکتي—

اور کتب الهامیة کي پیش‌گوئیوں کي مانند بهي نہیں اور مولوي رحمت‌الله جو لفظ بضع کو بہ تکلف بیان کرتے هیں وہ سب بناوت هی کیونکہ اصل معنے بضع کے چند هیں مدت قلیل کے معنے دینا هی توبهي تعین نہیں هوتي هاں اگر دانیال نبي کي مانند جیسے اُسنے ستر هفتہ کي تعین کردي هی ایسي تعین هوتي تو پیش‌گوئي هو سکتي تهي ابهي تک قیافہ و فراست هی نہ پیش‌گوئي *

## ۳ پیش‌گوئي

سورهٔ فتح میں هی هُوَالَّذِيْ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدیٰ وَ دِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ * یعنے وہ خدا هی جسنے بهیجا اپنا رسول هدایت کے ساتهہ اور دین حق تاکہ غالب کرے اُس دین کو تمام جہان کے دینوں پر *

یہہ پیش‌گوئي بهي غلط هی کیونکہ یہہ ظہور هي میں نہیں آئي اور دین اِسلام کو تمام جہان کے دینوں پر غلبہ هي آج تک نہیں هوا غلبہ کي دو صورتیں هو سکتي هیں اول تو یہہ کہ اُمت کے باب میں غلبہ هو یعنے تمام جہان کے دنیوں سے اِس دین کي اُمت زیادہ هو جاوے سو ظاهر هی کہ یہہ بات آجتک وقوع میں نہیں آئي کیونکہ بودہ کي قوم دنیا میں ۳ ارب هی هنود ۱۳ کروڑ هیں یہودي چالیس هزار هیں عیسائي ۳۱ کروڑ هیں مسلمان ۱۰ کروڑ سارے جہان میں شمار کئے گئے هیں بس غلبہ بودہ کي قوم کو هی

نہ مسلمانوں کو اور اگر اهل کتاب میں غلبہ تلاش کرو تو عیسائیوں کو مسلمانوں پر غلبہ هی — دوسري صورت غلبہ کي یهہ هی کہ دین اِسلام کو تقویت ذاتي میں غلبہ خیال کیا جاوے یعنے اِس طرح پر کہ دین اِسلام کے ثبوت کي دلایل اور اُسکي تعلیم ایسے مرتبہ پر هو کہ اُسکے معارضہ سے دیگر ادیان عاجز هو جاویں سو یهہ بهي صاف ظاهر هی کہ دین اِسلام ایسا قوي نهیں هی نہ اُسکے ثبوت کے دلایل اچهے هیں نہ اُسکي تعلیم اچهي هی چنانچہ بے تعصب دیندار آدمي دونوں مذهبوں کي کتابوں کو مقابلہ کرکے معلوم کر سکتا هی — بلکہ یهاں تک ضعیف هی کہ هنود بهي اُسپر اِعتراض سخت کرتے هیں اور اکثر علما و فضلا بعد تحقیق کے اِس مذهب کو چهوڑ چهوڑ عیسائي هوتے جاتے هیں همارے دیکهتے دیکهتے کئي ایک عالم جو محض طالب خدا تهے بعد تحقیقات عیسائي هو گئے اور جو کهو کہ اِس دین کو شمشیر کا غلبہ هی یهہ بهي باطل هی کیونکہ اُسکے شمشیر کا غلبہ مدت هوئي کہ جاتا رها * اور جب تها تو صرف چند ملکوں میں تها نہ تمام جهان میں *

## ۴ پیش گوئي

سند خلن المسجد الحرام انشاالله آمنین — یعنے اگر خدا چاهیگا تو تم مکہ میں داخل هو جاؤگے یهہ بهي پیش گوئي نهیں هو سکتي کیونکہ اول تو فراست کي بات هی دوسرے یهہ کہ اِس میں انشاالله کي قید هی اور ظاهر هی کہ تمسک وغیرہ وعدہ کے کاغذ

میں انشاءاللہ کی قید لگانے سے وعدہ باطل ہو جاتا ہی ایسی پیش گوئیاں تو ہم بھی اکثر کیا کرتے ہیں *

## ۵ پیش گوئی

سورۂ انفال میں ہی وَاِذْ یَعِدُکُمُ اللّٰہُ اِحْدَی الطَّائِفَتَیْنِ اَنَّھَا لَکُمْ * یعنے وعدہ دیتا ہی تمکو اللہ تعالی دو جماعت میں سے کہ ایک تمکو ہاتھہ لگے *

## ۶ پیش گوئی

سورۂ نور میں ہی لَیَسْتَخْلِفَنَّھُمْ فِی الْاَرْضِ * یعنے خلیفہ بناؤنگا میں اُنکو زمین میں *

## ۷ پیش گوئی

سورۂ احزاب میں ہی قَالُوْا ھٰذَا مَا وَعَدَنَا اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ * یعنے جبکہ مسلمانوں نے احزاب کو دیکھا تو کہا یہہ وہی ہی جسکا وعدہ اللہ اور رسول نے ہم سے کیا تھا *

## ۸ پیش گوئی

سورۂ فتح میں ہی سَتُدْعَوْنَ اِلٰی قَوْمٍ اُوْلِیْ بَاْسٍ شَدِیْدٍ تُقَاتِلُوْنَھُمْ

اَوْ یُسْلِمُوْنَ * یعنے بلائے جاؤ گے تم سخت لوگوں کي طرف تم اُنسے لڑوگے یا وہ مسلمان هو جاوینگے، *

# ۹ پیش گوئي

سورۂ فتح میں هی وَعَدَکُمُ اللّٰهُ مَغَانِمَ کَثِیْرَۃً تَاْخُذُوْنَهَا * یعنے خدا نے تم سے وعدہ کیا هی کہ بهت مال لوت کا تمکو دیگا تم اُسکو لو گے *

# ۱۰ پیش گوئي

سورۂ قمر میں هی سَیُهْزَمُ الْجَمْعُ وَیُوَلُّوْنَ الدُّبُرَ * یعنے بهاگ جاویگي جماعت پیتهہ پهیرکر یہہ چهہ پیش گوئیاں ایسي هیں کہ معنے پیش گوئي کے اِن پر هرگز صادق نهیں آتے یہہ تو لشکرکشوں کي باتیں هیں اپني فوج کي تسلي اور تشفي اور ڈهارس دینے کے واسطے تمام جهان کے لشکرکش ایسي هي تقریریں کیا کرتے هیں اور جو ایسي باتیں نکریں تو فوج هرگز تندهي سے نهیں لڑا کرتي — اور جو بموجب بیان اُن لشکرکشوں کے ویساهي وقوع میں بهي آوے یعنے فتح بهي هو جاوے اور لوت کا مال بهي دستیاب هو تو کیا اُن لشکرکشوں کي یہہ پیش گوئیاں هو جاوینگي اور وہ نبي قرار دئے جاوینگے هرگز نهیں یہہ سب قیافہ اور فراست اور موقع بیني اور حکمت عملي هی پیش گوئي اِسکو نهیں کهتے کتب مقدسہ یعنے اِنجیل و توریت کے اندر جو پیش گوئیاں مذکور هیں وهاں پر فراست اور قیافہ کو دخل نهیں

هی وہ معجزات کے قسم سے هیں اور جو جو مقام وهاں پر اِس قسم کے هیں اُنکو هم پیش‌گوئي هي قرار نهیں دیتے چنانچهہ باب دویم میں کتب مقدسہ کي کچهہ پیش‌گوئیاں ناظرین پر ظاهر هونگي *



## فصل تیسري خبروں کے بیان میں

عیسائي کہتے هیں کہ محمد صاحب کي خبر اگلي کتابوں میں هوني چاهئے مولوي رحمت‌الله وغیرہ کہتے هیں کہ ثبوت نبوت کے واسطے نبي سابق کي خبر کي ضرورت نهیں هی ورنہ موسیٰ و اِبراهیم و آدم وغیرہ کے واسطے خبر سابقہ کي ضرورت پڑیگي اور اُنکي خبر کهیں نهیں هی—عیسائیوں کا جواب یهہ هی کہ نبي کے واسطے خبر کي ضرورت نهیں مگر شفیع اُمت کے واسطے خبر سابق کي سخت ضرورت هی اِبراهیم و موسیٰ وغیرہ شفیع اُمت نہ تهے نہ اُنهوں نے شفیع هونے کا دعویٰ کیا مگر محمد نے شفیع اُمت هونے کا دعویٰ کیا هی اور اپنے تئیں شفیع‌المذنبین قرار دیا هی اِس لئے اُنکے واسطے خبر سابق کا هونا نهایت ضروریات سے هی اور اگر ایسے نبي مدعي شفاعت کي تصدیق کا هونا کتب سابقہ میں ضرور نہ هوتا تو محمد خود قرآن میں اپني پیش‌خبري کي نسبت یهہ آیت نہ لکهتے

وَاِذْ قَالَ عِیْسَی ابْنُ مَرْیَمَ یَا بَنِيْ اِسْرَائِیْلَ اِنِّي رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَیْکُمْ مُصَدِّقًا لِمَا بَیْنَ یَدَيَّ مِنَ التَّوْرَاةِ وَ مُبَشِّراً بِرَسُوْلٍ یَاْتِيْ مِنْ بَعْدِ اسْمُهٗ اَحْمَدُ ط

فَلَمَّا جَاءَهُمْ بِالْبَيِّنَاتِ قَالُوا هٰذَا سِحْرٌ مُبِيْنٌ * سورہ صف میں یہہ
آیت مذکور هی ترجمہ اِسکا یہہ هی اور جب کہا عیسی مریم کے
بیتے نے ای بني اسرائیل میں بهیجا هوا آیا هوں الله کا تمهاري
طرف تصدیق کرتا هوا اُس کتاب کي جو مجهسے پہلے آئي هی
یعنے تورات اور خوشخبري سناتا هوا ایک رسول کي جو مجهسے
پیچهے آویگا نام اُسکا احمد هوگا * پس جبکہ اُنکو معجزے دکهلائے
تو وے لوگ بولے یہہ صریح جادو هی * اب محمدیوں کو غور کرنا
چاهئے کہ محمد کو یہہ کہنا نہایت ضرور تها کہ میري خبر تورات میں
پہلے سے آئي هی اور حضرت عیسی نے میري خبر دي هی کیونکہ
وہ خوب طرح جانتے تهے کہ اگر یہہ نہ کہونگا تو میري شفاعت کا
کوئي مقر نہوگا پهر مولوي رحمت الله یا اور کوئي محمدي کس طرح
کہہ سکتا هی کہ ثبوت نبوت محمد کے واسطے پیش خبري کا هونا
ضرور نہیں هی جسکے مدعي محمد خود هیں حال آنکہ حضرت
عیسی نے کہیں ایسا نہیں فرمایا اِسکا ثابت کرنا محمدیوں پر
موافق دعوی محمد کے ضرور هی * مولوي آل حسن وغیرہ نے سابق
میں چند مقام اِنجیل و توریت کے بتلائے چنانچہ لفظ فارقلیط یعنے
وہ تسلي دینیوالا جو همیشہ تمهارے ساتهہ رهیگا مگر اُسي اِنجیل
سے ثابت هو گیا کہ وہ روح القدس هی کوئي قرینہ کہیں پایا نہیں
جاتا جس سے هم یہہ کہیں کہ محمد کي نسبت یہہ خبر هی *
دوسرا مقام یہہ بتلایا کہ یوحنا کے ۱۴ باب آیت ۳۰ میں لکها هی
کہ اِس جہان کا سردار آتا هی اور مجهہ میں اُسکي کوئي چیز

نہیں * مگر جب کہ عیسائیوں نے سمجھایا کہ یہاں پر مراد سردار سے شیطان ہی تو مسلمان چپ کرگئے اِسي طرح اور بھي چند مقام پیش کئے تھے مگر پادري فانڈر صاحب نے صاف صاف اُن آیتوں کا مطلب کہدیا * اب مولوي رحمت الله نے اُن مقام میں سے بعض کو تو چھوڑ دیا اور بعض اور اور آیتیں توریت و اِنجیل کي جو کسي طرح محمد صاحب کے حق میں نہیں ہوسکتي ہیں نکالکر ازالةالاوهام میں لکھي اور وہ سب مقام ۲۳ ہیں اِنہیں کو ۲۳ برهان قرار دئے ہیں حالآنکہ برهان وہ ہی جو مقدمات یقینیہ سے مرکب ہو اور یہہ † بالکل توهمات ہیں چنانچہ ہر ایک مقام کو مفصل لکھتا ہوں *

## پہلي خبر

کتاب پیدایش باب ۱۶ آیت ۱۰ سے ۱۲ تک * پھر خداوند کے فرشتہ نے اُسے کہا کہ میں تیري اولاد کو بہت بڑھاؤنگا کہ وہ کثرت سے گنتي نہ جائیگي * اور خداوند کے فرشتہ نے اُسے کہا کہ تو حاملہ ہی اور ایک بیٹا جنیگي اُسکا نام اِسماعیل رکھنا کہ خداوند نے تیرا دکھہ سن لیا * وہ وحشي آدمي ہوگا اُسکے ہاتھہ سب کے اور سب کے ہاتھہ اُسکے برخلاف ہونگے اور وہ اپنے سب بھائیوں کے سامنے بودباش کریگا *

---

† یعنے وہ مطالب جو اُن آیات سے مولوي صاحب نے اپنے ذهن سے نکالے ہیں سب توهمات ہیں *

## مولوي رحمت الله

کہتے هیں کہ یہہ محمد کي خبر هی کیونکہ هاجرہ سے براہ مہربانی وعدہ کیا جاتا هی * پس ضرور اچھا وعدہ هوگا اور یہہ صریح اِشارہ هی کہ اُسکي اولاد سے ایک نبي جو برخلاف هو بني اِسحاق کے پیدا هوگا *

## هم کہتے هیں

اولا مولوي صاحب پر واجب هی کہ کوئي ایسا کلیہ قاعدہ همکو بتلاویں جس سے معلوم هو کہ جب کسي کے ساتھہ براہ مہربانی خداتعالیٰ کوئي وعدہ فرماوے تو وہ ضرور نبوت هي کا وعدہ هوا کرتا هی سواۓ اِسکے اور کوئي وعدہ هوهي نہیں سکتا اور جبکہ یہہ بات نہیں هی تو ذرا غور سے اُوپر نیچے کي آیتوں کو دیکھو کہ یہہ کسي نبي کي خبر نہیں هی بلکہ مراد یہہ هی کہ جب هاجرہ نے سارہ کي نسبت گستاخي کي اور سارہ نے اُس پر تشدد کیا تو وہ بھاگ گئي لیکن نہایت غمگین اور رنجیدہ خاطر تھي پس خدا نے اُسکي تسلي کي اور کہا تیرے ایک لڑکا پیدا هوگا اُس سے بہت اولاد هوگي یعنے تو اکیلي آوارہ نرهیگي پھر وہ لڑکا وحشي هوگا اور اُسکي وحشت کا یہہ بیان هی کہ سب کے برخلاف اُسکے هاتھہ هونگے یعنے اُسکي اولاد رهزن هوگي چنانچہ ابتک عرب کے لوگ رهزن هیں اور یہہ جو مولوي رحمت الله کہتے هیں کہ رهزني خصوصیت عرب کي نہیں دنیا میں اور لوگ بھي یہہ کام کرتے هیں یہہ

مولوي صاحب کا تعصب هی اِس لئے که عرب بیشک بهت بڑے
رهزن هیں اور قدیم‌الایام سے آجتک رهزني کرتے آئے هیں چنانچه
تازي بمعني تاخت آرنده یعنے لوتیرا اُنکا لقب کتب فارسي میں مقرر
هی علاوه ازیں پیدایش کا ۲۱ باب آیت ۱۰ سے ۱۳ تک مولوي
صاحب کے مطالعه میں نهیں آئي کیونکه اُس میں لکها هی
که خدا نے ابراهیم سے کہا که وه بات اِس لڑکے اور تیري لونڈي
کي بابت تیري نظر میں بري نه معلوم هو سب کچهه جو ساره نے
تجهے کہا مان کیونکه تیري نسل اسحاق سے کهلاویگي اور اُس
لونڈي کے بیٹے سے بهي میں ایک قوم پیدا کرونگا کیونکه وه تیري
نسل هی * پهر پیدایش کا ۱۷ باب آیت ۱۹ سے ۲۱ تک لکها هی
خدا نے کہا که اِسماعیل سے باره سردار نکالونگا لیکن همیشه کا عهد
اسحاق سے کرونگا * پهر ۲۲ باب آیت ۱۶ سے ۱۹ تک مذکور هی
جب ابراهیم اسحاق کو قرباني کرنے پر طیار هوگیا تو خدا نے قسم
کهائي که میں تیري نسل کو برکت پر برکت دونگا اور ساري زمین
کي قومیں تیري نسل سے برکت پاوینگي * پهر ۲۵ باب کي آیت ٥ و ٦
میں هی که ابراهیم نے اپنا سب کچهه اسحاق کو دیا اور سب باندي
زادوں کو انعام دیکر جیتے جي بیدخل کردیا * پهر ۲۶ باب کي
آیت ۳ سے ٥ تک میں لکها هی که بعد موت ابراهیم کے اسحاق سے
خدا نے کہا که تیرے باپ نے میرا حکم مانا اِس لئے میں تیرے ساتهه
رهونگا اور اپني قسم تجهه میں پوري کرونگا دنیا کي سب قومیں
تیري نسل سے برکت پاوینگي * الغرض یهه وعده خدا کا جو ابراهیم
سے تها سلسله‌وار ابراهیم سے داؤد تک اور داؤد سے یسوع مسیح

تک پہنچتا هی اور اکثر انبیاء کي زبان پر بھي جاري رها هی * اسماعیل بیچارہ کي نسبت کسي طرح ثابت نہیں هو سکتا. خود اسماعیل کي نبوت تورات سے ثابت نہیں هوتي چہ جاے کہ اُسکي اولاد سے نبي هوں *

## دوسري خبر

کتاب استثنا باب ۱۸ و آیت ۱۵ میں هی خداوند تیرا خدا تیرے لئے تیرے هي درمیان سے تیرے هي بھائیوں میں سے میرے مانند ایک نبي قایم کریگا * پھر اِسي باب کي ۱۸ آیت میں هی کہ میں اُنکے لئے اُنکے بھائیوں میں سے تجھسا ایک نبي قایم کرونگا اور اپنا کلام اُسکے منہہ میں ڈالونگا اور جو کچھہ میں فرماؤنگا وہ اُنسے کہیگا اور ایسا هوگا کہ جو کوئي میري باتوں کو جنھیں وہ میرا نام لیکر کہیگا نہ سنے تو میں اُس سے مطالبہ کرونگا *

مولوي آل‌حسن و رحمت‌الله کہتے هیں کہ یہہ آیات محمد صاحب کي شان میں هیں اور عیسائي کہتے هیں کہ حضرت عیسیٰ کي شان میں هیں مسلمانوں کا بیان یہہ هی کہ لفظ برادران سے نبي اسماعیل مراد هوني چاهئے اور اُس نبي کو موسیٰ سے مشابہت بھي چاهئے چنانچہ اُنھوں نے اپنے ذهن میں محمد صاحب کو موسیٰ سے چند احکام شرعیہ میں مناسبت بھي دي هی اور لفظ مطالبہ بھي پکڑا هی اور کہتے هیں کہ مطالبہ سے مراد مطالبہ دنیاوي هی یعنے تعزیر وغیرہ * عیسائي یوں کہتے هیں کہ حضرت

عیسیٰ محمد صاحب کي پیدایش سے چهه سو برس پیشتر اِس خبر کو اپنے حق میں بتلا چکے هیں * اور حواري بهي اِس خبر کو بار بار مسیح کے حق میں بیان کرچکے هیں چنانچه یوحنا کے ٥ باب آیت ۴٦ میں هی اگر تم موسیٰ پر ایمان لاتے تو مجهه پر بهي لاتے اِس لئے که اُسنے میرے حق میں لکها هی لیکن جب تم اُسکي لکهي هوئي بات پر ایمان نهیں لاتے تو میري باتوں پر کیونکر ایمان لاؤگے * پهر یوحنا کے پهلے باب کي آیت ۴٥ میں هی فیلبوس نے نتهنئیل سے کہا که جسکا ذکر موسیٰ نے توریت میں. اور اوٗر نبیوں نے کیا هی همنے اُسے پایا وه یوسف کا بیتا یسوع ناصري هی * پهر لوقاؔ کے ۲۴ باب آیت ۲۷ میں هی اور موسیٰ سے لیکر سب نبیوں کي وه باتیں جو سب کتابوں میں اُسکے حق میں هیں اُنکے لئے بیان کیں * پر اعمال کے ۷ باب آیت ۳۷ میں هی یهه وهي موسیٰ هی جسنے بني اسرائیل کو کہا که خداوند تمهارا خدا تمهارے بهائیوں میں سے تمهارے لئے ایک نبي میرے مانند اُتهاویگا اُسکي سنو * پهر اعمال کے ۳ باب آیت ۲۲ میں هی موسیٰ نے باپ دادوں سے کہا که خداوند جو تمهارا خدا هی تمهارے بهائیوں میں سے تمهارے لئے ایک نبي میرے مانند اُتهاویگا * پس اب هم اِن سب نبیوں کو جهوتها تهہراکر مولوي صاحب کي بیدلیل بات کیونکر تسلیم کریں کیونکه همکو کتب الهامیه سے بڑي سند مل چکي هی که یهه آیات ضرور حضرت عیسیٰ کے حق میں هیں نه محمد صاحب کے اور لفظ برادران جس سے مولوي صاحب بني اسماعیل مراد لیتے هیں یهه بهي بڑا تکلف هی * پادري فانڈر صاحب نے میزان الحق میں اِسکو خوب

واضح کردیا هی علاوہ ازیں بني اسرائیل آجتک بني اسماعیل کو اپنا بھائي قرار نہیں دیتے بلکہ غیر قوم جانتے هیں * اب رهي تشبیہہ سو حضرت عیسیٰ کو حضرت موسیٰ سے کمال درجہ کي تشبیہہ هی مولوي رحمت‌الله و آل‌حسن جو احکام شرعیہ میں محمد صاحب کو تشبیہہ دیتے هیں یہہ محض غلط هی کیونکہ وہ سب احکام جو محمدي تعلیم میں مذکور هیں سب موسیٰ هي کي شریعت هی اور توریت هي سے انتخاب هوکر خواہ عمداً خواہ تواردًا قرآن میں لکھے گئے هیں یہہ تشبیہہ موسیٰ سے نہیں هو سکتی تشبیہہ کمالات میں دینا چاهئے * پس دیکھو کہ کمالات میں موسیٰ کے مانند محمد صاحب هیں یا حضرت عیسیٰ هیں موسیٰ جب پیدا هوئے تو بچوں کو فرعون نے مارا مسیح جب تولد هوئے هیرود نے بیت‌اللحم کے لڑکوں کو قتل کیا موسیٰ چالیس دن پہاڑ پر بھوکھا رها مسیح بھي چالیس رات دن پہاڑ پر بھوکھا رها موسیٰ کا منہہ خدا کے جلال سے چمکنے لگا مسیح کا چہرہ بھي خدا کے جلال سے چمکنے لگا پھر موسیٰ ایک جسماني شریعت لایا مسیح اُس سے بڑھکر خدا کا فضل اور روحاني شریعت لایا موسیٰ نے عجیب غریب معجزہ دکھلائے مسیح نے اُس سے زیادہ عجیب معجزات دکھلائے الغرض کمالات ذاتیہ میں مشابہت درکار هی سو مسیح میں کماحقہ موجود هی محمد صاحب میں هرگز مشابہت موسوي ثابت نہیں هوتي اور احکامات شرعیہ کي تشبیہہ بالکل ناقص هی علاوہ ازیں اُسي باب کے ۱۵ سے ۱۹ آیت تک خود موسیٰ نے اِس مشابہت کا ذکر کر دیا هی کہ وہ آیندہ نبي کس طرح کي مشابہت رکھیگا *

رھا مطالبہ اگر تمھارے قول کے مطابق مطالبہ دنیاوي مراد لیں توبھي
یہہ صفت مسیح میں ھی نہ محمد میں کیونکہ جن لوگوں نے
مسیح کی نہ سني اُن سے خدا تعالیٰ نے بڑا مطالبہ کیا چنانچہ
قیامت کا نمونہ یروشلم کي تباھي میں دکھلا دیا اور وہ یھودي جو
مسیح کے برخلاف تھے برباد ھوئے آجتک پراگندہ اور بیعزت مارے
مارے پھرتے ھیں سوا اُنکے اور لوگ بھي جو مسیح کے برخلاف ھیں
بالکل جھان سے گھتتے اور بحالت تنزل تباہ ھوتے جاتے ھیں
خداوند تعالیٰ مسیح کے لوگوں کو جھان میں ایسي ترقي اور رونق
دے رھا ھی کہ اتھارہ سو برس میں دیکھو کیا کچھہ ترقي ھوئي
یہہ خبر کسي طرح محمد کے شان میں نہیں ھو سکتي ضرور
مسیح کے حق میں ھی *

## تیسري خبر

استثنا کا ۳۲ باب آیت ۲۱ میں ھی اُنھوں نے اُسکے سبب سے
جو خدا نہیں مجھے غیرت دلائي اور اپني باطل باتوں سے مجھے
غصہ دلایا سو میں بھي اُنھیں اُس سے جو گروہ نہیں غیرت میں
ڈالونگا اور ایک بے عقل قوم سے اُنھیں خفا کرونگا *

مولوي رحمت اللہ کھتے ھیں کہ بے عقل قوم سے مراد عرب ھیں
یعنے اُن میں نبي پیدا کرونگا عیسائي کھتے ھیں کہ پھلي خبر
میں جو لفظ برادران تھا اُسکے سبب سے مولوي صاحب بني اسرائیل
کے بھائي بنے تھے اب اِس خبر کے لینے کو غیر قوم بن گئے شاید
مولوي صاحب کے نزدیک اجتماع ضدین جایز ھی * واضح ھو کہ یہہ

کسي نبي کي خبر نہيں هى بلکه يهه مطلب هى كه غير قوميں
ايمان لاوينگي اِس لئے اُن بني اسرائيل کو جو ايمان نہيں لائے غيرت
هوگي چنانچه يهي هوا جيسے متي کے ٨ باب آيت ١٠ ميں لکها
هى که يسوع نے تعجب کرکے فرمايا که ميں نے بني اسرائيل ميں
بهي ايسا ايمان نه پايا ميں تمهيں سچ کہتا هوں که بهتيرے پورب
و پچهم سے آوينگے اور ابراهيم و اسحاق اور يعقوب کے ساتهه آسمان
کي بادشاهت ميں بيٹهينگے * يهه کتني بڑي غيرت اُنکے واسطے
هوگي علاوه ازيں اِس مقام کو پولوس رسول نے روميوں کے ١٠ باب
آيت ١٩ سے ٢١ تک صاف بيان کر ديا هى * که پهر ميں تمهيں
کہتا هوں که کيا اسرائيل آگاه نهوا پهلے موسى نے ذکر کيا که ميں
اُنسے جو قوم نہيں هيں تم کو غيرت دلاؤنگا اور قوم نادان سے تمهيں
غصه پر لاؤنگا پهر يشعياه بے پرواه هوکے صاف کہتا هى که جنهوں نے
مجهے نہيں ڈهونڈها پا گئے اور جنهوں نے مجهے نہيں پوچها اُن پر
ميں ظاهر هوا پر اسرائيل کے حق ميں کہتا هى که تمام دن اپنے
هاتهه ايک قوم کے لئے جو نافرمانبردار اور حجتي هى بڑهائے هوئے
هوں * پهر اِسي خط کے ١١ باب آيت ١١ ميں هى نجات غيرقوموں
کو ملي تاکه اُنهيں اُنسے غيرت آوے * اب ديکهو که پولوس رسول اِس
خبر کو اُن غيرقوموں کے حق ميں بيان فرماتے هيں که جو مسيح پر
ايمان لائے پهر هم مولوي صاحب کي تقرير بيدليل اور باتکلف محض
بيجا کس طرح تسليم کريں که عرب سے مراد هى اور کسي نبي کي
خبر هى حالآنکه کوئي قرينه بهي نہيں *

# چوتھي خبر

۴۵ زبور تمام * مولوي رحمت‌الله فرماتے هیں که اِس زبور میں صفات مندرجه ذیل مذکور هیں اور یهه سب صفات محمد صاحب میں موجود تهیں چنانچه مولوي صاحب نے هر ایک صفت کي کچهه کچهه تشریح بهي قرآن و حدیث سے اپني کتاب میں ذکر کي هی صفات یهه هیں — حسن — فصاحت — پهلواني — شمشیر و تیراندازي — امور عجیبه کا اُس سے ظهور میں آنا امراء کا اُسکو تحایف بهیجنا — اُسکے فرزندوں کا امیر هونا — پشت در پشت اُسکے نام کا اِشتهار هونا — گروه هاے جهان کا مطیع هونا — بنات سلاطین کا اُسکے گهر میں داخل هونا — اُسکي تعریف جهان میں ابدالاباد هونا *

هم کهتے هیں که مولوي صاحب کتب مقدسه کے مطالب سے بخوبي واقف نهیں هیں اور کلام رباني کي اصطلاحات سے بهي خبردار نهیں ورنه اِس خبر کو جو حضرت عیسیٰ کے شان میں هی محمد صاحب پر هرگز نه جماتے چنانچه هم اِسکا بیان کرتے هیں ناظرین کو چاهئے که زبور کو کهولکر دیکهیں که لکها هی تو حسن میں بني آدم سے کهیں زیاده هی محمد صاحب حسن میں بني آدم سے هرگز زیاده نه تهے هاں خوبصورت هونگے پر نه اِسقدر که بني آدم سے فوقیت لیجاویں اور وه جو مولوي صاحب فرماتے هیں که ابوهریره و ابوهاله نے اُنکے حسن کا ذکر کیا هی

بیشک اُنکے حدیث میں کچھہ اُنکے حسن کا مذکور هی لیکن اُنھوں نے یہہ نہیں کہا کہ محمد صاحب بني آدم سے حسن میں کہیں زیادہ تھے اگر بني آدم سے حسن میں زیادہ هوتے تو اکثر صحابہ اِس عجیب بات کا ذکر ضرور کرتے یہہ لوگ اصحاب صفہ † میں سے تھے یہہ تعریف نکریں تو اور کون کرے * واضح هو کہ یہہ صفت حضرت عیسیٰ کي هی داؤد کہتا هی کہ تو حسن میں بني آدم سے کہیں زیادہ هی یعنے اگرچہ تو اپنے تئیں بني آدم کہیگا لیکن تو حسن میں بني آدم سے کہیں زیادہ هی بني آدم کا یہہ منصب نہیں جو تیرا منصب هی تو اُلوهیت کے درجہ میں هی جو کہ بني آدم سے زیادہ مرتبہ هی یوحنا رسول پہلے باب کي آیت ٥ میں کہتا هی نور تاریکي میں چمکتا هی اور تاریکي نے اُسے دریافت نہ کیا پھر ٣ باب آیت ١٩ میں کہتا هی نور جہان میں آیا اور انسان نے تاریکي کو نور سے زیادہ پیار کیا * پھر ٨ باب آیت ١١ میں هی تب یسوع نے اُنہیں کہا جہان کا نور میں هوں *

تیرے هونٹھوں میں فضل بتایا گیا هی * مولوي رحمت اللہ کہتے هیں کہ یہہ محمد صاحب کي فصاحت کا ذکر هی * میں کہتا هوں کہ محمد صاحب میں صرف لفظي فصاحت تھي اُس پر بھي عرب همیشہ اعتراض کرتے رهے مضامین عالیہ محمد صاحب سے کبھي سرزد نہیں هوئے جو کہ اصلي فصاحت اور بلاغت هی اُنکي تعلیم جب کہ عرب نے سني تو اُنکو شاعر یا مجنون یا ساحر بمعني فریبندہ کہا مگر حضرت عیسیٰ کي ایسي فصاحت تھي کہ حکماء یونان بھي

† اصحاب صفہ وہ هوتے هیں جو بامید طعام دروازہ پر بیٹھے رهتے هیں *

حیران ہوگئے اور کوئي اُنکو فریبندہ یا شاعر یا مجنون نہ کہہ سکا
اور آج تک علماء و حکماء جو بنظر اِنصاف مسیح کي تعلیم کو دیکھتے
ہیں حیران ہوجاتے ہیں اور کبھي اُسپر اِعتراض نہیں کرسکتے *
دیکھو لوقا کے ۴ باب آیت ۲۲ میں ہی—اُن عمدہ باتوں سے جو
اُسکے منہہ سے نکلتي تھیں تعجب کرکے کہا کیا یہہ یوسف کا بیٹا
نہیں—اور متي کے ۱۳ باب آیت ۵۴ میں ہی ایسي تعلیم دي کہ
وے حیران ہوئے اور کہنے لگے کہ اِسنے یہہ حکمت و معجزے کہاں
سے پائے—پہر مرقس کے ۶ باب آیت ۲ میں اور لوقا کے ۲ باب آیت
۴۷ میں اور یوحنا کے ۶ باب آیت ۴۲ میں دیکھو کہ حضرت مسیح
کي فصاحت کا ذکر لکھا ہی سواء اِسکے یہہ کتنا بڑا فضل اُسکے
ہونٹھوں میں تھا کہ اُسکے حکم سے اندھوں کي آنکھیں لنگڑوں کي
ٹانگیں گونگونکي زبان لگ جاتي تھي اُسکے ہونٹھوں کے حکم سے
مردے جیتے تھے پلید روحیں نکلتي تھیں اُسکے ہونٹھوں کے فضل
سے روٹیوں میں برکت ہوتي تھي ہوائیں تھہر جاتي تھیں دریا موج
سے باز رہتے تھے لوگوں کے گناہ معاف ہوتے تھے اُسکے منہہ کے حکم
سے دوسرے لوگ بھي معجزے کرتے تھے * بھلا اب اِنصاف کرو کہ
حضرت مسیح کے ہونٹھوں میں فضل تھا یا محمد صاحب کے جن
سے کبھي بھي کوئي معجزہ نہ کوئي برکت ظہور میں آئي—ای پہلوان

تو جاہ و جلال سے اپني تلوار حمایل کرکے اپني ران پر لٹکا—
مولویصاحب کہتے ہیں کہ ایک دفعہ محمد صاحب نے ابوالاسد
پہلوان کو کشتي میں مارا تھا اِس لئے وہ پہلوان ہوئے اور تلوار بھي
اُنھوں نے باندھي ہی حضرت مسیح نے کبھي نہیں باندھي—

بیشک اُنکے حدیث میں کچھہ اُنکے حسن کا مذکور ھی لیکن اُنھوں نے یہہ نہیں کہا کہ محمد صاحب بنی آدم سے حسن میں کہیں زیادہ تھے اگر بنی آدم سے حسن میں زیادہ ھوتے تو اکثر صحابہ اِس عجیب بات کا ذکر ضرور کرتے یہہ لوگ اصحاب صفہ † میں سے تھے یہہ تعریف نکریں تو اور کون کرے * واضح ھو کہ یہہ صفت حضرت عیسیٰ کی ھی داؤد کہتا ھی کہ تو حسن میں بنی آدم سے کہیں زیادہ ھی یعنے اگرچہ تو اپنے تئیں بنی آدم کہیگا لیکن تو حسن میں بنی آدم سے کہیں زیادہ ھی بنی آدم کا یہہ منصب نہیں جو تیرا منصب ھی تو اُلوھیت کے درجہ میں ھی جو کہ بنی آدم سے زیادہ مرتبہ ھی یوحنا رسول پہلے باب کی آیت ٥ میں کہتا ھی نور تاریکی میں چمکتا ھی اور تاریکی نے اُسے دریافت نہ کیا پھر ٣ باب آیت ١٩ میں کہتا ھی نور جہان میں آیا اور انسان نے تاریکی کو نور سے زیادہ پیار کیا * پھر ٨ باب آیت ١١ میں ھی تب یسوع نے اُنھیں کہا جہان کا نور میں ھوں *

تیرے ھونٹھوں میں فضل بتایا گیا ھی * مولوی رحمت‌الله کہتے ھیں کہ یہہ محمد صاحب کی فصاحت کا ذکر ھی * میں کہتا ھوں کہ محمد صاحب میں صرف لفظی فصاحت تھی اُس پر بھی عرب ھمیشہ اعتراض کرتے رھے مضامین عالیہ محمد صاحب سے کبھی سرزد نہیں ھوئے جو کہ اصلی فصاحت اور بلاغت ھی اُنکی تعلیم جب کہ عرب نے سنی تو اُنکو شاعر یا مجنون یا ساحر بمعنی فریبندہ کہا مگر حضرت عیسیٰ کی ایسی فصاحت تھی کہ حکماء یونان بھی

† اصحاب صفہ وہ ھوتے ھیں جو بامید طعام دروازہ پر بیٹھے رھتے ھیں *

محمد صاحب نے کوئي هیبتناک کام نهیں دکهایا معجزہ تک کوئي
اُن سے صادر نهیں هوا یهه هیبتناک کام سواے حضرت عیسیٰ کے
کس نے دکهلائے اور وہ جو مولوي صاحب نے لکها هی کہ جنگ حنین
میں ایک مشت خاک محمد صاحب نے پهینکي تهي سب مخالفونکي
آنکهوں میں جا پڑي یهه هیبتناک کام هوا — واضح هو کہ یهه معجزہ
هي غلط هی چنانچہ اِسکا بیان اُوپر هوچکا هی کہ کهیں سے اِس
معجزے کا وقوع ثابت نهیں البتہ اُنکي ایک غیر معتبر حدیث میں
تو آیا هی لطف یهہ هی کہ بار بار عیسائیوں نے مولوي صاحب سے
کہا کہ احادیث کي سند همکو نہ دو کیونکہ وہ بالکل مبحث سے
خارج اور غیر معتبر هیں تاهم مولوي صاحب بے دهڑک حدیث
پیش کردیتے هیں پس واضح هو کہ یهہ جنگ حنین میں خاک
ڈالنے کا قصہ قرآن سے مفهوم نهیں هوتا اِس لئے نامعتبر هی —
ای خدا تیرا تخت ابدالاباد هی تیري سلطنت کا عصا راستي کا
عصا هی تونے صدق سے دوستي اور شر سے دشمني کي هی اِسي لئے
خدا نے جو تیرا خدا هی خوشي کے روغن سے تیرے مصاحبوں سے
زیادہ تجهے معطر کیا یعنے مسیح کیا — اِن آیتوں میں اُس آنیوالے
کو داؤد نے خدا کہا هی پس کیا محمد صاحب خدا تهے نعوذباللہ
یهہ تو صاف مسیح کے حق میں هی اور یهہ بهي لکها هی کہ تیري
سلطنت کا عصا راستي کا عصا هی محمد صاحب کي سلطنت کا
عصا لوهے کي مجازي تلوار تهي لیکن مسیح نے راستي کے ساتهہ اپني
روحاني سلطنت قایم کي هی — بادشاهونکي بیٹیاں تیري عزت والیوں

میں هیں اُوپر کي آٹھویں آیت میں اُس شادي کا اِشارہ هی جوکہ
مسیح اور اُسکي کلیسیا کے درمیان هونےوالي هی جسکا ذکر کتب
مقدسہ کے کئي مقاموں سے صاف ظاهر هی اِسي طرح اِس نویں
آیت میں بهي شادي کا مذکور هی جو کہ کلیسیا کے ساتهہ مسیح
کي شادي هوگي اور یہہ پیش‌خبري اُسوقت پوري هوگي کہ جب
پهر مسیح تشریف لاوینگے *

یہاں پر یہہ مراد هی کہ بادشاهونکي بیٹیاں یعنے نہایت نیکبخت
وپارسا عورتیں تیرے پیش‌بہاؤں میں هیں یعنے تیرے برگزیدوں میں
جن سے تو راضي هی نہ یہہ کہ تیري مجازي جورویں هیں واضح
هو کہ مسیح کلیسیا کا دولہ کہلاتا هی اور کلیسیا کو زن و دولہن سے
کتب مقدسہ میں تشبیہہ دیگئي هی اور یہہ نہایت دقیق بات هی
جو لوگ کتب مقدسہ کے مطالب سے خوب واقف هیں اِس لطف
کو وهي سمجهینگے—علاوہ ازیں بادشاهوں کي بیٹیاں بمعني بادشاہ
لوگ بهي آیا هی چنانچہ میکا کا ۴ باب آیت ۸ میں هی صیهون
کي بیٹي کي حصین گڑهہ یعنے صیهون کے باشندوں کي حصین گڑهہ—
پهر اِسي باب اِسي آیت میں هی یروشلم کي بیٹي تک—یعنے
یروشلیم کے باشندہ تک اِسیطرح بادشاهونکي بیٹیاں بمعنے بادشاہ
لوگ آیا هی یہہ تو کتب مقدسہ کا عام محاورہ هی بهت جگہہ یہہ
الفاظ آئے هیں اور وهاں پر دختران کے معنے نہیں هوسکتے فتامل—
اور یہہ جو مولوي رحمت‌الله کہتے هیں کہ شہربانوں اِیران کے
بادشاہ کي بیٹي امام حسین کے ساتهہ عقد کي گئي تهي اِس لئے
یہہ خبر محمد صاحب کے حق میں هی محض واهیات بات هی

اور جو یهي بات هو تو بهت لوگوں نے بادشاهوں کي لڑکیوں سے شادیاں کي هیں چاهئے که وه نبي هوں یا اُنکے باپ دادے نبي قرار دئے جاویں *

ملکه اوفیر کے سونے سے آراسته هوکر تیرے دهنے هاتهه کهڑي هی اوفیر کسي جگهه کا نام هی جهاں سے سلیمان کي سلطنت میں سونا آتا تها مراد یهه هی که غیر قومیں بهي اپنے اعمال یا اپنے ایمان کے سونے سے آراسته هوکر تیرے حضور میں کهڑي هونگي خواه صالحین هوں یا صالحات—او بیٹي سن لے اور سوچ اور اپنے کان ایدهر دهر اور اپنے لوگوں اور اپنے باپ کے گهر کو بهول جا که بادشاه تیرے جمال کا نپت مشتاق هی که وه تیرا خاوند هی تو اُسے سجده کر—

یهاں پر بهي صاف ظاهر هی که مراد بیٹي سے کلیسیا اور خاوند و شوهر سے مراد حضرت مسیح هیں اور یهه جو کها که اپنے گهر کو بهول جا یعنے اپني حالت سابقه کو جبکه مسیح کي کلیسیا میں داخل نهوئے تهے بهول جاؤ اِس شادي کا ذکر اور مسیح کا دولها هونا اور کلیسیا کو زن و دولهن سے تشبیهه دیا جانا علاوه عهد عتیق کے مکاشفات میں خوب تشریح کیا گیا هی اور سلیمان کي غزل الغزلیات میں بهي بهت ذکر هی چنانچه مکاشفات کے ۱۹ باب آیت ۸ و ۹ میں هی آؤ هم خوشي و خورمي کریں اور اُسکو عزت دیویں اِسلئے که برّه کا بیاه آپهنچا اور اُسکي دلهن نے آپکو سنوارا هی اور اُسے یهه دیا گیا که صاف و شفاف مهین سوت کا کپڑا پهنے که مهین سوت کا کپڑا مقدسوں کي راستبازي هی *

اور سور کي بيتي هديه لاويگي قوم کے دولتمند تيري خوشامد
کرينگے شهزادي گهر کے اندر کل جلالي هی اُسکا لباس سراسر تاش
کا هی وه رنگين فرشوں پر بادشاه پاس لائي جاتي هی کنواري
عورتيں جو اُسکي سهيلياں هيں تيرے پاس پهنچائي جاتي هيں
خوشي و شادماني سے وے پهنچائي جاتي هيں وے بادشاه کے
محل ميں داخل هوتي هيں—سور کي بيتي—يعنے سور کے باشندے
سور نام هی کسي شهر کا سليمان کے وقت ميں سور کے باشندونکے
ساتهه بني اِسرائيل تجارت کرتے تهے مگر يهاں پر مراد سور سے
عام ممالک غير قوموں کے هيں يعنے غير قوموں کے باشندے تجهپر
اِيمان لاوينگے—قوم کے دولتمند تيري خوشامد کرينگے—ديکهو کسقدر
جهان کے دولتمند مسيح کے آگے سجده کرتے هيں اور قيامت کو
سب جهکينگے خود داؤد نے ۲۲ زبور کي آيت ۲۹ ميں کهديا که
جوخاک ميں ملتے هيں اُسکے حضور جهکينگے—شهزادي گهر کے اندر
کل جلالي هی—يهه بهي مسيح کي صفت هی که اُسکي کليسيا جو
شهزادي هی بالکل جلالي هی نه جسماني جيسے مولوي صاحب
سمجهے هيں—اُسکا لباس سراسر تاش کا هی—تاش بادله محمدي
مذهب ميں پهناهي حرام هی يهه تاش کا لباس مسيح کے مقدسوں
کي راستبازي هی جيسے که اُوپر گذرا—کنواري عورتيں الخ—يهه
حالت بهي مسيح کي کليسيا کي هی مسيح کے مذهب ميں بهت سي
کنواري عورتيں هيں جو اُسکي کليسيا کي سهيلياں هونگي * محمدي

مذهب میں کنواري رهنا هي جايز نهیں هی—اِسکے سوا کنواري عورتوں سے مراد پرهیزگار لوگ هیں نه خاص عورتیں *

وه اپنے بیٹوں کو ساري زمین کا سردار بناویگا—مولوي رحمت‌الله کهتے هیں که اِمام حسن جو محمد صاحب کے منهه بولے بیٹے تھے وه سردار هوئے تھے * یهه بهي غلط هی کیونکه اُنکو تو یزید نے بالکل سلطنت هي نکرنے دي تهي بلکه اُنکے والد هي کے وقت میں زوال آگیا تها * علاوه ازیں لفظ بیٹوں جمع کے ساتهه هی اِس لئے یهه اِشاره هی حواریین کي طرف که مسیح نے اُنکو سردار مقرر فرمایا هی اور باره کو باره سردار قرار دیا هی اور اُنکي روحاني سلطنت جو جسماني سے بدرجها اعلی و افضل هی یهاں تک پهنچي که حاجت بیان کي نهیں * مولویصاحب نے یهه بهي نه سوچا که داؤد کهتا هی—ساري زمین کا سردار—پس کون شخص محمدیوں میں سے ساري زمین کا سردار هوا بخلاف مسیح کے که اُسنے فرمایا که ایک گدریا اور ایک گله هوگا اور حواریوں کے حق میں فرمایا که تم زمین کي حدوں تک میرے گواه هوگے اور متي کے ۱۹ باب آیت ۲۸ میں هی جب اِبن‌آدم اپنے جلال کے تخت پر بیٹهیگا تم بهي باره تختوں پر بیٹهوگے اور اِسرائیل کے باره گهرانے کي عدالت کروگے *

میں ساري پشتوں کو تیرا نام یاد دلاؤنگا پس لوگ ابدالاباد تیري ستایش کرینگے—محمد صاحب کا نام ساري پشتوں کو یاد دلایا نهیں گیا اُنکے آبا و اجداد میں سے صرف اسماعیل و قیدار کا نام کتاب میں هی—یهه صفت بهي مسیح میں پائي جاتي هی که آدم سے لیکر سب انبیاء صراحتاً یا اِشارتاً اُسکا نام پکارتے آئے اور

اب باقي ماندہ جہان کے لوگ بھي اُسکا نام لیتے ھیں اُس دن سے آج تک یہہ نام ترقي پر ھی اور قریب آگیا ھی کہ ساري زمین پر مسیح کي منادي ھوجاوے* پس یہہ تمام زبور مسیح و اُسکي کلیسیا کے بیان میں ھی کسي طرح ثابت نہیں ھوسکتا کہ محمد صاحب کے شان میں ھو یہہ دعویٰ مولوي رحمت‌الله صاحب کا غلط ھی *

## پانچویں خبر

۷۲ زبور تمام—چونکہ اِس جگہہ مولوي صاحب نے بالکل آنکھونپر ٹھیکري رکھہ لي ھی کوئي لفظ اِس خبر میں ایسا نہیں جو محمد صاحب پر صادق آوے اِس لئے۔ ساري زبور کو لکھکر لفظ بلفظ بیان کرنا موجب تطویل ھی ناظرین خود زبور کو دیکھہ لیں کہ صاف سلیمان اور مسیح کے حق میں ھی تعجب یہہ ھی کہ دو صفتیں جو اِس میں مذکور ھیں اُنکي تشریح مولوي صاحب نے ازالۃالاوھام میں نہیں کي بلکہ دبا گئے وہ یہہ ھیں—بادشاہ کي بیٹي کو اپني صداقت دي—یہاں پر بیٹي سے مراد اگر سلیمان کي لیں تو وہ داؤد بادشاہ کا بیٹا ھی اور اگر مسیح سے مراد لیں تو وہ جسماني نسب کے طور پر داؤد کا بیٹا ھی اور روح کے طور پر بادشاہ حقیقي یعنی خدا کا بیٹا ھی محمد صاحب کسي بادشاہ کے بیٹے نہ تھے دوسرے یہہ کہ ١٥ آیت میں ھی—وہ جیویگا—محمد صاحب تو مرگئے مگر مسیح آجتک زندہ ھی اور ھمیشہ ابدالاباد جیویگا *

# چھتھي خبر

۱۱۲ زبور تمام—اِسکو بھي محمد صاحب کي شان میں مولوي صاحب نے جمایا ھی لیکن یھہ زبور دیندار لوگوں کے حق میں ھی نه مسیح کے اور نه محمد صاحب کے ناظرین خود دیکھکر اِنصاف کریں که کون سا لفظ محمد صاحب کے حق میں ھی *

# ساتویں خبر

۱۴۹ زبور آیت ۱ سے ۹ تک اِس زبور کو مولوي صاحب محمد صاحب کے حق میں بتلاتے ھیں صرف دودھاري تلوار نے اُنکو شک میں ڈالا ھی سو اُسکي حقیقت ۴ خبر میں راقم نے بیان کردي ھی که دودھاري تلوار سے کلام رباني اِن کتابوں میں مراد ھوا کرتي ھی کیونکه بولنے والے اور سنے والے ھر دو کے نفس امارہ کو قتل کرتي ھی جیسے که اِنجیل سے صاف ظاھر ھوچکا ھی *

# آتھویں خبر

زبور اول آیت ۶ وغیرہ مقامات اِسکے مرادف ذکر کرکے کھتے ھیں که دین محمدي اگر حق نھیں تو کیوں ابتک نیست نابود نھڑا اور وہ آیت یھہ ھی—شریرونکي راہ نیست و نابود ھوگي—مولویصاحب نے تواریخیں نھیں دیکھیں یھہ نھیں جانتے که جس دن سے عمر کي وفات ھوئي اُسي دن سے دین محمدي گھتنا شروع ھوگیا ھی اور ایسے آثار ابتک نمایاں ھیں که کچھه عرصه میں صفحۂ جھان سے

بالکل نیست ونابود هونیوالا هی اگر مولویصاحب کي یهه مراد هی
که بارہ سو برس سے بعض مقام میں کسواسطے جاري هی تو جواب
یهه هی که اگر یهي دلیل حقیقت کي هی تو هنود بدرجه اولی
مذهب حق پر هونگے اور مسیحي دین جو اتھارہ سو برس سے ترقي
پر هی اور هرایک مذهب کو دباتا چلاجاتا هی اُسکو برحق کیوں
نهیں سمجھتے یهه حجت مولوي صاحب کي اپنے مذهب کے حق
میں ذکر کرنا محض ناحق هی اِسکا ثبوت دین عیسائي میں پایا
جاتا هی *

## نوین خبر

زبور ۱۵ تمام — مولوي صاحب فرماتے هیں که کوہ صیهون پر روم
کي عملداري مدت سے هی اور اِس زبور میں لکھا هی که جو شخص
سود و رشوت وغیرہ نه لیگا وہ وهاں پر بسیگا اِسلئے یهه همارے نبي
کي خبر هی — عیسائي کهتے هیں که اول تو مولویصاحب کوہ صیهون
کے معنے نه سمجھے کوہ صیهون سے مراد هی خدا کے جلال و تقدس
کا مکان یعنے وہ عالي درجه جو خدا کے مقدسوں کو عنایت هوتا هی
نه وہ پهاڑ جو یروشلم میں هی ورنه چاهئے که وہ راستباز جسکا آیت
میں ذکر هی اُس پهاڑ پر ابدالاباد بیٹھا رهے ایسے کوہ مقدس کا ذکر
۳ زبور کي آیت ۴ میں بهي هوا هی که اُسنے میري دعا کوہ مقدس
پر سے سن لي یهاں سے صاف ظاهر هی که مراد کوہ مقدس سے
جلال و جمال کا مقام هی نه یروشلم کا پهاڑ — اصل یهه هی که داؤد
راستباز لوگوں کا ذکر کرتا هی که خدا کے برگزیدے وہ لوگ هیں

جن میں صفات مندرجۂ زبور ہذا ثابت ہوں کسي نبي یا کسي اُمت کي خبر نہیں دیتا—اور مولویصاحب کو یہہ خبر نہیں کہ خود داؤد نے اِس پہاڑ پر بسنے والے کا پتہ و نشان کئي مقام پر ظاہر کردیا ہی کہ وہ خدا کا بیٹا اور قادرمطلق ہوگا چنانچہ زبور ۲ میں ہی *

قومیں کس لئے جوش میں ہیں اور لوگ باطل خیال کرتے ہیں زمین کے بادشاہ سامنا کرتے ہیں اور سردار آپس میں خداوند اور اُسکے مسیح کے برخلاف منصوبہ باندھتے ہیں کہ آؤ ہم اُنکے بند کھول ڈالیں اور اُنکي رسي اپنے سے توڑ پھینکیں وہ جو آسمان پر تخت نشین ہی ہنستا ہی اور خداوند اُنہیں ٹھٹھوں میں اُڑاتا ہی اور وہ غصہ سے اُنہیں کہائیگا اور نہایت بیزار ہوکے اُنہیں پریشاني میں ڈالیگا یقیناً میں نے اپنے بادشاہ کو کوہ مقدس صیہون پر بٹھلایا ہی میں حکم کو ظاہر کرونگا کہ خداوند نے میرے حق میں فرمایا تو میرا بیٹا آج کے دن میں نے تجھے جنا مجھسے مانگ کہ میں تجھے اُمتونکا وارث کردونگا اور زمین سراسر تیرے قبضہ میں کردونگا تو لوہے کے عصا سے اُنہیں توڑیگا کمہار کے برتن کي مانند چکناچور کریگا پس ای بادشاہو ہوشیار ہو اور ای زمین کے منصفو تربیت پاؤ ڈرتے ہوئے خدا کي بندگي کرو اور کانپتے ہوئے خوشي کرو بیٹے کو چومو تا نہووے کہ وہ بیزار ہو اور تم بیراہ ہوکے ہلاک ہو جب اُسکا قہر ذرہ بھي بھڑکے سعادت مند وہ سب جنکا توکل اُسپر ہی—پھر ۲۴ زبور پڑھکر دیکھو کہ کوہ مقدس کسکے لئے ہی ہاں مولوي صاحب کو لفظ سون نے اِس خبر کے لینے کو

برانگیختہ کیا ھی کیونکہ قرآن میں سود کھانے کي ممانعت آئي ھی *
مگر واضح ھو کہ مولویصاحب نے یہاں پر بڑا مغالطہ دیا وہ یہہ ھی
کہ لفظ سود تو زبور سے لیا اور اُسکے معنے اِصطلاحي وہ سمجھے جو
۲۱۲۰ برس بعد اھل اِسلام کي تجویز سے مقرر ھوئے ھیں اِنصاف
یہہ چاھتا ھی کہ جس کتاب سے وہ لفظ اخذ ھوا ھی اُسي کتاب
سے اُسکے اِصطلاحي معنے دریافت کرنے چاھئیں * پس مخفي نرھے کہ
یہود کي اِصطلاح میں زیادتي بیجا کو سود کہتے ھیں اور وہ
شریعت موسوي میں اپنے بھائیوں اور غرباء کے سواء اجانب و دیگر
اقوام سے لینا جایز ھی چنانچہ اِستثنا کا ۲۳ باب آیت ۱۹ سے ۲۰
تک لکھا ھی تو اپنے بھائي کو سودي روپیہ یا سودي طعام یا اور
کوئي چیز سودي عاریت مت دیجیو تو مسافر کو سودي قرض دے
سکتا ھی پر اپنے بھائي کو سودي قرض مت دیجیو یہہ فخر مولوي
صاحب کا کہ ھم سود نہیں لیتے بیجا ھی کیونکہ جسکا نام اُنھوں
نے سود رکھا ھی وہ ایک قسم کي تجارت ھی اُسکا لینا جایز ھی
شریعت موسوي میں منع نہیں اور اگر یہي بات ھی تو عیسائي
بدرجہ اولی فخر کرسکتے ھیں کیونکہ اِنجیل میں لکھا ھی تم قرض
دو پر واپس لینے کي اُمید نہ رکھو دیکھو یہاں تک بھلائي کیجاتي
ھی کہ سود تو الگ رھا اصل زر بھي معاف کیا جاتا ھی ــ یہہ
صفت بھي اھل اِسلام سے زیادہ عیسائیوں میں پائي جاتي ھی اور
دیگر صفات جو اِس زبور میں مذکور ھیں اگر اُن میں گفتگو کیجاوے
تو مولوي صاحب کو بہت مشکل ھوگي اِس لئے کہ اُنکا ثبوت محمد
صاحب میں ھرگز نہیں ھوسکتا *

## دسویں خبر

۱۳۷ زبور ــ ۸ سے ۹ تک ای بابل کي بیٹي جو خود برباد ہوا چاہتي ہی مبارک وہ جو تجھسے اُس سلوک کا جو تونے ہم سے کیا انتقام لیوے مبارک وہ جو تیرے لڑکوں کو پکڑ کر پتھروں پر پٹک دیوے ــ پھر یشعیاہ کا ۱۳ باب آیت ۱۱ بابل جو مملکتوں کي حشمت اور کسدیوں کي بزرگي کي رونق ہی سدوم و عمورا کيطرح ہوجاویگي جن کو خدا نے اُلٹ دیا ــ پھر مکاشفات یوحنا کا ۱۸ باب آیت ۲ ــ اُسنے بڑي آواز سے پکارکے یہہ کہا کہ بڑي بابل گرپڑي گرپڑي ــ اِن سب آیتوں کو اصل کتاب میں ناظرین کو ملاحظہ کرنا چاہئے ــ مولوي رحمت‌الله کہتے ہیں کہ اِن آیتوں کے بموجب مبارک اور برگزیدے بندوں کے ہاتھوں سے شہر بابل اِسطرح پر نیست و نابود ہونا چاہئے کہ وہاں ہر وحشي و سباع رہیں اور اُلو بولیں تو اِسطرح کي تباہي حضرت عمر کے ہاتھہ سے ہوئي ہی اور یہہ بھي ظاہر ہی کہ یوحنا رسول تک ایسي تباہي نہوئي تھي ورنہ یوحنا بابل کے گرنے کي پیش‌خبري کیونکر دیتا اِس‌لئے حضرت عمر مبارک اور نیک بندہ ہیں اور یہہ خبر محمد صاحب کي ہی *

## عیسائیوں کا جواب

بابل کي تباہي جسکے ہاتھہ سے ہوني تھي خدا نے اُسکا نام پہلے ہي سے بتلا دیا ہی کہ میں شہر کو فلاں شخص کے ہاتھہ سے تباہ کراؤنگا ـ چنانچہ یشعیاہ نبي کے ۱۳ باب آیت ۱۷ میں ہی دیکھو

میں مادیوں کو اُنپر چڑھاؤنگا وے روپے کو خیال میں نہ لاوینگے اور سونے سے خوش نہونگے اُنکی کمانیں جوان لوگوں کو پاش پاش کرڈالینگي اور وے رحم کے پھل پر رحمت نکرینگے اور اُنکي آنکھیں بچوں سے بے مروتي کرینگي۔۔یہہ تو صاف یشعیاہ نے کہدیا کہ مادي لوگ جو ایک قسم کے فارسي ھیں بابل کو خراب کرینگے* پھر یشعیاہ کے ۲۱ باب آیت ۲ سے ۱۰ تک میں لکھا ھی ای مادي محاصرہ کر دیکھہ یہہ سوار مرد فارس دو دو آتے ھیں۔۔پھر یرمیاہ کے ۵۱ باب آیت ۱۱ میں ھی تیروں کو صیقل کرو سپروں کو لگاؤ خداوند نے مادیوں کے دلوں کو بھڑکایا ھی کیونکہ بابل پر اُسکا اِرادہ ھی *

پھر دانیال کے ۵ باب آیت ۳۱ میں ھی اور دارا مادي باستہ برس کا ھوکر مملکت کو تصرف میں لایا۔۔جو شخص کہ کتب مقدسہ کے مطالب سے اور تواریخ سے واقف ھی وہ خوب جانتا ھی کہ بابل تو یوحنا کي پیدایش سے بہت دنوں پہلے تباہ ھوچکا اور جنپر غصہ تھا وہ بیخ و بن سے اُکھاڑے بھي گئے اور یہہ جو یوحنا رسول نے خبر دي ھی یہہ اُس بابل کي خبر نہیں بلکہ اِتلي کے روم شہر کا نام بابل رکھا گیا ھی دلیل اِسکي کئي ایک ھیں ازآنجملہ یہہ ھی کہ وہ بابل تو خراب ھوچکا ویران پڑا ھی اور چونکہ اُسکے بیچوں بیچ دریا جاري تھا اِسلئے غار و گڑھے بھي ھوگئے ھیں اور گیدڑ بھي بولنے لگے جانور رھنے لگے ضرور یوحنا کسي اور شہر کي خبر دیتا ھی۔۔دوسرے یہہ کہ مکاشفات کے ۱۳ باب سے ۱۸ باب تک پڑھنے

سے معلوم هوتا هی کہ وہ شهر سات پہاڑوں پر واقع هی اور وهاں پر جو عورت خدا کي گنهگار بیٹھي هی جسکے سبب سے وہ بابل تباہ هوا اُسکے ماتھے پر لکها هی راز بابلْ کے بزرگ کسبیوں اور زمین کے مکروهات کي ماــپھر لکها هی کہ وہ عورت یسوع مسیح کے شهداء کے خون سے متوالي هو رهي هی اگر وہ قدیمي بابل مراد لیں تو بتلاؤ کہ وہ عورت حضرت عیسیٰ کے شهیدوں کے خون سے کیونکر متوالي تھي یهہ سب تو اُسکي تباهي سے پیچھے پیدا هوئے هیں * الغرض یهہ چھہ باب مکاشفات کے غور سے دیکھنے کے بعد معلوم هوتا هی کہ یهہ وہ بابل نہیں هی اِسیواسطے عیسائي لوگ اِس پیش‌خبري کے پورا هونے کے واسطے روم کي طرف دیکھہ رهے هیں کہ کب تباہ هوتي هیــمولوي صاحب نے یشعیاہ نبي کے بیان میں یوحنا رسول کا بیان ملاکر کچھہ اور هي نتیجہ نکالکر دکھلایا اور بڑا مغالطہ دیا یهہ خبر اُنکے حق میں هرگز نہیں هوسکتي اور نہ وہ شهر حضرت عمر کے هاتھہ سے تباہ هوا *

## گیارهویں خبر

یشعیاہ نبي کا ۴۲ باب آیت 9 سے ۱۷ تک مولوي صاحب فرماتے هیں کہ یهہ همارے نبي کي خبر هی کیونکہ لفظ کیدار سے مطلب پر دلالت کرتا هیــعیسائي کہتے هیں کہ اول آٹھہ آیتیں جو صاف حضرت عیسیٰ کے حق میں هیں مولوي صاحب نے چھوڑدیں اور آیت 9 سے جو عام لفظ هیں بیان کرنا شروع کیاــواضح هو کہ اِس سارے باب میں اول مسیح کي خبر اور اُسکي حلیمي و

وفاداري کا ذکر هی بعد ازآں یشعیاہ نبي عام لوگوں کو نصیحت کرتا هی کہ هر کوئي خواہ سمندر میں هو یا جنگل میں یا پہاڑوں میں خواہ عرب وغیرہ جزایر میں جہاں کہیں جو آدمي هی خوشي کرے اور خدا کي ستایش کرے کیونکہ مسیح اور اُسکي اِنجیل کا فضل سب کے واسطے عام هوگا—پھر آخر باب میں کہتا هی کہ جو لوگ مسیح پر اِیمان نہ لاوینگے وہ ملامت کے لایق هیں اور لفظ کیدار جو مولوي صاحب اخذ کرتے هیں اُسکے معنے یہہ هیں کہ باوجود آنکہ کیدار جو غیر قوم اور نجات سے دور هی تاهم وہ بھي خوشي کرے کہ خدا تعالی مسیح کو سب کے واسطے یہاں تک کہ کیدار کے واسطے بھي مبعوث کریگا نہ یہہ کہ کیدار کے گھر میں نبي پیدا هوگا ورنہ هر سمندر اور هر جزیرہ اور هر جنگل و هر پہاڑ میں بھي ایک ایک نبي پیدا هونا چاهئے کیونکہ سب کو خوشخبري دیجاتي هی *

## بارهویں خبر

یشعیاہ نبي کا ۵۲ باب آیت ۱۳ سے ۱۴ تک دیکھو میرا بندہ دانائي سے کامیاب هوگا وہ بالا اور ستودہ هوگا اور نہایت بلند هوگا— مولوي صاحب کہتے هیں کہ مراد بندہ سے محمد صاحب هیں کہ وے دانائي سے کامیاب هوئے—عیسائي کہتے هیں کہ لفظ بندہ حضرت مسیح کے حق میں هی کیونکہ یسوع مسیح کے نام باعتبار جسمانیت و روحانیت کے کتب مقدسہ میں کئي ایک رکھے گئےهیں چنانچہ لفظ بندہ و اِبن آدم اور خادم اور نبي اور بیٹا خدا کا وغیرہ *

پس یہہ لفظ بندہ بھي اُسي کے واسطے آیا ھی دلیل ھماري یہہ ھی
کہ یشعیاہ نبي کے ۴۲ باب کي پہلي آیت میں ھی دیکھو میرا بندہ
جسے میں سنبھالونگا میرا برگزیدہ جس سے میرا جي راضي ھی میں
نے اپني روح اُسپر ڈالي — مولوي صاحب بھي جانتے ھیں کہ مسیح
پر خدا تعالی کي روح رکھي گئي ھی — پھر یشعیاہ کے ۴۳ باب کي
آیت ۱۰ میں ھی خداوند فرماتا ھی اور میرا بندہ بھي جسے میں نے
برگزیدہ کیا — پھر ۴۹ باب کي آیت ۳ میں ھی ای اِسرائیل تو میرا
بندہ ھی تجھہ میں اپنا جلال ظاھر کرونگا — پھر اِسي باب کي آیت
۶ میں ھی میرا بندہ ھو میں تجھے غیر قوموں کے لئے نور بخشونگا
کہ تجھسے میري نجات زمین کے سارے کناروں تک پہنچے — پھر
۵۳ باب کي آیت ۱۱ میں ھی وہ اپني جان کے دردوں کا حاصل
دیکھکر سیر ھوگا اپني معرفت سے میرا صادق بندہ بہتوں کو راستباز
ٹھہراویگا کیونکہ وہ اُنکي بدکاریاں اپنے اُوپر اُٹھالیگا — فلپیوں کا ۲
باب آیت ۷ میں ھی بلکہ آپکو نیچ کیا جبکہ خادم کي صورت
پکڑي آدمیوں کي شکل بنا — متي کے ۱۲ باب آیت ۱۸ میں ھی
دیکھو کہ میرا خادم جسے میں نے چنا میرا پیارا جس سے میرا دل
خوش ھی میں اپني روح اُس پر ڈالونگا اور وہ غیر قومونکو عدالت
کي خبر دیگا وہ جھگڑا نہیں کریگا نہ شور اور نہ بازاروں میں کوئي
اُسکي آواز سنیگا — محمد صاحب تلوار سے اور فساد سے کامیاب
ھوئے مگر مسیح دانائي سے کامیاب ھوا اور آج تک اُسکي شریعت
اِسي صفت کے باعث جہانگیر ھوگئي مولوي صاحب نے اِن سب
آیتوں کو یشعیاہ نبي کي کتاب میں دیکھکر چھوڑ دیا جہاں لفظ

عام پایا اور پیر جتنے نظر آئے وهي ایت نکالکر پیش کي تا کہ جہال
کو دهوکهے میں ڈالیں اور مسیح پر اِیمان لانے سے باز رکهیں *

## تیرهویں خبر

یشعیاہ نبي کا ۵۴ باب تمام—مولوي صاحب کہتے هیں کہ زن
عقیمہ سے مراد شہر مکہ هی اور مطلقہ سے مراد هاجرہ اور منکوحہ سے
مراد سارہ اِس صورت میں یہہ خبر محمد صاحب کي تهہرتي هی *

عیسائي کہتے هیں کہ یہہ دعوی مولوی صاحب کا کہ زن عقیمہ
سے مراد شہر مکہ هی محض بے دلیل بلکہ وهمي بات هی یہہ تو
صاف غیر قومونکي کلیسیا کي طرف اِشارہ هی اُنکو تسلي دیجاتي
هی اور اُنکي فراواني کا ذکر کیا جاتا هی اور یہہ جو فرماتے هیں
کہ مطلقہ سے مراد هاجرہ هی یہہ بهي غلط هی اِسلئے کہ مطلقہ
مشبہ بہ واقع هوا هی اُسي عقیمہ کا نہ یہہ کہ مطلقہ سے کوئي جدا
مضمون شروع هوا هی سارے باب میں زن عقیمہ هي سے خطاب هی
اور زن عقیمہ سے مراد غیر قوموں کي کلیسیا هی مولوي صاحب نے
اِس عبارت پر بهي خیال نہ فرمایا کہ اُس زن عقیمہ سے کہا جاتا هی
کہ تیرا خالق تیرا شوهر هی یعنے مسیح جو کلیسیا کا شوهر کتب
مقدسہ میں کہلاتا هی اُسي کي طرف صاف اِشارہ هی پر لکها هی
کہ ای زن عقیمہ یعنے ای کلیسیا تیرا نجات دینیوالا اِسرائیل کا قدوس
هی وہ ساري زمین کا خدا کہلاویگا *

# چودھویں خبر

یشعیاہ نبي کا ۶۰ باب تمام—مولوي صاحب کہتے ھیں کہ یہہ سارا باب محمد صاحب کے حق میں ھی اور مکہ کے حاجیوں کا بڑا طول طویل قصہ لکھا ھی مگر اِس باب میں غیر قوموں کے مرید ھونیکے سبب کلیسیا کا جلال و شوکت بیان ھوا ھی کوئي لفظ ھم ایسا نہیں پاتے کہ محمد صاحب کي خبر بتا سکیں ناظرین اِس باب کو خود پڑھکر اِنصاف کریں *

# پندرھویں خبر

یشعیاہ نبي کا ۶۵ باب آیت ۱ سے ۹ تک میں نے اُنکو جواب دیا جنھوں نے مجھسے نہ مانگا اُنھوں نے مجھے پایا جنھوں نے مجھے نہ ڈھونڈھا اِلی آخرہ—مولوي صاحب کہتے ھیں کہ یہاں پر عرب سے مراد ھی بھلا خیال تو کرو کس قرینہ سے کہتے ھیں کہ عرب مراد ھی صرف اِس لئے کہ وے بت پرست تھے بزور شمشیر مسلمان ھوئے—یہہ بات نہیں مطلب یہہ ھی کہ خدا نے جونجات کا طریقہ یہودیوں میں پیدا کیا ھی اُسپر جسقدر کہ غیر قوم اِیمان لائے اِسقدر بني اِسرائیل نہ لائے اِسي بات کو نبي بیان کرتا ھی اور یہہ مضمون کئي جگہہ پر بیان ھوچکا ھی چنانچہ رومیوں کا خط ۹ باب آیت ۲۴ سے ۳۰ تک پھر ۱۰ باب آیت ۲۰ میں اور افسیوں کے ۲ باب کي آیت ۱۲ سے ۱۳ تک *

# سولهویں خبر

دانیال کا ۲ باب آیت ۳۱ سے ۴۵ تک مولوي رحمت‌الله صاحب پانچویں سلطنت کو جس سے خدا کي سلطنت مراد هی بڑي خوشي سے اپني سلطنت قرار دیتے هیں—عیسائي کهتے هیں که یهه خیال غلط هی اِس لئے که اور اَور مقام جهاں پر یهه سب کچهه تشریحاً بیان هوا هی اُسپر مولوي صاحب نے توجهه نهیں فرمائي اُس سلطنت کے حلیۂ پر بهي نهیں خیال کیا که وه مسیح کي سلطنت هی ناظرین اگر اِن مقاموں کو دیکهنا چاهیں تو خود دیکهه لیں پته یهه هی دانیال کا ۷ باب آیت ۲۹ پهر میکا کا ۴ باب آیت ۷ و ۸—دیکهو صاف لکها هی که بادشاهت یروشلم کي بیٹي تک پهنچیگي یعنے یروشلم کے باشنده تک *

# سترهویں خبر

یشعیاه نبي کا ۴۰ باب آیت ۱ سے ۵ تک یهه تو هنسي کي بات هی ناظرین دیکهکر اِنصاف کریں که کسطرح محمد صاحب کے حق میں یهه آیات هوسکتي هیں صاف مسیح اور یحیی بن ذکریا کے حق میں هیں اور مسیح کے نجات کا اِشاره هی یهه محمد صاحب کي خبر نهیں هی بیفایده تقریر سے کیا حاصل دیکهو متي کا ۳ باب آیت ۳ مرقس کا پهلا باب آیت ۳ لوقا کا ۳ باب آیت ۴ یوحنا کا پهلا باب آیت ۳۲ * پس اِن سچے رسولوں کو کسطرح غلط تههراویں تاکه مولوي صاحب کي بیدلیل بات تسلیم کیجاوے *

# اتھارھویں خبر

متي کا ۱۳ باب مرقس کا ۴ باب لوقا کا ۸ باب—مولوي صاحب کہتے ھیں کہ بموجب اِن آیات کے چار طرح کا تخم دنیا میں پڑا اُسکے مصداق حکماء—یہود—نصاري—اور اھل اِسلام ھیں * بھلا یہہ کیسي واھیات بات ھی عام عبارت سے ایک خاص مضمون اپنے دل سے تراش کر اُس پر نجات کا بھروسا کیا جاتا ھی سبحان اللہ کیا مولوي صاحب یہہ نہیں جانتے کہ ھر واعظ کا وعظ سننے والے چار طرح کے ھوتے ھیں *

# اُنیسویں خبر

متي کا ۱۳ باب مرقس کا ۴ باب لوقا کا ۱۳ باب مولوي صاحب کہتے ھیں کہ دانۂ خردل محمد صاحب ھیں—یہہ بات مہمل ھی قابل توجہہ کے نہیں ھی اور نہ کسي نبي کي خبر ورنہ مولوي صاحب کوئي دلیل پیش کریں *

# بیسویں خبر

متي کا ۲۰ باب آیت ۱ سے ۱۶ تک یہہ بات بھي قابل توجہہ کے نہیں ھی *

# اکیسویں خبر

متي کا ۲۱ باب مرقس کا ۱۲ باب لوقا کا ۲۰ باب ناظرین خود

دیکھہ لیں کہ کیا لکھا ھی مولوي صاحب زبردستي خبر بناتے ھیں *

## بائیسویں خبر

یوحنا کا ۱۴ باب آیت ۱۵ سے ۲۹ تک مولوي صاحب فرماتے ھیں کہ تسلي دینیوالا محمد صاحب ھیں یہہ سب تقریریں مولوي صاحب کي غلط ھیں فانڈر صاحب نے میزان الحق میں اِسکا جواب شافي لکھدیا ھی اور اِنجیل خود گواھي دیتي ھی کہ وہ تسلي دینیوالا روح القدس ھی کیونکہ لکھا ھی کہ وہ ھمیشہ تمھارے ساتھہ رھیگا — اور سب کچھہ تمھیں بتلاویگا اور دنیا اُسے دیکھہ نہیں سکتي * بھلا یہہ صفتیں محمد صاحب میں کب محقق ھو سکتي ھیں — پھر اعمال کے پہلے باب کي آیت ۴ و ۵ میں اور لوقا کے آخر باب کي آیت ۴۹ میں لکھا ھی کہ وہ جسکا وعدہ میں نے تم سے کیا جبتک کہ وہ نہ آوے تم یروشلم سے باھر نہ جانا چنانچہ ایساھي ھوا کہ وہ آنیوالا دس روز بعد حواریوں پر نازل ھوا اور سب کچھہ اُنکو بتلایا اور ھمیشہ اُنکے ساتھہ رھا اور ابتک نیک بندوں کے ساتھہ ھی ھر کوئي اُسے دیکھہ نہ سکا کہ وہ روح القدس تھا *

## تیئیسویں خبر

مکاشفات کا ۲ باب آیت ۲۶ سے ۲۹ تک — مگر اِن آیات میں لفظ جو واسطے تعمیم کے ھی نہ تخصیص کے یعني جو نفس پر غالب آتا ھی اُسکے لئے یہہ کچھہ اجر ھی * ایک اور خبر ھی جسکو

مولوي صاحب نے محمد صاحب کے حق میں نص قطعي بتلایا هی
وہ یہہ هی کہ سنہ ۱۸۱۱ کا کوئي نسخہ بیبل عربي زبان کا مولوي
صاحب نے دیکھا اُسکے اندر یشعیاہ نبي کا ۲۱ باب آیت ۱۳ سے
۱۷ تک میں ایک پیش خبري عرب کي نسبت یشعیاہ نبي نے لکھي
هی اور اُسکے اُوپر کي آیت جو بطریق عنوان یا سرنامہ کے هی وہ
یہہ هی النبوة في العرب و في بني قیدار یعنے پیش گوئي بابت
عرب اور بني قیدار کے — عیسائیوں کي بول چال میں لفظ نبوت
بمعني پیش خبري کے مستعمل هی پس یہہ عبارت کہ النبوة في العرب
و في بني قیدار سرنامہ هی اُس پیش خبري کا جو اُسکے ذیل میں
یشعیاہ بیان کرتا هی کہ قیدار کي سب حشمت گھٹ جاویگي اور
اُسکے بہادر لوگ بھاگ جاوینگے وغیرہ — مگر مولوي صاحب نے اُلٹے
معني سمجھہ لئے اور اِس عبارت کو نص خیال کرلیا حال آنکہ اِس
کتاب میں کئي جگہہ پیش خبریوں پر بطورر سرنامہ کے ایسي عبارت
لکھي هوئي هی اِس اِدعا کے بموجب چاهئے کہ هرجگہہ ایک نبي
پیدا هو چنانچہ اِسي کتاب کے ۱۹ باب آیت اول میں هی النبوة
في المصر یہہ سرنامہ هی اُس پیش خبري کا جو اُسکے ذیل میں
مذکور هی — پھر ۲۱ باب آیت اول میں النبوة في البر البحري — پھر
۱۱ و ۱۳ میں النبوة في الادومہ والنبوة في العرب — پھر ۲۲ باب آیت
اول میں النبوة في وادي الرویا — پھر ۲۳ باب آیت اول میں النبوة
في السرور وغیرہ * الغرض هر جگہہ پر اِسطرح کے سرنامے لکھے هوئے هیں
یہہ کسي نبي کي خبر نہیں هی * پس معلوم هوا کہ محمد صاحب

کے حق میں کسي نبي سابق نے کوئي خبر نہیں دي اِس لئے وہ شفیع نہیں ہوسکتے اور یہہ بھي معلوم ہوا کہ محمد صاحب کا یہہ دعوی کہ حضرت عیسی یا دیگر انبیا میري بشارت دیگئے ہیں محض غلط ہی کوئي۔ اُنکي بشارت نہیں دے گیا نہ صراحتاً نہ اِشارتاً کتاب مقدس میں کہیں نبوت کي نسبت اُنکا نام و نشان بھي نہیں ہی البتہ جہوتہے نبي کے نشان اور علامات جو کلام رباني میں مذکور ہیں اُسکے نسبت معلوم ہوتے ہیں چنانچہ تفسیر مکاشفات یوحنا میں بندہ نے اُسکي کچھہ تشریح کي ہی ناحق ہمارے مسلمان بھائي بے دلیل اور بے اصل بات پر بھروسہ کیئے بیتھے ہیں خداوند کریم اِن پر فضل کرے *

## فصل چوتھي

### محمد صاحب کي تعلیم کے بیان میں *

نبي کي تعلیم بھي عمدہ ہوني چاہئے کیونکہ یہي ثبوت نبوت کي ایک نشاني بہت بڑي ہی—اور عمدیت کا یہہ بیان ہی کہ سواء متشابہات کے جس میں عقل اِنساني دخل نہیں دے سکتي اُسکي تعلیم کے دیگر مضامین محکمات قدرت یا طبع کے برخلاف ہوں اور عقل عام اور عقل خاص اُسکو پسند کرے اور یہہ بھي چاہئے کہ اُسکي تعلیم سے خدا کا جلال اور بزرگي ظاہر ہو یہہ نہو کہ خدا کي بیعزتي ظاہر کرے اور یہہ بھي نہو کہ اُسکي تعلیم سے

فریب بازي اور رغبت دنیاوي جسکو عقل عام تسلیم نهیں کرتي پائي جاوے *

پس جبکه یهه بات معلوم هوگئي تو اب مین کهتا هوں که تعلیم محمدي که مراد مضامین محکمات سے هی ایسي نهیں که کوئي دانا بعد تامل اُسکو پسند کرے * اور یهه بهي واضح رهے که هماري مراد محمدي تعلیم سے قرآن کے وه مضامین هیں جو کتب مقدسه کے برخلاف اُس میں مذکور هوئے هیں کیونکه کتب مقدسه کے جو مضامین قرآن میں درج هیں وه بیشک عمده هیں مگر وه تعلیم محمدي میں دو وجهه سے شمار نهیں هوسکتے *

وجهه اول آنکه— یهه مضامین عالیه پهلے سے همکو انبیاے برحق دے چکے هیں— اب تم اُنکي کتاب و تعلیم کو منسوخ اور محرف بتلاکر متروک کرواتے هو اگرچه تمهارے اُوپر اِن مضامین کا توارد هوا هو توبهي هم خاص تمهاري تعلیم کي عمدیت دیکهینگے نه اُنکي تا که تمهاري فوقیت همارے ذهن نشین هو اور یهه نهوگا که جس کتاب کو ترک کرواتے هو اُسي کے عمده مضامین اِنتخاب کرکے اپني عمده تعلیم بناکر همارے سامنے اپنے دعوے کے ثبوت میں پیش کرو * یهي طور اِنجیل کے ساتهه نسبت توریت کي برتا جاویگا قطع نظر اِسکے که وے دونوں شی واحد هیں یعنے اصول و فروع کي نسبت رکهتے هیں اور ایک دوسرے کي تصدیق و تکمیل کرتے هیں نه تنسیخ و تحریف بلا وجهه *

وجهه دوم آنکه— تمهاري نسبت کتب مقدسه سے اِن مضامین کے اخذ کرنے کا بهت بڑا شک هی اور یهه شک آنحضرت کے عهد سے

آجتنک چلا آیا هی اور یہاں تک پردہ دري کرتا رها کہ تم اُسکا دفعیہ نکرسکے خود عرب کے لوگون نے آنحضرت کے عہد میں. جب دیکھا کہ توریت و اِنجیل سے مضامین نکالکر قرآن میں لکھے جاتے هیں تو غل و شور مچایا چنانچہ قرآن میں بھي اِسکا ذکر سورۂ نحل کے اندر آیا هی * وَلَقَدْ نَعْلَمُ اَنَّهُمْ يَقُوْلُوْنَ اِنَّمَا يُعَلِّمُهٗ بَشَرٌ ط لِسَانُ الَّذِيْ يُلْحِدُوْنَ اِلَيْهِ اَعْجَمِيٌّ وَهٰذَا لِسَانٌ عَرَبِيٌّ مُّبِيْنٌ * یعنے همکو معلوم هی کہ وہ کہتے هیں اِسکو تو سکھاتا هی آدمي جسپر تعریض کرتے هیں اُسکي زبان هی اُوپري اور یہہ زبان عربي هی صاف فقط یعنے خدا یہہ کہتا هی کہ هم جانتے هیں کفار یوں کہتے هیں کہ محمد کو کوئي آدمي تعلیم کیا کرتا هی بھلا یہہ کیونکر هو اُس شخص کي زبان تو عجمي هی اور اِس قرآن کي زبان عربي هی یہہ مطلب هوا — اب اِس آیت کو تفسیروں میں دیکھیں کہ مفسرین نے کیا لکھا هی تفسیر جلالین میں یوں لکھا هی کہ وہ شخص جسپر لوگوں نے گمان کیا تھا کہ محمد کو اِنجیل کي باتیں سکھلا دیتا هی وہ ایک لوهار نصراني تھا محمد اُسکے پاس جایا کرتے تھے چنانچہ یہہ عبارت اُس تفسیر کي هی وهو قينٌ نصراني کان النبي يدخل عليه یعنے وہ ایک لوهار عیسائي تھا پیغمبر صاحب اُسکے پاس جایا کرتے تھے — اور تفسیر مدارک میں یوں لکھا هی * و لقد نعلم انهم یقولون اِنما يُعَلِّمُهٗ بَشَرٌ ط ارادوابه غلاماً کان لحويطيب قد اسلم و حَسُنَ اسلامه اسمه عايش او يعيش و کان صاحب کتب او هو جبر غلام رومّي او عبدان

جبرٌ و یسار کانا یقرأن التوراة والانجیل فکان رسول الله یسمع مایقرأن او سلمان الفارسي لسان الذي یلحدون الیه اعجمي وهذا لسان عربي مبین ای لسان الرجل الذي یمیلون قولهم عن الاستقامة الیه لسان اعجمي غیر بین وهذالقرآن لسان عربي مبین ای ذو بیان و فصاحة رداً لقولهم وابطالا لطعنهم *

اور تفسیر حسیني میں یوں لکها هی قوله در خبر است که غلامے رومي بود مر عامر بن حضرمي را مي گویند که جبر گفتندے و گویند که دو غلام بودند جبر و یسار که شمشیرها را صیقل زدندے واهل کتاب بودند و پیوسته تورات و اِنجیل خواندندے و چوں حضرت رسالت پناه برایشاں بگذشتے اِستماع قرأت ایشاں فرمودے و گفته اند خویطب را غلامي عایش نام بود از اهل کتاب یا یعیش یا بلعام یا یحنس یا عداس واضح آنست که اورا ابو فکیهه گفتندے شبها پیش حضرت پیغمبر آمدے و قرآن تعلیم گرفتے قریش گفتندے محمد ازیں غلام کلامي مي آموزد و باما مي گوید آیت آمد ولقد نعلم و هرآئینه بامید اینم انهم یقولون آنرا که ایشاں مي گویند اِنما یعلمه بشر جز ایں نیست که اورا مي آموزاند آدمي یعنے جبر یا ابو فکیهه لسان الذي زبان آنکه یلحدون اِلیه تعلیم را باو نسبت مي گردانند یعنے گمان مي برند که معلم اوست اعجمي غیر مبین است یعنے فصاحت ندارد وهذا و ایں قرآن لسان عربي مبین زبان عربي روشن است که شما با وجود کمال فصاحت و نهایت قدرت برانشاي عربیات ازاتیاں بمثل آن عاجزید و ناتواں پس دعوی آنکه مي آموزاند عجمي شکسته

زبان مر آں حضرت را کلامي بدیں بلاغت و فصاحت ظاهر البطلان است *

پس اِن دو وجهه سے هم اِس تعلیم کو آنحضرت کي تعلیم نهیں کهه سکتے آنحضرت کي وهي تعلیم هی جوکه خلاف کتب مقدسه کے قرآن میں موجود هی اور اُسي پر همارا اِعتراض هی که وه قابل پسند عقل عام کے بهي نهیں هی اب اُس میں سے بخوف تطویل کچهه بیان کرتے هیں *

پهلا اِعتراض بابت ازواج رسول کے هی که درمیان سوره نساء کے یهه حکم دیا که چار جوروؤں سے زیاده نکریں اور لونڈیاں بے نکاح جتني چاهیں رکهیں چنانچه یهه حکم اِس آیت میں هی * فَانْكِحُوا مَا طَابَ لَكُمْ مِنَ النِّسَاءِ مَثْنَىٰ وَثُلٰثَ وَرُبٰعَ فَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا تَعْدِلُوْا فَوَاحِدَةً اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ ط ذٰلِكَ اَدْنىٰ اَلَّا تَعُوْلُوْا ترجمه پس نکاح کرو جو تمکو خوش آویں عورتیں دو دو تین تین چار چار پهر اگر تمکو خوف هو که اُنکو برابر نه رکهه سکوگے تو ایک هي کرو یا جو تمهارے هاتهه کا مال هو (یعنے کنیزکیں) یهه اِختیار دینا موجب جور اور اِنحراف کرنے تمهارے کا نهوگا * پس اِسپر یهه اِعتراض هی که تعدد نکاح عقلاً اور نقلاً ناجایز هی *

دوم یهه اِعتراض هی که رسول نے خود عمل اِس حکم پر نکیا بلکه بهت سي عورتیں نکاح میں لائے اگرچه تعداد ازواج رسول میں مورخین نے بهت اِختلاف کیا هی کسي نے بیس کسي نے پندره کسي نے اٹهاره لکهے هیں چنانچه ابوالفدا نے ۱۸ عورتیں لکهي هیں

پر هم اِس جگهه فقيهه ابوالليث کي روايت کو صحيح اور درست حسب عقيده اهل اِسلام کے مانکر اُسکي عبارت کو بعينه نقل کرتے هيں قوله جميع ما تزوج النبي ص من النساء اربع عشر نسوةً فاول امرأة تزوجها خديجة بنت خويلد و هي سيده النساء و کانت اسبق النساء اِسلاماً ثم سوده بنت زمعه ثم عايشه بنت ابي بکر رضي الله عنه و تزوج هولاء الثلثة بمکه و تزوج بمدينة حفصه بنت عمر رضي الله عنه و اُم سلمه بنت ابي اُميه و اُم حبيبه بنت ابي سفيان و کانت هولاء الست من قريش و جويريه بنت بني المصطلق و صفية بنت حي اِبن المطلب و زينب بنت جحش و کانت زوجة زيد بن حارث يقال لها ام المساکين لسخاوتها و کثرة صدقاتها و هي اول نساء التي ماتت بعد النبي ص و ميمونة بنت الحارث و هي خالة ابن العباس و زينب بنت خزيمه و امراة من بني هلال و هي التي و هيبت نفسها لنبي ص و امراة من کنده و هي التي استعاذت بالله تعالى منه فطلقها و امراة من بني کلب و کانت نساؤه کلها ثيبات الا عايشه فانها کانت بکرا تزوجها النبي ص و هى بنت ست سنين و بني ايها وهي بنت تسع سنين کانت عندة تسعاً بستان ابي الليث رض *

## ترجمه

سب بيوياں رسول کي چوده تهيں سب سے اول نکاح خديجه بنت خويلد سے هوا * يهه سردار عورتوں کي هى اور سب سے اول يهي عورت مسلمان هوئي تهي بعد ازان سوده سے نکاح کيا وه بيتي

زمعہ کي تھي * (يہہ عورت جب بوڑھي ھوگئي تو اُسکو طلاق دينے کا اِرادہ کيا تب اُسنے عرض کي کہ اپني صحبت کا حق عايشہ کو ديتي ھوں مجھے طلاق نہ ديجئے براے نام مجھکو رھنے دو تب وہ طلاق سے بچي) تيسري بيوي عايشہ بنت ابوبکر تھي (جس سے چھہ برس کي عمر ميں نکاح ھوا اور نو برس کي عمر ميں صحبت دنيا کي گئي) اِن تين عورتوں سے مکہ ميں نکاح ھوا * پھر حفصہ بنت عمر سے نکاح ھوا (اُسکو بھي طلاق ديديا تھا مگر خليفہ عمر کي خاطر سے پھر مراجعت کرکے گھر ميں رھنے ديا) پانچويں شادي ام سلمہ بنت ابي اميہ سے کي — چھتھي ام حبيبہ بنت ابو سفيان سے * يہہ چھوں عورتيں قريش سے تھيں پھر جويريہ بنت بني حارث بني مصطلق سے نکاح کيا (يہہ عورت بڑي خوبصورت تھي جہاد ميں پکڑي آئي تھي اور ثابت ابن قيس کے حصے ميں آئي تھي اُسکو روپيہ ديکر رسول نے لے ليا اور نکاح کرکے اپنے گھر ميں داخل کيا) * آٹھواں نکاح صفيہ سے ھوا يہہ بيٹي حيّ ابن اخطب کي تھي نويں شادي زينب بنت حجش سے جو سابق ميں جورو زيد ابن حارث (پيغمبر کے لئے پالک بيٹي کي تھي جسکا ذکر آگے آويگا) اِس عورت کو ام المساکين اِس واسطے کہتے تھے کہ وہ سخاوت اور خيرات بہت کيا کرتي تھي يہہ عورت سب ازواج سے اول بعد وفات رسول کے فوت ھوئي تھي دسويں بيوي ميمونہ تھي جو کہ بيٹي حارث کي اور خالہ ابن عباس کي تھي — گيارھويں بيوي زينب بنت خزيمہ — بارھويں ايک عورت بني ھلال سے تھي جسنے اپنا نفس پيغمبر کو بخش ديا تھا بدون

نکاح اور مہر کے اُسکو گھر میں ڈال لیا تھا—تیرھویں ایک عورت قبیلہ کندہ کي تھي اُس نے بر وقت صحبت کے اعوذ باللہ منک کہا تھا آپ نے خفا ھوکر اُسکو طلاق دیدیا تھا—چودھویں ایک عورت بني کلب کے قبیلہ سے تھي * یہہ سب عورتیں سواء عایشہ کے شیبہ تھیں یعني کنواري نہ تھیں بعض تو اِن میں سے رانڈ تھیں اور بعض اپنے خاوندوں سے طلاق لیکر آنحضرت کے گھر میں داخل ھوگئي تھیں یہہ روایت کتاب بستان ابي اللیث میں مذکور ھی * پس اب غور کرنے کي جگہہ ھی کہ حکم خدا اِباحت نکاح اِزواج اربعہ تک کا لوگوں کو سنایا جاوے اور خود اُسپر عمل نکریں چنانچہ جب اِس بات کا چرچہ ھوا اور آنحضرت کا دل اِتني عورتوں سے بھي نہ بھرا اِس لئے ایک اور آیت آسمان سے نازل ھوئي وہ سورہ احزاب میں ھی * یَا اَیُّھَا النَّبِيُّ اِنَّآ اَحْلَلْنَا لَکَ اَزْوَاجَکَ اللّٰاتِيْ اٰتَیْتَ اُجُوْرَھُنَّ وَ مَا مَلَکَتْ یَمِیْنُکَ مِمَّا اَفَاءَاللّٰہُ عَلَیْکَ وَ بَنَاتِ عَمِّکَ وَ بَنَاتِ عَمّٰاتِکَ وَ بَنَاتِ خَالِکَ وَ بَنَاتِ خَالَاتِکَ اللّٰاتِيْ ھَاجَرْنَ مَعَکَ ز وَامْرَاَۃً مُؤْمِنَۃً اِنْ وَھَبَتْ نَفْسَھَا لِلنَّبِيِّ اِنْ اَرَادَ النَّبِيُّ اَنْ یَّسْتَنْکِحَھَا ق خَالِصَۃً لَکَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِیْنَ ط قَدْ عَلِمْنَا مَا فَرَضْنَا عَلَیْھِمْ فِيْٓ اَزْوَاجِھِمْ وَ مَا مَلَکَتْ اَیْمَانُھُمْ لِکَیْلَا یَکُوْنَ عَلَیْکَ حَرَجٌ ط وَ کَانَ اللّٰہُ غَفُوْرًارَّحِیْمًا * ترجمہ—اي نبي ھم نے حلال کردیں تجھکو تیري عورتیں جنکا مہر

تو دے چکا هی اور حلال کیں وے عورتیں جنکا تو مالک هی یعنے
لونڈیاں جو خدا نے تجھکو دي هیں لوٹ کے مال سے اور حلال
کیں هم نے تجھپر تیرے چچا کي بیٹیاں اور پھوپھیوں کي بیٹیاں اور
تیرے ماموں کي بیٹیاں اور خالاؤں کي بیٹیاں جنھوں نے تیرے
ساتھہ وطن چھوڑا اور حلال کي همنے هرایک عورت مسلمان جو اپنا
نفس نبي کو بخش دے اگر نبي بھي اُس سے نکاح کرنا چاهے یهه
حکم تیرے هي واسطے هی اور مسلمانوں کے واسطے نہیں هی همکو
معلوم هی جو تھهرا دیا همنے اُنپر اُنکي عورتوں میں اور اُنکے هاتھه
کے مال میں یهه حکم اِسواسطے دیا تا کہ تجھپر تنگي نه رهے اور
خدا بخشنے والا مهربان هی فقط * مولوي عبدالقادر نے اِس آیت کا
فایده یهه لکھا هی (ف) جو عورتیں تیري هیں جنکا مهر دیا خواه
قریش سے هوں اور مهاجر هوں یا نهوں یهه حلال هیں اور ماموں
چچا کي بیٹیاں یعنے قریش میں کي بشرط هجرت کے اگر هجرت
نه کي تو حلال نهیں اور جو عورت بخشے نبي کو اپني جان یعنے
بدون مهر کے آپکو نیاز کرے یهه خاص پیغمبر هي کو حکم هی فقط *
تفسیر احمدي میں لکھا هی کہ یهه آیت اِسواسطے نازل هوئي کہ
خدا نے ازواج کثیره سے نکاح کرنا رسول کو حلال کر دیا تھا اور چار
قسم کي عورتیں اُنکے واسطے حلال هوگئي تھیں قسم اول وے عورتیں
کہ جنسے نکاح هوچکا تھا اور اُنکے مهر اُنکو دیدئے تھے — دوسري
لونڈیاں اور باندیاں جو لوٹ میں آویں سب حلال هوگئیں — تیسرے
قسم کي عورتیں چچاؤں کي بیٹیاں اور پھوپھیوں کي بیٹیاں اور ماموں
اور خاله کي بیٹیاں — چوتھي قسم کي وے عورتیں جو رسول کو اپنا

نفس آپ بخشدیں بدون نکاح اور مہر کے * پس وہ عورت جسنے
نبي کو اپنا نفس بخشا تھا میمونہ بنت حارث یا خولہ بنت حکیم
یا اُمّشریک تھي پر اِس سے صحبت نہیں ہونے پائي اِسپر اکثر
اہل علم متفق ہیں اور زینب بنت خزیمہ نے درمیانْ رمضان سنہ ۳
ہجري کے اپنے آپ رسول کو اپنا نفس بخش دیا تھا بدون مہر اور
نکاح کے اور آٹھہ مہینے تک خدمت میں پیغمبر کے حاضر رهکر
درمیان سنہ ۴ ہجري ماہ ربیع‌الاخرْ کے فوت ہوگئي یہہ چار عورتیں
ہیں جنکا ذکر اکثر مفسرین نے کیا ہی اور حسیني نے پانچویں
ایک عورت اور بهي لکهي ہی یعنے اُمِّ سہیل جو قبیلہ بني اسد کي
تهي و قال ابن عباس هذه بیان حکم المستقبل و لم یکن حین‌النزول
عندالنبي احد منهن بالهبة ابن عباس کہتے ہیں کہ جسوقت یہہ
آیت ہبہ نفس کي نازل ہوئي اُسوقت تک کسي عورت نے ایسا
کام نہیں کیا تھا بعد نازل ہونے اِس حکم کے کئي عورتوں نے رسول
کو اپنا نفس بخشا—تفسیر بیضاوي میں لکھا ہی کہ اُمہاني بنت
ابي طالب جو پیغمبر کے چچا کي بیٹي تهي اُسکي خواهش پیغمبر نے
کي تهي مگر اُسنے اِنکار کیا جبکہ یہہ آیت نازل ہوئي تو اُمہاني
کہتي ہیں کہ میں بچ گئي کیونکہ چچا کي بیٹیوں کے ساتھہ شرط
ہجرت کي تهي اور میں نے ہجرت رسول کے ساتھہ نہیں کي تهي
پس اِسواسطے میں اُنپر حلال نہوئي * پس اب ذرا غور کرنیکي
بات ہی کہ خدا تعالیٰ ایسي تعلیمیں کیا کرتا ہی اور ہرایک
خواهش نفساني کے واسطے حکم اِباحت اور حلال کرنے کي اُتارتا

رهتا هی اور جس طرح رسول چاهتا هی یا اُسکا جس میں فائدہ
نفسانی هوتا هی وهی حکم نازل فرماتا هی اور محمد صاحب کو
بڑے بڑے مزے اور لذتیں عورتوں کے دینا چاهتا هی اور کیسی
گندی تعلیم عورتوں کو دیتا هی کہ محمد صاحب کے خوش کرنیکو
یہاں تک خدا موجود هی کہ جس عورت کا جی چاهے بلا نکاح اور
بلا مہر کے بهی اِس آیت کے بهروسہ پر حاضر هوکر اپنا نفس محمد
کو بخش دے چنانچہ پانچ عورتیں جنکا ذکر اُوپر هوا اِنکے سواء
خولہؓ بنت هذیل نے بهی ایساهی کیا اور اسماء جونیہؓ نے بهی یہی
حرکت کی مگر صحبت اُس سے نہوئی اور سواء اِسکے بہت عورتوں
کی درخواست کی تهی مگر وے قابو میں نہ آئیں جسکا اِرادہ زیادہ
هو وہ سرورالمحزون مولوی شاہ ولی‌الله صاحب کی دیکهہ لیوے قولہ
و زنے دیگر چوں آنحضرت خواستند کہ نزدیک شوند فرمودند
هنی بیْ نَفْسکَ نفس خود بمن دہ گفت هیچ زن رئیسہ نفس خود را
ببازاری میدهد پس آنحضرت اورا جدا ساختہ و خطبہ کردند زنی
را پس پدرش گفت کہ وے داغ سفید دارد و بوی هیچ علت نبود
و خطبہ کردند زنی را از پدرش وی صفت وی بیان کرد و گفت
زیادہ ازیں آنست کہ گاهی بیمار نشدہ است فرمودند اورا نزدیک
خدا هیچ خیر نیست پس ترک کردند الغرض باوجود اِس حکم
عام کے بهی حضرت نے نفس امارہ کو قابو میں نکیا بلکہ اَوْ مَا مَلَکَتْ
اَیْمَانُکُمْ کا حکم بهی جاری هوا یعنے جو عورت لوٹ میں تمہارے هاتهہ
آوے اُسکو بهی بلا نکاح اپنی صحبت میں رکهو تب تو مسلمان اور

حضرت دونوں خوش هوئے اور عمل اِس آیت پر هونا شروع هوا چنانچہ پیغمبر کے پاس بهي آتهہ لونڈیاں خدمت میں حاضر تهیں اول سلمیٰ دوسري اُم رافع تیسري رضویٰ چوتهي امیمہ پانچویں اُم صمیر چهٹهي ماریہ ساتویں شیریں آتهویں اُم ایمن جسکو برکت بهي کہتے هیں *

علاوہ ازیں قصہ ماریہ قبطیہ کا جو سورہ تحریم میں لکها هی وہ یہہ هی * یَآ اَیُّهَا النَّبِيُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَآ اَحَلَّ اللّٰهُ لَکَ ج تَبْتَغِي مَرْضَاتَ اَزْوَاجِکَ ط وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ الرَّحِیْمُ * قَدْ فَرَضَ اللّٰهُ لَکُمْ تَحِلَّةَ اَیْمَانِکُمْ ج وَاللّٰهُ مَوْلٰکُمْ ط وَ هُوَ الْعَلِیْمُ الْحَکِیْمُ * اِس آیت کا قصہ تفسیر احمدي میں یوں لکها هی کہ دو روایت هیں ایک یہہ کہ محمد کو شهد کهانیکا بڑا شوق تها ایک روز زینب کے پاس گئے اُسنے آپکو شهد دیا آپ نے پیا اور خوش هوئے عایشہ بنت ابوبکر اور حفصہ بنت عمر پر یہہ شاق گذرا اِسلئے اُن دونوں نے قسم کهائي کہ اگر رسول همارے پاس آویگا تو هم یہہ کہینگي کہ تیرے منہہ سے ایسي بدبو آتي هی جیسے کیکر کي چهال کا عرق پیا هو چنانچہ جب وہ آئے ایسا هي اُن دونوں نے کہا اُنهوں نے کہا کہ میں نے تو شهد پیا هی زینب کے گهر میں کیکر کي چهال کا عرق تو نهیں پیا اور محمد نے قسم کهائي اور کہا کہ شهد بهي میں نے اپنے پر حرام کیا آج سے پهر کبهي نہ پیونگا * بیضاوي میں لکها هی کہ شهد حفصہ کے گهر میں پیا اور صحبت عایشہ سودہ اور صفیہ سے کي اُنهوں نے یہہ کہا

کہ ھمکو بدبو آتي ھی غرضیکہ قسم کھا لي اِسواسطے یہہ آیت نازل ھوئي — دوسري روایت یہہ ھی کہ جس روز عایشہ کي صحبت کا دن تھا اُس دن ماریہ لونڈي سے صحبت کرلي تھي یہہ بات حفصہ کو معلوم ھو گئي تھي اُسکو کہا کہ تو اِس بات کو ظاھر نہ کیجیو آج سے پھر میں ماریہ سے صحبت نہ کرونگا اور تجھکو میں خوشخبري دیتا ھوں کہ میرے بعد اُمت کے مالک ابوبکر اور پھر تیرا باپ عمر ھونگے اُسنے عایشہ سے کہدیا چنانچہ اِسي سبب اُن دونوں عورتوں میں بڑي دوستي اور محبت ھوگئي کیونکہ اُن دونوں کے باپوں کو مالک اُمت کا بنایا — بعضے یہہ کہتے ھیں کہ محمد ایک روز حفصہ کے گھر میں گئے اور باري بھي اُسي کي تھي مگر اُسکا باپ عمر بیمار تھا وہ باجازت رسول کے اپنے باپ کي عیادت کو گئي تھي یہہ تفسیر حسیني میں ھی یا کچھہ کھانا لینے گئي تھي یہہ تفسیر زاھدي میں ھی پس محمد نے اُسکے گھر میں ماریہ قبطیہ کو بلا لیا اور صحبت کي یہہ بات اُسکو ناگوار گذري اِس لئے رسول نے ماریہ کو اپنے پر حرام کر لیا اور قسم کھا لي کہ پھر صحبت اُس سے نہ کرونگا اور اُس کو خوشخبري دي کہ میرے بعد ابوبکر اور پھر تیرا باپ عمر مالک اُمت کے ھونگے یہہ سب بات حفصہ کے خوش کرنیکو کي اور کہا کہ اِس بات کو ظاھر نکرنا پر اُسنے ظاھر کردي اِس لئے اُسکو طلاق دیدیا اور آپ نے اپني سب بیبیوں کو چھوڑکر اُنتیس دن ماریہ کے گھر میں اِقامت کي پس جبرائیل نازل ھوا اور کہا کہ حفصہ کو پھر اپنے گھر میں بلا لو کیونکہ وہ بہت روزہ رکھني ھی اور وہ جنت میں تیري بیبیوں میں ھوگي یہہ تفسیر کشاف

میں لکھا هی اور مدارک میں بهي هی بعضے یهه بهي کهتے هیں
که طلاق نه دیا تها بلکه اُسکا شکوه کیا تها یهه روایت تفسیر
زاهدي میں هی * پس یهه آیت نازل هوئي جسکا یهه ترجمه هی
ای نبي تو کیوں حرام کرتا هی اپنے پر وه جو حلال کیا الله نے
تجهپر تو چاهتا هی رضامندي اپني عورتوں کي اور الله بخشنیوالا
مهربان هی تههرا دیا هی الله نے تمکو توڑ ڈالنا اپني قسموں کا اور
الله صاحب هی تمهارا اور وهي هی سب جانتا حکمت والا—یعنے
محمد تو اپنے پر کیوں حرام کرتا هی شهد یا صحبت ماریه قبطیه
کي وه خدا نے حلال کي هی تجهپر اِس حرام تههرانے اور قسم کهانے
سے تو اپني بیویوں یعنے عایشه اور حفصه اور سوده اور صفیه کو
خوش کرنے چاهتا هی حالانکه خدا بخشنے والا مهربان هی الله نے
قسم توڑنا تمکو بتلا دیا هی که اُسکا کفاره دیدو اور قسم توڑ ڈالو
چنانچه مقاتل روایت کرتا هی که اِس ماریه قبطیه سے جو قسم کهالي
تهي اِس قسم کے توڑنے کي عیوض ایک غلام محمد نے آزاد کیا تها
تا که وه کفاره هوجاوے اور حسن کي یهه روایت هی که محمد نے
کفاره بهي نهیں دیا کیونکه اُسکے گناه اگلے اور پچهلے خدا نے سب
معاف کردئے تهے یهه صرف اُمت کو تعلیم هی که جب قسم اُن
اشیاء میں کهاؤ جو حلال هوں اور اُنکو تم حرام اپنے پر تههرا لو تو
بر وقت اُس قسم توڑنے کے کفاره دیدیا کرو *

اور سورۂ احزاب میں مسماة زینب اور زید کا قصه یوں لکها هی*

وَ مَا کَانَ لِمُؤمِنٍ وَ لَا مُؤمِنَةٍ اِذَا قَضَی اللّٰهُ وَ رَسُولُهٗ اَمرًا اَن یَّکُونَ لَهُمُ

الْخِيَرَةُ مِنْ اَمْرِهِمْ وَ مَنْ يَعْصِ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا مُّبِيْنًا * وَاِذْ

تَقُوْلُ لِلَّذِيْ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِ اَمْسِكْ عَلَيْكَ زَوْجَكَ وَاتَّقِ اللّٰهَ

وَ تُخْفِيْ فِيْ نَفْسِكَ مَا اللّٰهُ مُبْدِيْهِ وَ تَخْشَى النَّاسَ ج وَاللّٰهُ اَحَقُّ اَنْ

تَخْشٰهُ ط فَلَمَّا قَضٰى زَيْدٌ مِّنْهَا وَطَرًا زَوَّجْنٰكَهَا لِكَيْلَا يَكُوْنَ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ

حَرَجٌ فِيْ اَزْوَاجِ اَدْعِيَآئِهِمْ اِذَا قَضَوْا مِنْهُنَّ وَطَرًا ط وَكَانَ اَمْرُ اللّٰهِ مَفْعُوْلًا *

یہہ دو آیتیں ہیں پہلي اِس بیان میں ھی کہ زینب کا نکاح زید سے ھوا دوسري اِس بیان میں ھی کہ زید نے زینب کو طلاق دیا اور پھر اُسکا نکاح محمد سے ھوا تفسیر احمدي میں جو لکھا ھی اُسکا ترجمہ کرتا ھوں زید بني کلاب سے تھا عرب لوگ جب بني کلاب پر تاخت لائے تو زید کو پکڑکر مکہ میں لے آئے اور خدیجہ کے ھاتھہ اُسکو فروخت کر دیا جب خدیجہ نے محمد سے نکاح کیا تو اپنا تمام مال معہ غلاموں کے رسول اللّٰہ کو ھبہ کر دیا تھا اُن میں زید بھي آ گیا ایک مدت کے بعد جب بني کلاب کے لوگ مکہ میں تجارت کرنے کو آئے اُنکو معلوم ھوا کہ زید رسول اللّٰہ کے پاس ھی اُنھوں نے درخواست کي کہ جو قیمت کہو ھم زید کي دیدیں اُسکو ھمیں واپس کر دو آپ نے زید سے پوچھا اُسنے اِنکار کیا اور کہا کہ میں رسول اللّٰہ کي خدمت میں رھنا منظور کرتا ھوں ما باپ کے پاس جانا نہیں چاھتا پس محمد نے اُسکو آزاد کر دیا اور لیپالک بیتا بنا لیا یہہ سب بیان تفسیر زاھدي کا ھی بعد ازآن رسول اللّٰہ زینب

بنت حجش سے جو محمد کي پھوپھي کي بيٹي تھي زيد کي شادي
کي تجويز ٹھہرائي زينب نے اور اُسکے بھائي عبدالله نے اِنکار کيا
پس اُسوقت يہہ آيت نازل هوئي * وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَلَا مُؤْمِنَةٍ اِذَا
قَضَى اللّٰهُ وَرَسُولُهُ اَمْرًا اَنْ يَكُونَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ اَمْرِهِمْ * وَمَنْ يَعْصِ اللّٰهَ
وَرَسُولَهُ فَقَدْ ضَلَّ ضَلَالًا مُبِينًا * کسي مرد مسلمان يا کسي عورت مسلمان
کو اپنے کام کا اختيار نہيں جبکہ خدا اور اُسکا رسول ايک بات ٹھہرا
دے اور جو کوئي بے حکم چلا الله اور اُسکے رسول کے سو وہ راہ بھولا
صريح فقط * مفسرين لکھتے هيں مسلمان سے مراد عبدالله تھا اور عورت
مسلمان سے مراد زينب تھي پس جب يہہ آيت نازل هوئي اُسوقت
زينب اور عبدالله دونوں راضي هوگئے پس محمد نے زينب کا نکاح
زيد سے کر ديا بعد اِس نکاح کے رسول نے زينب کو ايک روز ديکھا
تو اُسکي محبت دل ميں آگئي اور اُسکے حسن پر مفتون هوکر يہہ
کہا سبحان الله مقلب القلوب يہہ الفاظ زينب نے سن لئے وہ سمجھہ
گئي کہ مجھپر محمد کا دل آگيا اُسنے اپنے خاوند زيد سے يہہ حال
کہا وہ سمجھہ گيا اور اُسي وقت سے اُسکي صحبت سے اُسکو کراهت
هوگئي اور رسول کے پاس آکر کہا کہ ميں اپني بيوي زينب کو چھوڑنا
چاهتا هوں آپ نے فرمايا کہ کيا تجھکو هوا کوئي بد بات تونے
اُسکي ديکھي هے اُسنے کہا کہ خدا کي قسم ميں نے تو اُسکي کوئي
بدي نہيں ديکھي پر وہ اپنے تئيں مجھسے بڑا سمجھتي هے اور
مجھکو حقير جانتي هے پس رسول نے اُسے کہا اَمْسِکْ عَلَيْکَ زَوْجَکَ

وَاتَّقِ اللّٰهَ یعنے رھنے دے اپنے پاس اپني جورو کو اور خدا سے ڈر پس
اِسکے بعد دوسري آیت نازل ھوئي وَ اِذْ تَقُوْلُ لِلَّذِي اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
انعمت علیه اَمْسِکْ علیک زَوجَکَ واتّقِ اللّٰهَ و تخْفِي فِي نَفْسِکَ مَااللّٰهُ
مُبْدِیه و تَخْشَى النَّاسَ وَاللّٰه اَحَقَّ اَنْ تَخْشٰهُ فَلَمَّا قَضٰى زَيْدٌ مِنْهَا
وَطَرًا زَوَّجْنَاکَهَا لِکَیْلَا یَکُوْنَ عَلَى الْمُؤمِنِيْنَ حَرَجٌ فِي اَزْوَاجِ اَدْعِیَائِهِمْ
اِذَا قَضَوا مِنْهُنَّ وَطَرًا وَکَانَ اَمْرُ اللّٰهِ مَفْعُوْلًا * ترجمه اور جب تو
کہنے لگا اُس شخص کو جس پر اللّٰه نے احسان کیا اور تونے
احسان کیا (یعنے زید پر خدا نے یہه احسان کیا که اُسکو
مشرف اسلام سے کیا اور محمد نے یہه احسان کیا که اُسکو آزاد
کر دیا) رھنے دے اپنے پاس اپني جورو اور ڈر اللّٰه سے اور اى محمد تو
چھپاتا تھا اپنے دل میں ایک چیز جسکو اللّٰه کھولا چاھتا تھا (یعنے
عشق زینب کا) اور تو ڈرتا تھا لوگوں سے اور حال‌آنکه اللّٰه سے
تجھکو زیاده ڈرنا چاھئے پھر جب زید تمام کرچکا اُس عورت سے
اپني غرض ھمنے وه تیرے نکاح میں دي تا نرھے سب مسلمانوں پر
گناه یا تنگي اِس بات میں که اپنے لیپالکوں کي جوروُں سے شادي
کر لیا کریں جبکه وے اپني غرض اُن سے پوري کر لیا کریں اور خدا
کا کام پہلے ھي سے کیا ھوا تھا *

گویا خدا تعالى محمد سے یوں کہتا ھی که زید جس پر ھمنے
اور تونے احسان کیا ھی اُسکو اى محمد تو یوں کہتا تھا که اپني
بیوي کو اپنے پاس رھنے دے اُسکو نسبت کبر اور عظم نفس کے

نہ کر یعنے یہہ جو کہتا ھی کہ وہ مجھکو حقیر جانتي ھی یہہ تہمت
اُس پر نہ کر خدا سے ڈر اور دل میں تیرے یہہ بات تھي کہ اگر
زید طلاق دیدے تو میں اُسکو کر لوں یا عشق تجھکو جو اُس کا
ھو گیا تھا وہ تو دل میں چھپاتا تھا اور تو لوگوں سے ڈرتا تھا اِس
لئے کہ وے یوں کہینگے کہ محمد نے اپنے لیپالک بیٹے کي جورو سے نکاح
کر لیا پس یہہ خوف لوگوں سے بیجا تھا تجھکو خدا سے ڈرنا چاھئے
نہ کہ لوگوں سے پس جبکہ زید اپني حاجت اُس عورت سے پوري
کر چکا اور اب اُس میں کچھہ ھمت نہ رھي اور طلاق اُسکو
دے چکا تو ھمنے تیرا نکاح زینب سے کردیا تاکہ تیري اُمت کے
واسطے یہہ دلیل ھو اور مسئلہ حلت نکاح کامتبني کي جورو سے
نکل آوے تاکہ اُمت کے لوگوں کو کچھہ تنگي اور ھرج نرھے فقط *
یہہ مضمون اِس آیت کا ھی تفسیر احمدي وغیرہ میں یوں ھي
لکھا ھی حرف بہ حرف ترجمہ میں نے کردیا جسکا جي چاھے دیکھہ
لیوے پس اب پڑھنیوالے خود ھي اِنصاف کریں کہ خدا تعالی
محمد کي کتني خاطر کرتا ھی کہ جس قدر وہ جوروان کرني چاھتا
ھی حلال کرتا جاتا ھی اور لونڈیاں بیشمار حلال کردیں اور پھر
اجازت عام دیدي کہ کوئي عورت مسلمان اگر اپنے نفس کو ھبہ
کردے تو وہ بھي حلال ھی اور محمد کے رشتہ داروں چچا پھوپھي
ماموں خالا اِن سب کي بیٹیاں حلال کردیں یہانتک کہ لیپالک
کي جورو تک بھي بعد خلاف حلال ھوگي یہہ افعال خدا کے اُن
اوصاف کے مخالف ھیں جو کتب الھامیہ میں درج ھیں پس اِن
افعال سے نہ ایسے خدا کو اپنا خدا اور نہ ایسے پیغمبر کو اپنا پیغمبر

هم مان سکتے هیں * القصه جبکه کثرت ازواج هوگئي تو جو جو قباحتیں کثرت ازواج سے وقوع میں آیا کرتي هیں سب نمودار هوئیں اُس وقت آنحضرت گھبرائے اور جوروٴں سے نفرت هوگئي اور قسم کھائي که ایک مهینے تک اِن میں سے کسي عورت کے پاس نه جاوٴنگا وجه اِسکي یهه تھي که محمد صاحب کي طاقت اور مقدور سے زیاده اچھا کھانا اور اچھا کپڑا مانگتي تھیں لاچار هوکر محمد ایک مهینے تک مسجد میں بیٹھے رهے بعد گذرنے ایک مهینے کے یهه آیت نازل هوئي جو سوره اخراب میں واقع هے

يَا اَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِاَزْوَاجِكَ اِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا وَ زِيْنَتَهَا فَتَعَالَيْنَ اُمَتِّعْكُنَّ وَ اُسَرِّحْكُنَّ سَرَاحًا جَمِيْلًا * وَ اِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ وَالدَّارَ الْاٰخِرَةَ فَاِنَّ اللّٰهَ اَعَدَّ لِلْمُحْسِنَاتِ مِنْكُنَّ اَجْرًا عَظِيْمًا *

تفسیر حسیني میں یوں لکھا هے که ارباب سیر برآنند که در سال تاسع از هجرت سید عالم از ازواج طاهرات هجرت نمود و سوگند خورد که یک ماه بایشان مصاحبت نکند و سبب آن بود که ازوے نفقه و کسوت زیاده از مقدور میطلبیدند چوں بردیماني و دق مصري و امثال آن و چیزها طمع میکردند که در تصرف آنحضرت نبود و اسباب دیگر که در کتب سیر مذکور است و بر هر تقدیر ملول گشته از ایشان اعتزال فرمود و بعزلت که در مسجد خزانه وے بود تشریف فرمود بعد از بست و نه روز که ماه بدان عدد تمام شده بود جبرائیل آیت تخییر فرود آورد که یا ایها النبي اى پیغمبر

قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ بگو مرزنان خودرا اِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ اگر هستيد شما كه
ميخواهيد اَلْحَيٰوةَ الدُّنْيَا زندگاني دنيارا يعنے تنعم دران وَ زِيْنَتَهَا
و آرايش آنرا چون ثياب فاخره و پيراهن بتكلف فَتَعَالَيْنَ پس بيايند
كه اُمَتِّعْكُنَّ بدهم شمارا متعه طلاق و اُسَرِّحْكُنَّ ورهاكنيم شمارا سَرَاحًا
جَمِيْلًا رها كردن نيكو برغبت نه ازروے كراهت و اِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ اللّٰهَ
و اگر هستيد كه ميخواهيد ثواب خدا تعالي وَ رَسُوْلَهٗ و خوشنودي رسول
اورا وَ الدَّارَالْاٰخِرَةَ و نعيم سراے ديگر فَاِنَّ اللّٰهَ پس بدرستيكه خدا تعالي
اَعَدَّ اماده كرده است لِلْمُحْسِنٰتِ مرزنان نيكو كار را مِنْكُنَّ از شما
يعنے آنها كه اختيار شق ثاني كنند اَجْرًا عَظِيْمًا مژدے بزرگ كه
زخارف دنيا در جنت آن محقر و مختصر باشد آورده‌اند كه اول
كسيكه از ازواج طاهرات كه خدا و رسول را اختيار فرمود عايشه
صديقه بود * يعنے اى نبي اپني جوروں كو كهدے كه اگر تمهارا
اراده دنيا كي زندگي اور لذت اور زينت كا هى تو آؤ تمكو كچهه
ديكر طلاق ديدوں اور اچهي طرح تمكو رها كردوں اور اگر الله اور
رسول كي خوشنودي اور عاقبت كي خوبي چاهتي هو تو خدا نے
تم ميں سے اُن عورتوں كے واسطے جو نيك هيں بڑا اجر مقرر اور
مهيا كر ركها هى چنانچه فاطمه بنت ضحاك جو حضرت كي ايك
زوجه تهي اُسنے كها كه بهتر يوں هى آپ مجهكو چهوڑديں پس

اُسکو طلاق دیدیا وہ اونٹوں کي مینگنیاں چنتي پھرا کرتي تھي اور
لوگ آنحضرت کے ازواج پر بہتان بندیاں بھي کرنے لگے تھے
چنانچہ حضرت عایشہ پر بہتان بندي کرنے کا قصہ قرآن میں بھي
مذکور ھی جسکو عقل سلیم تکذیب نہیں کرسکتي مگر ھم ایسي باتیں
لکھنا نہیں چاھتے غرض ھماري یہہ ھی کہ آنحضرت نے ابتدا میں
تو اِس مقدمہ میں بہت زور شور مچایا اور اپنے ساتھیوں کو بھي
ایسي باتوں کي تعلیم و ترغیب دي آخر کو جب کثرت ازواج کے
برے نتیجے دیکھے تو طلاق دینے پر طیار ھو گئے اور آگے کو بھي
بس کئے چنانچہ سورہ احزاب میں آیت نازل ھوئي * لَا یَحِلُّ
لَکَ النِّسَاءُ مِنْ بَعْدُ وَلَا اَنْ تَبَدَّلَ بِهِنَّ مِنْ اَزْوَاجٍ وَلَوْ اَعْجَبَکَ حُسْنُهُنَّ
اِلَّا مَا مَلَکَتْ یَمِیْنُکَ * یعنے نہیں حلال ھیں تجھکو عورتیں بعد اِن نو کے
اور یہہ بھي حلال نہیں رھا کہ ایک کي عوض دوسري بدل لے اگرچہ اُنکا
حسن تجھے خوش آوے جیسے کہ پہلے حلال تھا مگر لونڈیاں حلال
رھیں — اور جبکہ حضرت کو یہہ بھي شرم آئي کہ اب یہہ عورتیں خراب
حال پھرینگي یا دوسروں کے گھر میں جاکر نکاح کرلینگي اِس میں ھماري
عزت دنیاوي جاتي رھیگي تو پھر سورہ احزاب میں یہہ آیت نازل
ھوئي * وَلَا اَنْ تَنْکِحُوْا اَزْوَاجَهٗ مِنْ بَعْدِهٖ اَبَدًا * یعنے محمد صاحب کي
عورتوں سے اُسکے پیچھے کبھي کوئي نکاح نکرے اگرچہ وہ مطلقہ
ھوں یا رانڈ حال آنکہ آنحضرت خود غیروں کي مستعملہ عورتوں سے
نکاح کرلیں مگر کوئي اُنکي مستعملہ سے نکاح نکرے اگر کہو تعظیماً

یہہ حکم آیا ھی تو میں کہتا ھوں کہ پہلے سے محفوظہ غیر مستعملہ عورتیں خدا نے اُنکو کیوں ندیں اُس وقت تعظیم کہاں گئي تھي *

اب اِس تمام بیان مذکورہ سے چند نتیجے برآمد ھوتے ھیں — پہلا نتیجہ تو یہہ ھی کہ آنحضرت نفس امارہ کے از حد مطیع تھے اور نفساني خواھشوں کے پابند ھمارے مانند تھے — دوسرے یہہ کہ ھر موقع پر بموجب اپنے مطلب کے آیت نازل کرتے تھے اُنکے مطلب کے خلاف کبھي کوئي آیت نازل نہوئي کبھي خدا نے یہہ نہ کہا کہ ای محمد کیوں زید کي جورو کا عشق تیرے دل میں پیدا ھوا اِس سے باز آ کیوں عورتوں کا شوق زیادہ از حد دل میں رکھتا ھی توبہ کرکے روحانیات کي طرف توجہ کر بخلاف اِسکے جس طرف نفس امارہ توجہ کرتا گیا اُسي طرف سے ایک آیت بمراد دل نازل ھوتي گئي بھلا کونسا عقلمند ایسي باتیں دیکھکر اُنکو اپنا شفیع قرار دیگا — تیسرے یہہ کہ اِس خراب تعلیم کے سبب بہت سي عورتیں جمع کرکے اُنکو ایک ایک خاوند کرنے سے باز رکھا اور اُنکے دلکي حسرت نکلنے ندي کیونکہ موسیٰ کي پہلي کتاب کے باب دوم کي آیت ۲۴ میں لکھا ھی کہ وے دونوں یعنے عورت مرد ایک تن ھونگے محمد صاحب نے ایک تن نہونے دیا اپنا عیش مد نظر رکھا عورتوں کے عیش پر توجہ نکي — چوتھے یہہ کہ جب اُنکے بدن کي طاقت جسماني کم ھوگئي تو طلاق دینے پر راضي ھوگئے پھر بھي شرم دنیاوي کے سبب اُنکو دوسرا نکاح کرنے کي اجازت ندي یہہ اُن عورتوں پر کیا سخت ظلم ھوا — اب بعضے علماء محمدیہ کہتے ھیں کہ داؤد وغیرہ نے بھي لونڈیاں رکھي ھیں اور اوریا کي

جورو سے زنا کیا هی اور اوٓر بهت سي جورواں رکهي هيں باوجود اِن حرکات کے داوٗد کي نبوت تمهارے نزديک مسلم هی پهر محمد پر ايسے معاملات کي جهت سے کیوں اعتراض کرتے هو—جواب يهه هی کہ اُنکي حرکات ناشايستہ اُنکي نبوت ميں مخل نهيں هيں مگر محمد کي حرکات اُسکي نبوت ميں خلل انداز هيں کيونکہ اِنکي اور اُنکي حرکات يکساں نهيں بلکہ زمين آسمان کا فرق رکهتي هيں دو وجہ سے اول آنکہ وے لوگ يعنے داوٗد وغيرہ انبيا تهے اور انبيا معصوم نهيں هوتے کيونکہ جانبين کي کتابيں اِس امر کي گواہ هيں اور دونوں † کتابوں ميں انبيا کے گناهوں کا ذکر بهي آيا هی اور کوئي آيت معصوميت انبيا پر نہ مسلمانوں کے پاس هی اور نہ عيسائيوں کے اور آيت لِيَغْفِرَلَكَ اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ مَا تَاَخَّرَ ميں لفظ ذنب جو گناہ کے معنے رکهتا هی اور علماء محمديہ ترک اولیٰ کے معنے سمجهتے هيں يهہ اُنکا تکلف اُس وقت تسليم هو سکتا هی کہ جب وے کوئي آيت قرآني عصمت انبيا پر پيش کريں ورنہ اُنکے عقلي عقيدہ کے ثبوت کے لئے آيت قرآني ميں تاويل کرکے ذنب کو ترک اولیٰ کے معنے ميں هم کسي طرح نهيں سمجهہ سکتے * پس جبکہ دونوں کتابوں سے ثابت هو گيا کہ انبيا معصوم نهيں هوتے تو اب هم کهتے هيں کہ داوٗد وغيرہ انبيا تهے اور اُنکے واسطے عصمت شرط نهيں هی پس اُنکي حرکات يا تو ضرورت شرعي يا خطيات ميں داخل هيں اور اُنکي نبوت ميں خلل انداز نهيں

† يعنے بيبل و قرآن *

هیں کیوں اُنھوں نے نفس امارہ کي اطاعت سے یا ضرورت شرعي سے یہہ کام کئے هیں چنانچہ داؤد ۱۵ زبور میں اپنے گناہ کا اقرار کرکے صاف روتا هی مگر محمد صاحب دعویٰ کرتے هیں که مین نفس کي اطاعت سے یہہ کام نہیں کرتا بلکه مجھے خدا نے یہہ کام کرنے کا حکم دیا هی اور اُسکي مرضي سے کرتا هوں یعنے زید کي جورو سے خدا نے میرا خود نکاح پڑھا دیا اور ماریه قبطیه کي بابت جو قسم کھائي تھي اُسکے توڑنے کا بھي مجھے خدا نے حکم دیا اور سب عورتوں کي باتیں بموجب حکم الٰھي کے کرتا هوں اب دیکھئے که خدا پر تہمت لگائي جاتي هی که وہ ایسي بیہودہ حرکات کرنے کا اُنھیں حکم دیتا هی اِس لئے داؤد کي حرکات کي مانند یہہ حرکات محمدیہ نہیں هو سکتي که اُنکا نظیر دینا جایز هو—دوسري وجہہ یہہ که انبیا کے واسطے تو عصمت شرط نہیں هی مگر شفیع کے واسطے نہایت ضروري شرط هی کیونکه بدون عصمت کے شفیع نہیں هو سکتا ورنه وہ خود شفیع کا محتاج هوگا پس محمد صاحب مدعي شفاعت هیں اگر اِنکي حرکات مثل داؤد کے خطیات میں شمار کي جاویں تو لازم آویگا که وے شفیع نہیں هیں اور یہہ خلاف معروض کے هی پس یہہ نظیر دینا مسلمانوں کا باطل هی—اب علماء محمدیہ پردہ پوشي کے لئے یوں کہتے هیں که آنحضرت نبي و شفیع اور معصوم وغیرہ سب کچھہ تھے اور یہہ یعنے کثرت ازواج اور عام مسلمان عورتوں کو بلا مہر و بلا نکاح لفظ هبہ سے صحبت میں لانا وغیرہ جو جو امور هیں یہہ سب خصایص محمدیہ میں داخل هیں پس یہہ محامد هوئے نه عیوب—اِس کا

جواب یہہ هی کہ جو امور ادم کے وقت سے آج تک عقل سلیم اور شریعت الٰهي نے عیوب میں داخل سمجھے هیں اور جنکے سبب سے اشرار و ابرار میں تمیز کیجاتي هی ان امور کو اگر هم اپنے شفیع یوم الجزا میں پاویں تو بتلاؤ کہ کس دلیل سے وہ عیوب محامد میں خیال کئے جاویں جس دلیل سے اُنکے حق میں محامد سمجھوگے اُسي دلیل سے اشرار لوگ اپنے حق میں بھي محامد و خصایص سمجھینگے اگر کثرت ازواج وغیرہ عیش کي باتیں خصایص محمدیہ میں داخل هیں تو خصایص کرشن یا کنھیاجي کے اور خصایص امرالقیسہ میں بھي یہي امور درج هیں اُنکو بھي مطعون نہ کرو اِسکے کیا معنے کہ دوسرے کے حق میں تو یہہ عیب هی مگر میرے حق میں هنر — هاں ایسے خصایص بتلاؤ کہ جیسے یسوع مسیح کے پاک خصایص هیں * مثلاً ساري عمر کنوارا رهنا گناہ سے معصوم رهنا — مختارانہ معجزات دکھلانا لوگوں کے گناهوں کي خاطر مارا جانا — تین دن بعد گور سے جي اُٹھنا — جہان کو گناهوں سے پاک کرنا — خدا کے دهنے هاتھہ همیشہ بیٹھنا — جہان کا اِنصاف کرنے کو قیامت کے دن انا — وغیرها من المحاسن والمحامد الحقیقۃ پس یہہ خصایص مسیحیہ هیں بھلا جسکے خصایص ایسے عمدہ هوں وہ نجات دیگا یا وہ شخص کہ جسکے خصایص مثل خصایص گنهگاروں کے هوں اور زبردستي سے ایک گروہ اُنکو محامد میں داخل کرکے تکلف کي جھوٹھي باتیں کرے *

## دوسرا اعتراض تعلیم محمدیہ پر

بابت بہشت کے ہی آنحضرت نے بہشت کے باب میں ایسي
تعلیم کي ہی کہ عقلا و نقلاً وہ بیان درست نہیں ہی بلکہ محض
دھوکھا اور ترغیب معلوم ہوتي ہی ناظرین کو چاہئے کہ سب
آیات بہشت کو ملاحظہ کریں بعد ازاں اُن سب آیات کے مضامین
سے جو نتیجہ نکلتا ہی دیکھکر اِنصاف کریں پس واضح ہو کہ
قرآن میں بہشت کي بابت سورہ محمد میں یوں لکھا ہی
مَثَلُ الْجَنَّةِ الَّتِي وُعِدَ الْمُتَّقُونَ ط فِيهَا اَنْهَارٌ مِنْ مَاءٍ غَيْرِ اٰسِنٍ ج وَاَنْهَارٌ
مِنْ لَبَنٍ لَمْ يَتَغَيَّرْ طَعْمُهٗ ج وَاَنْهَارٌ مِنْ خَمْرٍ لَذَّةٍ لِلشَّارِبِيْنَ ج وَاَنْهَارٌ
مِنْ عَسَلٍ مُصَفًّى ط وَلَهُمْ فِيهَا مِنْ كُلِّ الثَّمَرَاتِ وَمَغْفِرَةٌ مِنْ رَبِّهِمْ ط
یعنے حال اُس بہشت کا جنکا متقیوں سے وعدہ ہوا ہی ایسا ہی
کہ وہاں نہریں ہیں جنکا پاني بو نہیں کرتا اور دودہ کي نہریں
ہیں جسکا مزہ نہیں بدلتا اور شراب کي نہریں ہیں جو پینیوالوں
کو مزا دیتي ہیں اور صاف شہد کي نہریں ہیں اور ہر قسم کے میوے
اور وے لوگ اپنے خدا کي بخشش حاصل کرینگے * پھر سورہ رحمن
میں ہی فِيهِنَّ قَاصِرَاتُ الطَّرْفِ لَمْ يَطْمِثْهُنَّ اِنْسٌ قَبْلَهُمْ وَلَا جَانٌّ *
یعنے بہشت میں ایسي حوریں ہیں نیچي نگاہوالیاں کہ اُنکو کسي
آدمي یا جن نے پہلے بہشتیوں کے نہیں چھوا پھر سورہ نبا میں ہی

وَكَوَاعِبَ اَتْرَاباً وَّكَاسًا دِهَاقًا * یعنے بہشت میں نئي چھاتیوں والي عورتیں ھیں اور لبالب بھرے پیالے شراب کے ایسي طرح کے مضمون قرآن میں بہت سے لکھے ھیں مگر یہہ سب بناوت معلوم ھوتي ھی کیونکہ کتب سماوي سے یہہ ثابت ھوا ھی کہ بہشت میں مجازي خوشي کوئي نہیں ھی بلکہ روحاني خوشي وھاں پر ھوگي چنانچہ حضرت عیسیٰ نے متي کے ۲۲ باب آیت ۲۴ سے ۳۰ تک میں صاف کہا ھی کہ وھاں پر عورتیں نہیں ملتیں بلکہ فرشتوں کي مانند رھتے ھیں جبکہ حضرت عیسیٰ بہشت کي کیفیت اِس طرح پر بیان کرچکے اور اگلے انبیا کي کتابیں بھي ایسے قسم کے بیانات سے مملو ھیں پھر یہہ نیا بہشت جو بیان ھوتا ھی کسطرح یقین کیا جاوے اور اِن بیانات سے یہہ بھي معلوم ھوتا ھی کہ جو جو چیزیں دنیادار لوگ اِس جہان میں پسند کرتے ھیں یعنے جوان عورتیں اور شراب‌خواري اور چاندي سونا اور فرشوں پر تکیہ لگاکر بیٹھنا اور نوکر و غلام سامنے کھڑے کرنا وہ سب بموجب اُنکي خواھش کے بہشت میں ثابت کیا گیا ھی یہاں سے صاف ظاھر ھی کہ جہلاء کو ترغیب دیکر اپنے مذھب میں لانا منظور تھا کیونکہ اُنکے دلکي خواھش کے مطابق اُنسے وعدہ کیا جاتا ھی *

## تیسرا اعتراض بابت جہاد وغیرہ کے

سورہ تحریم میں ھی یَا اَیُّهَا النَّبِيُّ جَاهِدِ الْكُفَّارَ وَالْمُنَافِقِيْنَ وَاغْلُظْ عَلَيْهِمْ * یعنے ای نبي جہاد کر کافروں اور منافقوں سے اور اُن پر سختي کر

سابق میں جبکہ مسلمان کمزور تھے تو یہہ آیت آئی تھي
لَکُمْ دِیْنُکُمْ وَلِیَ دِیْنِ * یعنے تم اپنے دین پر رھو ھم اپنے دین پر رھیں
نہ تم ھمکو ستاؤ نہ ھم تمکو کچھہ کہیں—یہاں سے یہہ بات معلوم
ھوئي کہ جب آنحضرت ضعیب اور ناطاقت تھے تو یہہ عہد
باندھا تھا کہ ھم تم اپنے اپنے دین پر قایم رھیں مگر اب جو طاقت
آگئي اور عرب کے کچھہ لوگ مسلمان ھوگئے تو پہلے وعدہ سے
انحراف کرکے لڑائي کا حکم جاري کیا یہاں سے گونگیراپن اور دلکا
کپت ظاھر ھوتا ھی اور ایک طرح کي دغابازي کفار کے ساتھہ پائي
جاتي ھی علاوہ ازیں خود نفس جہاد پر بھي اعتراض ھی کیونکہ
یہہ امر نہایت قبیح اور دین کے باب میں مکروہ ھی اور اِسکے جاري
کرنے سے دین کا کوئي فایدہ نظر نہیں آتا بلکہ دین کا بڑا نقصان
ھوتا ھی ھاں اِتنا فایدہ ھی کہ مسلمانوں کو لوت کا مال اور پرائي
عورتیں اور غلام مفت ھاتھہ آجایا کرتے تھے اور آنحضرت کو بھي
پانچواں حصہ لوت کے مال سے ملتا تھا—یہاں سے صاف ظاھر ھی
کہ اِسي طمع پر جہاد کئے جاتے تھے چنانچہ قران میں جابجا
مسلمانوں کو مال غنیمت کي ترغیب دلائي گئي ھی جیسے کہ فصل
دویم میں مذکور ھی اور پرائي عورتوں سے جو جہاد میں ھاتھہ
آویں بلا نکاح صحبت بھي ایسے مطلب سے جایز کي گئي ھی ھم تو
جب جانتے کہ خالصتہ‌اللہ یہہ کام ھوتا ھی جبکہ پانچواں حصہ لوت
کا آنحضرت بھي نہ لیتے اور مسلمان بھي برائي عورتوں اور مال پر
دست‌اندازي نہ کرتے یہہ سب باتیں اپني غرض کے واسطے ھیں

اور اُسکا نام یہہ رکھا گیا ھی کہ خدا کا دین جاري کرنے کے واسطے یہہ کام ھوتا ھی اگر ھم تمام بیان جہاد کا اور جو جو کچھہ آنحضرت اور اُنکے اصحاب نے کیا ھی اِس جگہہ پر بیان کریں تو کتاب بھی بڑھہ جاویگي اور ایک طرح کے خلق کے بھي خلاف ھی اِس لئے مصنف کے واسطے اِسھي قدر کافي ھی بعض مسلمان یوں کہتے ھیں کہ موسیٰ و داؤد وغیرہ انبیا نے بھي جنگ کئے ھیں اور فوج کشي کرکے مال غنیمت کھایا ھی اُن کو چھوڑکر آنحضرت پر کیوں اعتراض کرتے ھو اِسکا جواب یہہ ھی کہ اُن لوگوں نے دنیاوي جنگ کئے ھیں اور مراد اُنکي اِن لڑائیوں سے یہہ تھي کہ اُنکو ملک ھاتھہ آوے اور خدا کو بھي یہي منظور تھا کہ کنعانیوں کے ممالک و اسباب یہودیوں کو دیوے اِس لئے اُسنے حکم دیا کہ کنعانیوں کو قتل کرو اور اُنکے ملک چھین لو اور تم عیش و آرام سے اُس ملک میں رھو یہہ غرض نہیں تھي کہ اگر وہ ایمان لاویں تو چھوڑ دو اور جو نہ لاویں تو اُنسے روپیہ لیلو اور جو نہ ایمان لاویں اور نہ تمکو روپیہ دیں تو قتل کرو اور اُنکي عورتیں اور بچے پکڑکے نفع اُٹھاؤ وے معاملے تو ایسے تھے جیسے کہ کوئي غضب الٰھي خاص کسي فرقہ یا خاص کسي سے شہر پر آتا ھی یعنے کنعانیوں پر غضب الٰھي بني اسرائیل کے ذریعہ سے بھیجا گیا تھا اگر وہ ایمان لاویں توبھي مارے جاویں اور جو نہ لاویں توبھي مارے جاویں کسي حالت میں معاف نہیں ھو سکتے الغرض جہاد کي صورت تو اور ھی اور موسیٰ وغیرہ کے جنگ کي صورت اور ھی اِسکا نظیر دینا نامناسب ھی اور یہي باعث ھی کہ آجتک عیسائیوں اور

یہودیوں نے یہہ مسلمانوں کا نظیر قبول نہیں کیا — محقق منصف
پر خوب روشن ھی کہ موسیٰ وغیرہ کے جنگ اور اُسکي علت غائي
اور صورت وقوع توریت میں کچھہ اور ھی اور جہاد محمدي کي
صورت اور علت غائي کچھہ اور ھی ھرگز مطابقت نہیں ھی *

## چوتھا اعتراض

ساري تعلیم محمدي مجازي تعلیم ھی روحاني بات کوئي بھي
اُنھوں نے تعلیم نہیں کي اگر کوئي تعلیم محمدي قرآن میں روحاني
لکھي ھو تو مسلمان لوگ ھمکو بتلاویں ھمنے تو سارے قرآن میں
محمدي تعلیم کو غور سے دیکھا بالکل جسماني تعلیم ھی مثلاً کعبہ
کا حج صفا مروہ کے درمیان دوڑنا — سات کنکریاں پہاڑ پر جاکر
پھینکنا — کعبہ میں چلکر سر منڈانا — حجراسود کو بوسے دینا —
بکري ذبح کرنا — وضو کرنا — غسل کو عبادت جاننا — آب زمزم
پینا — کعبہ کے غلاف کو چومنا — الفاظ پرستي کرنا — وغیرہ یہہ سب
مجازي باتیں ھیں بعضي بت پرستوں کے مذھب کي ھیں اور
بعضي شریعت موسوي کي جو کہ موقت تھے اور حضرت مسیح نے
اُسکي تکمیل کرکے جہان کو اُنسے آزاد کیا تھا اور مسیح کے آنے سے
وہ سب متروک ھوکر بجاے اُنکے روحاني تعلیم جاري ھوئي تھي
اب تعلیم محمدي اُس روحاني تعلیم کو جو عقلاً و نقلاً اور تجربۃً
وسایل نجات ھیں اور انجیل بالکل اُنسے بھري ھوئي ھی چھوڑنا
چاھتي ھی کوئي دانا تجربہ کار منصف ایماندار مسیح کي تعلیم کے

سامنے اِس تعلیم محمدي کو هرگز پسند نه کریگا بخوف طوالت اِس فصل میں بطور نمونه تهوڑا سا لکها جواب الجواب میں اچهي تشریح کردي جاویگي انشاء الله تعالی پس جبکه نه تو معجزات ثابت هوتے هیں اور نه پیش‌گوئیاں اور نه کسي اگلے نبي نے اُنکي خبر دي هی اور نه اُنکي تعلیم اچهي هی اور نه اُنکي معصومیت ثابت هوتي هی اور نه اُنکا چال و چلن اچها هی بهلا پهر اِنصاف کرو که کس بهروسے پر اُنکو اپنا شفیع قرار دیں اور نبوت کے قایل هوں تعصب کو چهوڑو عدالت کا دن یاد کرکے اِنصاف کرو آینده اِختیار هی و ما علي الرسول الا البلاغ فقط *

## باب دویم

### اِس امر کے بیان میں که آیا دین عیسائي من جانب الله هی یا نهیں اور اگر حق هی تو کون سي دلیلوں سے اُسکا حق هونا ثابت هوا *

واضح هو که اول تو اُنهیں چار علامتوں کا تلاش کرنا جو باب اول میں مذکور هوئیں یہاں پر بهي لازم هی بعد اِسکے بعض خصوصیات جو اِس مذهب میں پائي جاتي هیں اور اُنکي جهت سے اِس دین کا من جانب الله هونا متحقق هوتا هی آخر میں ذکر کیجاوینگي *

# فصل اول

## حضرت عیسیٰ کے معجزات کی تحقیقات میں *

اگرچہ اهل اِسلام اُنکے معجزات کا اِنکار نہیں کرسکتے کیونکہ قرآن کو معجزات عیسویہ هي سے رونق دي گئي هی توبهي بعض معجزات حضرت مسیح کے ذکر کرنا ضروریات سے هی تا کہ معلوم هوجاوے کہ یہہ معجزات نصوص سے ثابت هیں آیات مشترکات سے ثابت نہیں اور اِنکے وقوع میں مفسرین بهي اِختلاف نہیں کرتے جیسے کہ معجزات محمدیہ کے وقوع میں مفسرین قرآن اِختلاف کرتے هیں اور یہہ معجزات رسولان برحق یعنے حواریوں کي تحریرات سے ثابت هیں جو کہ اُنهوں نے اپني حین حیات هي میں منتشر کر دي تهیں اور خود بهي اُنکي اِصلاح کے واسطے سفر کرتے پهرتے تهے چنانچہ قرآن میں بهي سورۂ یاسین کے اندر اُنکي رسالت اور سفر کا ذکر آیا هی * وَاضْرِبْ لَهُمْ مَثَلًا اَصْحَابَ الْقَرْیَةِ ۔ اِذْ جَآءَ هَاالْمُرسَلُونَ * اِذْ اَرْسَلْنَا اِلَیْهِمُ اثْنَیْنِ فَکَذَّبُوهُمَا فَعَزَّزْنَا بِثَالِثٍ فَقَالُوْا اِنَّآ اِلَیْکُم مُّرْسَلُوْنَ * یعنے بیان کر واسطے اُنکے بات گانوںوالوں کي جب کہ وهاں گئے رسول جب کہ بهیجدئے هم نے اُنکے پاس دو رسول تو جهٹهلایا اُنهوں نے اُنکو پس تقویت کي هم نے اُنکي تیسرا رسول بهیجکر پس کہا اُنهوں نے کہ هم تمهاري طرف بهیجے گئے هیں مفسرین لکهتے هیں کہ یہہ یوحنا و شمعون وغیرہ تهے چنانچہ

اِنکے ذکر میں جدا رسالہ لکھا گیا ھی پس اگر کوئي صاحب آن معجزات عیسویہ سے کما حقہ واقف ھونا چاھے تو اِنجیل کو اول سے اٰخر تک علماء مسیحیہ سے سمجھکر پڑھے مگر بندہ اُن میں سے کچھہ یہاں پر ذکر کرتا ھی *

## نمبر ۱ کوڑھي پر کا معجزہ

متي کے ۸ باب آیت ۲ سے ۳ تک — دیکھو ایک کوڑھي نے آکے اُسے سجدہ کیا اور کہا . ای خداوند اگر تو چاھے تو مجھے صاف کرسکتا ھی* یسوع نے ھاتھہ بڑھاکے اُسے چھوا اور کہا میں چاھتا ھوں کہ تو صاف ھو اور وھیں اُسکا کوڑہ جاتا رھا *

## نمبر ۲ فالج زدہ پر کا معجزہ

متي کا ۸ باب آیت ۵ سے ۱۳ تک — دیکھو جسکا خلاصہ یہہ ھی کہ یسوع نے صوبہ دار کو کہا جا اور جیسا تو ایمان لایا تیرے لئے ھو اور اُسي گھڑي اُسکا چھوکرا چنگا ھوگیا *

## نمبر ۳ ھوا اور دریا پر کا معجزہ

متي کا ۸ باب آیت ۲۴ سے ۲۷ تک — اور دیکھو دریا میں ایسي بڑي آندھي آئي کہ ناو لہروں میں چھپ گئي پر وہ سوتا تھا تب اُسکے شاگردوں نے پاس آکے اُسے جگایا اور کہا ای خداوند ھمیں بچا کہ ھم ھلاک ھوتے ھیں اور اُسنے اُنھیں کہا ای کم اِعتقادو کیوں

ڈرتے ہو تب اُسنے اُٹھکے ھوا اور دریا کو ڈانٹا اور بڑا چین ھوگیا اور لوگوں نے تعجب کیا اور کہا کہ یہہ کیسا آدمي ھی کہ ھوا اور دریا بھي اُسکي مانتے ھیں *

## نمبر ۴ مفلوج پر کا معجزہ

متي کا ۹ باب آیت ۲ سے ۷ تک — دیکھو ایک مفلوج کو جو چارپائي پر پڑا تھا اُس پاس لائے اور یسوع نے اُسکا ایمان دیکھکر مفلوج کو کہا ای بیٹے خاطر جمع رکھہ تیرے گناہ تجھے معاف ھوئے اور دیکھو بعضے فقیہوں نے اپنے دل میں کہا کہ یہہ کفر بکتا ھی پر یسوع نے اُنکے دل کي جانکر کہا کیوں اپنے دلوں میں بدگماني کرتے ھو کونسا آسان ھی یہہ کہنا کہ گناہ تجھے معاف ھوئے یا یہہ کہنا کہ اُٹھہ اور چل پر اِسلئے کہ تم جانو کہ اِنسان کے بیٹے کو زمین پر گناہ معاف کرنیکا اِختیار ھی سو اُسنے مفلوج کو کہا اُٹھکر اپني چارپائي اُٹھا اور اپنے گھر چلا جا اور وہ اُٹھکر اپنے گھر چلا گیا *

## نمبر ۵ عورت حایضہ پر کا معجزہ

متي کا ۹ باب آیت ۲۰ سے ۲۲ تک — دیکھو کہ ایک عورت نے جسکا بارہ برس سے لہو جاري تھا پیچھے سے آکے اُسکے کپڑے کا دامن چھوا کیونکہ اپنے جي میں کہا کہ اگر اُسکا کپڑا چھوؤں تو چنگي ھو جاؤنگي تب یسوع نے پھرکے اور اُسے دیکھکر کہا ای بیٹي

خاطر جمع رکهه کہ تیرے ایمان نے تجھے بچایا سو عورت اُسي گهڑي سے چنگي هوگئي *

## نمبر ٦ لڑکي کے زندہ کرنیکا معجزہ

متي کا ۹ باب آیت ۲۳ سے ۲٦ تک ــــ جب یسوع سردار کے گھر میں آیا اور بانسلي بجانے والوں اور بهیڑ کو غل مچاتے دیکها تو اُنهیں کہا کنارہ هو کہ لڑکي نهیں مري بلکہ سوتي هی اور وے اُسپر هنسے پر جب بهیڑ نکالي گئي اُسکے اندر جاکے اُسکا هاتهہ پکڑا اور لڑکي اُٹهي اور اُسکي شهرت اُس تمام ملک میں پهیل گئي *

## نمبر ٧ دو اندهونکو آنکهیں دینےکا معجزہ

متي کا ۹ باب آیت ۲٧ سے ۳۰ تک ــــ جب یسوع وهاں سے روانہ هوا دو اندهے اُسکے پیچهے پکارتے اور کهتے آئے کہ ای داؤد کے بیٹے هم پر رحم کر اور جب وہ گهر میں پهونچا اندهے اُسکے پاس آئے اور یسوع نے اُنهیں کہا کیا تمهیں اِعتقاد هی کہ میں یہہ کرسکتا هوں وے بولے هاں ای خداوند تب اُسنے اُنکي آنکهوں کو چهوا اور کہا تمهارے اِعتقاد کے موافق تمهارے لئے هو اور اُنکي آنکهیں کهل گئیں *

## نمبر ٨ گونگے کو زبان دینے کا معجزہ

متي کا ۹ باب آیت ۳۲ سے ۳۳ تک ــــ جسوقت وے نکلے دیکهو لوگ ایک گونگا دیوانہ اُس پاس لائے اور جب دیو نکالا گیا تها

گونگا بولنے لگا اور لوگوں نے تعجب کرکے کہا ایسا کبھی اِسرائیل میں نہ دیکھا گیا *

## نمبر ۹ روٹیوں کا معجزہ

متي کا ۱۴ باب آیت ۱۷ سے ۲۱ تک — اُنھوں نے اُسے کہا یہاں ھمارے پاس پانچ روٹیوں اور دو مچھلیوں کے سوا کچھہ نہیں ھی وہ بولا اُنھیں یہاں میرے پاس لاؤ اور اُسنے حکم دیا کہ لوگ گھاس پر بیٹھیں اور اُن پانچ روٹیوں اور دو مچھلیوں کو لیکے اور آسمان کي طرف دیکھکر برکت چاھي اور توڑکے شاگردوں کو اور شاگردوں نے لوگوں کو دیں اور سبھوں نے کھایا اور سیر ھوئے اور ٹکڑوں کي جو بچ رھے بارہ ٹوکریاں بھري اُٹھائیں اور کھانیوالے سوا عورتوں اور لڑکوں کے تخمیناً پانچ ھزار مرد تھے *

## نمبر ۱۰ دریا پر چلنے کا معجزہ

متي کا ۱۴ باب آیت ۲۲ سے ۲۷ تک — فوراً یسوع نے اپنے شاگردوں کو تاکید کرکے کہا کہ جب تک مین لوگوں کو رخصت کروں تم ناو پر چڑھکے میرے آگے پار جاؤ اور لوگوں کو رخصت کرکے دعا مانگنے کے لئے پہاڑ پر اکیلا چڑھہ گیا اور جب شام ھوئي وھاں اکیلا تھا پر ناو اُس وقت دریاکے بیچ پھونچي اور لہروں سے ڈگمگاتي تھي کیونکہ ھوا مخالف تھي اور رات کے چوتھے پہر یسوع دریا پر چلتا ھوا اُن پاس آیا اور شاگرد اُسے دریا پر چلتے دیکھکر گھبرائے

اور کہنے لگے کہ یہہ بہوت ھی اور ڈرکے مارے چلائے وھیں یسوع
نے اُنھیں کہا خاطر جمع رکھو میں ھوں مت ڈرو *

## نمبر ۱۱ سوکھا ھاتھہ درست کرنیکا معجزہ

مرقس کا ۳ باب آیت ۱ سے ۵ تک — اور وہ پھر عبادت خانہ
میں داخل ھوا اور وھاں ایک آدمي تھا جسکا ھاتھہ سوکھہ گیا تھا
اور وے اُسکے گھات میں لگے تا کہ اگر اُسے سبت کے دن چنگا کرے
اُسپر نالش کریں اور اُسنے اُس ادمي کو جسکا ھاتھہ سوکھہ گیا تھا
کہا بیچ میں کھڑا ھو اور اُسنے اُنھیں کہا کیا سبت کو نیکي کرنا
روا ھی یا بدي جان بچانا یا مارنا پر وے چپ رھے تب اُسنے غصہ
سے اُنپر نظر کرکے اور اُنکي سخت دلي کے سبب غمگین ھوکے اُس
آدمي کو کہا کہ اپنا ھاتھہ پھیلا اور اُسنے پھیلایا اور اُس کا ھاتھہ
دوسرے کي مانند چنگا ھوگیا *

## نمبر ۱۲ لعاذر کو چار دن بعد قبر سے جلانیکا معجزہ

یوحنا کا ۱۱ باب آیت ۱ سے ۴۶ تک — جسکا خلاصہ یہہ ھی کہ
کئي آدمیوں کے ساتھہ مسیح لعاذر کي قبر پر گیا جو کہ چار دن کا
مدفون تھا اور بلند آواز سے پکارا کہ ای لعاذر نکل آ اور وہ قبر سے کفن
پوش زندہ ھوکر نکل آیا *

## نمبر ۱۳ پاني کو شراب بنانيکا معجزه

يوحنا کا ۲ باب آيت ۱ سے ۱۱ تک۔۔۔خلاصه آنکه قانا ے گليل ميں کسيکا بياه هوا يسوع اور اُسکي ما اور اُسکے شاگرد بهي گئے تهے جب انگوري شراب گهٹ گئي تو مسيح نے چهه مٹکوں ميں پاني بهروايا پهر جو نکالا تو شراب نهايت عمده بن گئي *

## نمبر ۱۴ کسي رانڈ کے مرده بيٹے کو جلانيکا معجزه

لوقا کا ۷ باب آيت ۱۱ سے ۱۷ تک۔۔۔خلاصه آنکه جب لوگ اُس بيوه کے بيٹے کا جنازه لئے جاتے تهے اور وه روتي جاتي تهي مسيح نے رحم کرکے کہا مت رو اور پاس آکے تابوت کو چهوا اور اُٹهانيوالے کهڑے رهے مسيح نے کہا اى جوان ميں تجهسے کہتا هوں اُٹهه اور وه مرده اُٹهه بيٹها اور بولنے لگا تب مسيح نے اُسکي ما کو سونپا اور لوگ خدا کي ستايش کرکے بولے که بڑا نبي هم ميں مبعوث هوا۔۔۔الغرض اِنجيل مقدس ميں حضرت عيسىٰ کے بهت سے معجزے صراحت کے ساتهه مذکور هيں کسي طرح اِن معجزات کے وقوع ميں شک نهيں هے اور غير لوگ يعنے کفار بهي اُسکے معجزات کے قايل تهے مگر اِتنا کهتے تهے که بعلزبول کي مدد سے کرتا هے جسکا جواب بهي مسيح نے نهايت درست ديا يعنے شيطان شيطان کو دفع نهيں کرسکتا اور جو کريگا تو اپني سلطنت ميں مخل هوگا

اور یہہ بات بھي خیال کے لایق ھی کہ محمد کو کفار عرب مجنون
یا شاعر یا ساحر کہتے تھے مگر حضرت عیسیٰ کو کہتے تھے کہ
بعلزبول کي مدد سے کرتا ھی اور اُسکے کاموں سے سخت حیران تھے
یہہ اعتراض اُٹھا کہ بعلزبول اُسکے ساتھہ ھی وقوع معجزات پر نص
قطعي ھی مگر محمد صاحب کي نسبت اِن تین یعنے مجنون و
شاعر و ساحر کے خیالوں کے اِجتماع سے جو نتیجہ برآمد ھوتا ھی
عقل سلیم پر پوشیدہ نہیں ھی *



## دوسري فصل مسیح کي پیش گوئیونکے بیانمیں

اِس فصل میں بھي بطور نمونہ چند مقام لکھے جاوینگے کیونکہ
ناظرین اِنجیل میں خود سب کچھہ دیکھہ سکتے ھیں *

## نمبر ۱ یروشلیم کي تباھي کي خبر

لوقا کا ۱۹ باب آیت ۴۳—کیونکہ وے دن تجھپر آوینگے کہ تیرے
دشمن تیرے گرد مورچہ باندھینگے اور تجھے گھیر لینگے اور سب
طرف سے تنگ کرینگے اور تجھکو اور تیرے لوگوں کو جو تجھہ میں
ھیں خاک میں ملاوینگے اور تجھہ میں پتھر پر پتھر نہ چھوڑینگے
اِس لئے کہ تونے اِسوقت کو کہ تجھپر نگاہ تھي نہیں پہچان لیا—
پس ایساھي ھوا کہ یروشلیم برباد ھوئي اور اِسطرحکي تباھي اُس
شہر پر آئي کہ قیامت کا نمونہ ھوگیا اور وہ جو موسیٰ نے اِستثنا کے

۱۸ باب کے آیت ۱۸ میں کہا تھا کہ جو کوئي اُسکي نہ سنیگا میں اُس سے مطالبہ کرونگا پورا هوا یعنے یروشلیم کے باشندوں نے جو اُسکي نہ سني تو اُنسے سخت مطالبہ کیا گیا *

## نمبر ۲ یہودا اسکریوطي کي خبر

یوحنا کا ۱۳ باب آیت ۲۱ یسوع یہہ کہکے روح میں مضطرب هوا اور گواهي دیکے بولا میں تمھیں سچ سچ کہتا هوں کہ ایک تم میں سے مجھے حوالے کریگا — اور اُسکا نام بھي اُسنے بتلا دیا کہ وہ یہودا اسکریوطي هی چنانچہ ایساهي هوا کہ اُسنے اُسے پکڑوایا *

## نمبر ۳ غیر قوموں کے اِیمان کي خبر

متي کا ۸ باب آیت ۱۱ میں هی میں تمھیں کہتا هوں کہ بہتیرے پورب و پچھم سے آوینگے اور اِبراهیم و اِسحاق و یعقوب کے ساتھہ آسمان کي بادشاهت میں بیٹھینگے پر بادشاهت کے فرزند باهر اندھیرے میں ڈالے جاوینگے وهاں رونا اور دانت پیسنا هوگا — دیکھو یہہ پیش گوئي کیسي صادق آئي کہ کروڑها مردم پورب و پچھم کے باشندے اِیمان لاکر مسیح کي کلیسیا میں داخل هوچکے مگر بادشاهت کے فرزند یعنے یہودي قریب چالیس لاکھہ کے بے اِیمان پھرتے هیں کیونکہ اُنکے باپ دادوں نے مسیح کے خون کا وبال اپني اور اپني اولاد کي گردن پر لیا تھا *

# نمبر ۴ مسیح کے تیسرے دن جي اُٹھنے کي خبر

متي کا ۱۶ و۰ باب آیت ۲۱ میں هی اُسوقت سے یسوع اپنے شاگردوں کو جتانے لگا کہ مجھے ضرور هی کہ یروشلیم کو جاؤں اور بزرگوں اور سردار کاهنوں اور فقیہوں سے بہت دکھ اُٹھاؤں اور مارا جاؤں اور تیسرے دن جي اُٹھوں—پس ایساهي هوا کہ وهاں گیا اور بموجب اپنے ارشاد کے مارا گیا پھر تین دن بعد جي اُٹھا اور آسمان پر چلا گیا *

# نمبر ۵ پطرس کے اِنکار کي خبر

متي کا ۲۶ باب ایت ۳۴—یسوع نے اُسے کہا میں تجھسے سچ کہتا هوں کہ اِسي رات مرغ کے بانگ دینے سے پہلے تو تین بار میرا اِنکار کریگا—چنانچہ ایساهي هوا کہ اُسنے تین بار اِنکار کیا پھر جب کہ اُسکو مسیح کي پیش‌گوئي یاد آئي تو وہ رونے لگا *

# نمبر ۶ مسیح کے لٹکائے جانیکي خبر

یوحنا کا ۳ باب آیت ۱۴ و ۱۵ میں هی اور جسطرح موسیٰ نے سانپ کو جنگل میں اُونچا کیا ضرور هی کہ اِنسان کا بیٹا اُٹھایا جاوے. تاکہ جو کوئي اُسپر اِیمان لاوے هلاک نهو بلکہ حیات ابدي پاوے—ایساهي هوا کہ وہ صلیب پر لٹکایا گیا اور اُسپر اِیمان لانے سے بندوں کو نجات ملتي هی *

# نمبر ۷ اُسکي باتیں نه ٹلنے کي خبر

متي کا ۲۴ باب ایت ۳۵ آسمان اور زمین ٹل جاینگے پر میري باتیں نه ٹلینگي یهه خبر بھي کیسي اچھي طرح ظهور میں آئي غیر مذهب والوں نے عیسائیوں کو اِبتدا میں بڑي سخت تکلیف دي اور یهه چاها که کسي طرح اِنکو دنیا سے نیست و نابود کردیں اور اب بھي یهي چاهتے هیں مولوي رحمت‌الله بھي جانتے هیں چنانچه اِعجاز عیسوي میں لکھا هی که اوایل میں دس دفعه عیسائیونپر قتل عام کا حکم هوا اور صدها مردم مارے بھي گئے مگر بموجب اِس پیش گوئي کے که میري باتیں نه ٹلینگي کچهه تنزل نهوا بلکه روز بروز ترقي هوتي گئي یهاں تک که اب دیکھتے هو—اور کیوں نهو که جب مسیح نے خود کها تها که اگر وے چپ کرینگے تو پتھر چلائینگے *

# نمبر ۸ اِنجیل کي منادي کي خبر

متي کا ۲۴ باب آیت ۱۴ میں هی اور بادشاهت کي یهه خوشخبري ساري دنیا میں سنائي جایگي تاکه سب قوموں پر گواهي هو اور اُسوقت آخر آویگا—سب لوگ جانتے هیں که یهه کیسي عجیب پیش گوئي هی کیونکه جسوقت مسیح دنیا میں تھے اُسوقت دین عیسائي نهایت ضعیف تها مگر بموجب اِس پیش گوئي کے تمام جهان میں پھیل چلا تھوڑے سے ممالک باقي رهگئے هیں سو اُمید قوي هی که جلد تر وهاں پر بھي کلام اِلهي سنایا جاوے اِس اَتھاره

سو برس میں ایسي ترقي هوئي که سارے جہان میں اِس بادشاهت کي خوشخبري سنائي جانیکا یقین کامل هوگیا فقط اور کون اِسکا اِنکار کرسکتا هی *

## نمبر ۹ جهوتهے نبیوں کي خبر

متي کا ۲۴ باب آیت ۱۱ میں هی اور بہت جهوتهے نبي اُتهینگے اور بہتوں کو گمراه کرینگے اور بیدیني پهیل جانیکے سبب بہتونکي محبت تهندهي هوجاویگي پر جو آخر تک سهیگا وهي نجات پاویگا — یهه پیش گوئي بهي پوري هوئي اور هوتي جاتي هی که بہت سے لوگ ناحق نبوت کا دعوی کرچکے اور آینده کو بهي شاید کریں *

## نمبر ۱۰ حواریوں کي مصیبت کي خبر

متي کا ۲۴ باب آیت ۹ تب وه تمهیں دکهه میں حوالے کرینگے اور مارڈالینگے اور میرے نام کے سبب قومیں تم سے کینه رکهینگي — یهه بهي هوگیا اور آج تک عیسائیوں کو دکهه دیتے هیں یهه بهي بڑے تعجب کي بات هی اگر کوئي شخص زناکار یا چور یا شرابي یا هندو یا سکهه یا فارسي یا دهریه یا برهم‌سبهائي یا مجوسي یا مسلمان یا بدهه وغیره مذهب کا هوجاوے تو کوئي بهي اُسکو دکهه نهیں دیتا مگر عیسائي کو نهایت تکلیف و دکهه دیتے هیں اور جو ممکن هوتا هی تو قتل بهي کردیتے هیں اِسکا یهي باعث هی که اُس جہان کا آدمي اِس جہان کے لوگوں کو نهایت ناگوار هی

اور آپس میں یہہ سب اِسلئے خوش رھتے ھیں کہ سب ایک ھي
جہان اور ایک ھي بادشاھت کے لوگ ھیں—اب ھم کہاں تک
مسیح کي بتائي ھوئي پیش گوئیاں بیان کریں بہتر یوں ھی کہ
شوقین آپ اِنجیل میں دیکھہ لے اور مکاشفات یوحنا جو بالکل
پیش گوئیوں سے مملو ھی بغور پڑھے تا کہ اُسپر مسیح کي پیش گوئیوں
کا لطف کھل جاوے—اب ناظرین کو چاھئے کہ محمدي معجزات
اور اُنکي پیش گوئیاں اور حضرت عیسیٰ کے معجزات اور اُنکي پیش
گوئیاں قطع نظر اُن پیش گوئیوں کے جو توریت میں مذکور ھیں
اچھي طرح ایمانداري سے مقابلہ کرکے دیکھے کہ کسکو ترجیح ھی
اور کون سي بات قابل یقین ھی *

## تیسري فصل

اِس امر کے بیان میں کہ اگلے نبیوں نے حضرت عیسیٰ
کے حق میں کچھہ خبر دي ھی یا نہیں *

واضح ھو کہ حضرت عیسیٰ کے حق میں انبیاء سابق کے اخبار
بکثرت ھیں مگر بعضے صراحتاً اور بعضے اِشارتاً نہ یہہ کہ سب اِشارتاً
ھیں جیسے کہ مولوي رحمت اللہ کا باطل گمان ھی اور یہہ بھي ھم
نہیں کہہ سکتے کہ سب پیش خبریاں صراحتاً ھیں کیونکہ بعضي
خبروں میں عام الفاظ اور عام مضامین ھیں تاھم اُن نصوص کي
جہت سے جو بالتصریح بیان ھوئے ھیں مسیح کے حق میں قطعي

گمان کئے جاتے ہیں اور جو خبریں اِشارتاً ہیں وہ سب بسبب
قرینۂ قوي کے اُسي کے حق میں تصور کیجاتي ہیں اور چونکہ
میزان الحق وغیرہ میں ایسي خبریں ذکر ہوچکي ہیں اور ہم
کتاب بڑھانی منظور نہیں اِس لئے صرف پتہ نشان بتلاتا ہوں جو
صاحب کو شوق ہو بیبل میں دیکھہ لیں نمبر ۱ یرمیا نبي
کتاب باب ۲۳ کے آیت ۵ و ۶ نمبر ۲ داؤد کا ۷۲ زبور تمام نمبر
یشعیاہ نبي کا ۹ باب آیت ۵ و ۶ نمبر ۴ یشعیاہ کا ۱۱ و ۱۲ باب
تمام نمبر ۵ یشعیاہ کا ۴۰ باب آیت ۱۰ و ۱۱ نمبر ۶ یرمیا کا ۳
باب آیت ۱۴ سے ۱۶ تک نمبر ۷ دانیال کا ۹ باب آیت ۲۴
۲۷ تک نمبر ۸ ذکریا کا ۳ باب آیت ۸ نمبر ۹ ذکریا کا ۶ باب آیت
۱۲ سے ۱۵ تک نمبر ۱۰ پیدایش کا ۴۹ باب آیت ۱۰ سے ۱۲ تک
نمبر ۱۱ یشعیاہ نبي کا ۴۲ باب آیت ۱۱ سے ۱۲ تک نمبر
حزقئیل کا ۲۱ باب آیت ۲۷ نمبر ۱۳ یشعیاہ کا ۱۲ باب آیت ۱
۴ تک نمبر ۱۴ یشعیاہ کا ۴۲ باب آیت ۱ سے ۴ تک نمبر ۱۵ یشعیاہ
کا ۴۹ باب آیت ۶ سے آخر تک نمبر ۱۶ یشعیاہ کا ۵۳ باب تمام
نمبر ۱۷ میکا کا ۵ باب آیت ۲ نمبر ۱۸ یشعیاہ کا ۷ باب آیت ۴
اِنکے سوا اور بہت سے مقام ہیں اِن سب مقاموں کے دیکھنے سے
معلوم ہوتا ہی کہ خداتعالیٰ نے اِن نبیونکي معرفت ہمارے نجات
دہندہ کا پتہ نشان بہت اچھي طرح پر بتلا دیا ہی کہ وہ کہاں
پیدا ہوگا اور کسکي اولاد سے اور کس شہر میں اور کب پیدا ہوگا
اور کیا کریگا اور کسطرح پر گناہونکا کفارہ ہوگا اور بدون اُسکے ہم
کوئي شخص نجات نہیں پاسکتا *

اگر محمد صاحب شفیع گناهگاران تھے تو اُنکے حق میں انبیا نے
ایسي خبریں کیوں نہیں دیں کوئي نبي اُنکا ذکر بھي نہیں کرتا *

## چوتھي فصل

### مسیح کي تعلیم کے ذکر میں *

مسیح کي تعلیم ایسي عمدہ اور پاک هی کہ کسي بشر میں طاقت نہیں جو ایسي عمدہ تعلیم دے سکے چنانچہ اُن اِنجیل کے پڑھنے والوں پر جنھوں نے کشادہ تعلیم پائي هی یہہ مطلب خوب ظاهر هی هاں تنگ تعلیم یافتہ لوگ اِنجیل کو نہیں سمجھتے مگر وہ معذور هیں *

اور بعض اِنجیل کي تعلیموں پر جو لوگ اعتراض کرتے هیں اِسکا باعث بھي نادانی اور جہالت هی کیونکہ جن تعلیمات پر اِعتراض هوتا هی وہ سب مبحث سے خارج هیں اور اُس میں عقل کو دخل دینا حماقت هی یعنے متشابهات پر اِعتراض کرتے هیں — اگر متشابهات پر اِن لوگوں کو اعتراض کرنا جایز هو تو هم بھي قرآن کے متشابهات پر اِعتراض کرینگے اور اُن سے اُن متشابهات کے حقیقي معنے دریافت کرینگے اگر وہ لوگ مطابق عقل کے جواب نہ دے سکینگے تو اُنکو بموجب قاعدہ اول کے لازم هوگا کہ عیسائیوں کے متشابهات پر بھي اِعتراض نکریں — مسیح کي تعلیم کے وہ مسایل جنپر اهل اِسلام اِعتراض کرتے هیں اُن میں سے ایک مسلہ تثلیث کا هی مسلمان اِسکو نہایت نامعقول بات خیال کرتے هیں اِسلیئے اِسکے باب میں چند سطروں کا لکھنا ضرور هوا *

اب ابدیت شاہ سلامت — پھر ذکریا کا ۱۳ باب آیت ۷ میں ای تلوار
تو میرے چرواھے پر اُس اِنسان پر جو میرا ھمتا ھی بیدار ھو رب الافواج
فرماتا ھی — پھر یہہ ھی کہ مسیح نے خود آپ کو خدا کہا
ھی مکاشفات کا پہلا باب آیت ۱۱ میں ھی مین الفا و امگا اول و
آخر ھوں — پھر یوحنا کا ۱۰ باب آیت ۳۰ میں اور باپ ایک ھیں
پھر یوحنا کا ۱۴ باب آیت ۹ اور متي کا ۱۹ باب آیت ۱۵ سے
۱۷ تک پھر یوحنا کا ۵ باب آیت ۱۷ سے ۲۳ تک اور پھر زبور ۲
تمام پڑھو کہ داؤد مسیح کو خدا کا بیٹا کہتا ھی — اب رھا یہہ کہ
لفظ اِبن کس معنے سے اِستعمال ھوتا ھی اِسکا جواب یہہ ھی کہ
جیسے مسلمان لفظ سمع و بصر و ید وغیرہ کا اِستعمال خدا پر کرتے
ھیں اور کہتے ھیں کہ یہہ سب متشابہات میں سے ھی اِسیطرح
عیسائي بھي لفظ اِبن مسیح پر بولتے ھیں اور اِسکے معنے نہیں
جانتے کیونکہ متشابہات میں سے ھی اور متشابہات میں تاویل کرني
منع ھی اِسلئے تاویل نہیں کرتے بلکہ آمنا کہتے ھیں — تیسرا اِعتراض
یہہ ھی کہ مسیح کفارہ ھوا اِسکے کیا معني کہ گناہ تو کوئي کرے
اور سزا کوئي پاوے * جواب یہہ ھی کہ کفارہ کي اصل فضل اور
رحمت ھی کہ جسکے بغیر نجات نہیں ھوسکتي اور یہہ فضل بدون
کفارہ کے صورت نہیں پکڑتا ورنہ عدالت توٹتي ھی اِس لئے خداوند
کریم نے گناھگاروں پر رحم فرماکر یہہ صورت مقرر فرما دي ھی اور
جبتک کہ یہہ صورت وقوع میں نہ آئي تھي تب تک بچھڑے یا بکرے
وغیرہ کا کفارہ دنیا میں مقرر کیا تھا کیونکہ اِس سے حقیقي کفارہ کا وہ
نمونہ تھا اور خدا نے انبیاؤں سے یہہ بھي اِبتدامیں کہدیا تھا کہ آخر کو

سے بھي بعضے فرقے اهل اِسلام کے تثلیث کا اِقرار کرتے تھے چنانچه غنیۃالطالبین میں فرقۂ صالحیۂ کے عقاید میں لکھا هی که اِن قول من قال ثلث ثلثۃ لیس بکفر — یعنے خُدا کي ذات میں تثلیث کا قایل هونا کفر نهیں هی *

دوسرا اِعتراض یهه کرتے هیں که یسوع مسیح کو خدا اور خدا کا اِکلوتا بیٹا کیوں کهتے هو — جواب اگلے انبیا بھي مسیح کو خدا اور خدا کا بیٹا مانتے تھے — اور مسیح نے خود بھي کها که میں خدا کا اِکلوتا بیٹا هوں بلکه خدا بھي هوں — اور مسیح کے افعال مختارانه جو خدا کو شایان هیں اُسکي اُلوهیت پر دلالت کرتے هیں اِن تین وجهه سے هم اُسکو خدا اور خدا کا بیٹا مانتے هیں اور اُسکے اِنکار کو کفر جانتے هیں — اور واضح رهے که جیسے یسوع مسیح کو هم لوگ خداء کامل جانتے هیں ویسے هي اُسکو اِنسان کامل بھي جانتے هیں اِنسانیت کے اِعتبار سے وہ ابن آدم وغیرہ کهلاتا هی اور اُلوهیت کي جهت سے اِبن‌الله هی دیکھو داؤد صاف مسیح کو خدا کهتا هی زبور ۱۱۰ آیت اول خداوند نے میرے خدا کو کها تو میرے دهنے هاتهه بیٹهه جبتک که میں تیرے دشمنوں کو تیرے پانوں کي چوکي کروں — پھر زبور ۴۵ میں آیت ۹ ای خدا تیرا تخت ابدالاباد هی *

یهه منادي بھي مسیح هی کیونکه اِسي کو کهتا هی که تجھسے مسیح کیا پھر یشعیاہ نبي کا ۹ باب آیت ۵ همارے لئے ایک فرزند تولد هوتا اور همکو ایک فرزند بخشا جاتا اور سلطنت اُسکے کاندهے پر هی اور وہ اِس نام سے کهلاتا هی عجب مصلح خداے قادر

اب ابدیت شاہ سلامت — پھر ذکریا کا ۱۳ باب آیت ۷ میں ای تلوار
تو میرے چرواھے پر اُس اِنسان پر جو میرا ھمتا ھی بیدار ھو رب الافواج
فرماتا ھی — پھر یہہ ھی کہ مسیح نے خود آپ کو خدا کہا
ھی مکاشفات کا پہلا باب آیت ۱۱ میں ھی میں الفا و امگا اول و
آخر ھوں — پھر یوحنا کا ۱۰ باب آیت ۳۰ میں اور باپ ایک ھیں
پھر یوحنا کا ۱۴ باب آیت ۹ اور متی کا ۱۹ باب آیت ۱۵ سے
۱۷ تک پھر یوحنا کا ۵ باب آیت ۱۷ سے ۲۳ تک اور پھر زبور ۲
تمام پڑھو کہ داؤد مسیح کو خدا کا بیٹا کہتا ھی — اب رھا یہہ کہ
لفظ اِبن کس معنے سے اِستعمال ھوتا ھی اِسکا جواب یہہ ھی کہ
جیسے مسلمان لفظ سمع و بصر و ید وغیرہ کا اِستعمال خدا پر کرتے
ھیں اور کہتے ھیں کہ یہہ سب متشابہات میں سے ھی اِسیطرح
عیسائي بھي لفظ اِبن مسیح پر بولتے ھیں اور اِسکے معنے نہیں
جانتے کیونکہ متشابہات میں سے ھی اور متشابہات میں تاویل کرنی
منع ھی اِسلئے تاویل نہیں کرتے بلکہ آمنا کہتے ھیں — تیسرا اِعتراض
یہہ ھی کہ مسیح کفارہ ھوا اِسکے کیا معني کہ گناہ تو کوئي کرے
اور سزا کوئي پاوے * جواب یہہ ھی کہ کفارہ کي اصل فضل اور
رحمت ھی کہ جسکے بغیر نجات نہیں ھوسکتي اور یہہ فضل بدون
کفارہ کے صورت نہیں پکڑتا ورنہ عدالت ٹوٹتي ھی اِس لئے خداوند
کریم نے گناھگاروں پر رحم فرماکر یہہ صورت مقرر فرما دي ھی اور
جبتک کہ یہہ صورت وقوع میں نہ آئي تھي تب تک بچھڑے یا بکرے
وغیرہ کا کفارہ دنیا میں مقرر کیا تھا کیونکہ اِس سے حقیقي کفارہ کا وہ
نمونہ تھا اور خدا نے انبیاؤں سے یہہ بھي اِبتدامیں کہدیا تھا کہ آخر کو

میں خون کفارہ ہونگا تب تم نجات پاسکوگے کیونکہ تمھارے کام تو
سب گندے اور ناقابل ہیں چنانچہ موسیٰ کی کتاب اِستثنا کا ۳۲
باب آیت ۴۳ میں ہی خدا اپنی زمین اور اپنی قوم کا کفارہ ہوگا —
پھر داؤد کے ۸۵ زبور آیت ۲ میں ہی تونے اپنے لوگوں کے گناہ
بخش دئے تونے اُنکی سب خطائیں چھپا ڈالیں — پھر ۱۹ زبور
آیت ۱۴ خداوند میرا چٹان اور میرا فدیہ دینیوالا ہی — پھر یشعیاہ کا
۵۳ باب آیت ۴ سے ۱۲ تک — یقیناً اُسنے ہماری مشقتیں لے لیں
اور ہمارے غموں کا بوجھہ اُٹھا لیا اور ہمنے اُسکی قدر اِتنی جانی
کہ وہ خدا کا مارا کوٹا اور ستایا گیا ہی پر وہ ہمارے گناہوں کے لئے
گھایل کیا گیا اور ہماری بدکاریوں کے لئے کچلا گیا اور ہماری سلامتی
کے لئے اُسپر سیاست ہوئی اور اُسکے کوفتہ ہونے سے ہم چنگے ہوئے
ہم سب بھیڑونکی مانند بھٹک گئے ہم میں سے ہرایک اپنی راہ کو
پھرا اور خداوند نے ہم سبھونکی بدکاری اُسپر لادی وہ مظلوم تھا
اور غمزدہ توبھی اُسنے اپنا منہہ نہ کھولا وہ جیسے برہ جسے ذبح کرنے
لیجاتے ہیں اور جیسے بھیڑ اپنے بال کترنے والوں کے سامنے بیزبان
ہی اُس طرح وہ اپنا منہہ نہ کھولتا ایذا دیکے اور اُسپر حکم کرکے
وے اُسے لیگئے پر کون اُسکے دودمان کا بیان کریگا وہ زندوں کی
زمین سے کاٹ ڈالا گیا میری گروہ کے گناہوں کی خاطر اُسپر مار پڑی
اُسکی قبر بھی شریروں کے درمیان ٹھہرائی گئی تھی پر اُسکی موت
میں وہ دولتمندوں کے ساتھہ ہوئی اُسنے کسی طرح کا ظلم نہ کیا
اور اُسکے منہہ میں ہرگز چھل نہ تھا لیکن خداوند کو پسند آیا کہ
اُسے کچلے اُسنے اُسے غمگین کیا جب اُسکی جان گناہ کے لئے گذرانی

جاوے تو وہ اپني نسل کو دیکھیگا اُسکي عمر دراز هوگي اور خداکي
مرضي اُسکے هاتهہ کے وسیلہ برآویگي وہ اپني جان کے دردوں کا
حاصل دیکھکر سیر هوگا اپني معرفت سے میرا صادق بندہ بہتونکو
راستباز ٹهراویگا کیونکہ وہ اُنکي بدکاریاں اپنے اُوپر اُٹها لیگا اِسلئے
میں اُسے بزرگوں کے ساتهہ ایک حصہ دونگا اور وہ لوٹ کا مال زورآوروںکے
ساتهہ بانٹ لیگا کہ اُسنے اپني جان موت کے لئے سپرد کي اور وہ
گنهگاروں کے درمیان شمار کیا گیا اور اُسنے بہتوں کے گناہ اُٹها لئے
اور گنهگارونکي شفاعت کي — پهر دانیال کا ۹ باب آیت ۲۶ میں
کہتا هی کہ ستر † هفتوں کے بعد مسیح قتل کیا جاویگا پر نہ اپنے لئے *
الغرض کفارہ پر اِعتراض کرنا واهیات اور موجب ناداني هی وہ
دو اِعتراض یعنے تثلیث و اُلوهیت کا متشابهات میں سے هیں اُنکے
باب میں جسقدر اِنسان کے لئے سمجهنا چاهئے بیان کیا گیا سواۓ
اِنکے اور کوئي تعلیم حضرت مسیح کي قابل اعتراض نہیں بلکہ موجب
تحیر اور من جانب‌الله هونے کي حجت کامل هی محمدي تعلیم
کے موافق ناقص نہیں هی فقط *



## خاتمہ

بعض خصوصیات اِنجیل مقدس میں ایسے پائي جاتي هیں کہ

---

† دانیال مسیح سے ۴۹۰ برس پیشتر دنیا میں تها پس ایک هفتہ برابر هی سات
برس کے اور ۷۰ + ۷ = ۴۹۰ برس کے *

اُسکے من جانب‌الله هونے کي دلايل تهہرتي هيں اور کسي مذهب کي کتاب ميں وه خصوصيات پائي نہيں جاتي چنانچه ذيل ميں درج کرتا هوں اور دليل اُنکے ثبوت کي صرف اپنا تجربه اور صدها علما و فضلا کا تجربه جو بلا تعصب طالب حق گذرے هيں اور اب بهي موجود هيں *

پہلي خصوصيت—جو جو حقايق و معارف کي باتيں که بيدانت اور تصوف سے نہايت دقت اور مشقت کے بعد حاصل هوتي هيں اور پهر بهي طبيعت اِنساني ميں کشادگي و اِطمينان پيدا نہيں کرتي وے سب بلا مشقت و دقت بہت سہوليت سے خدا کے سچے طالب کو اِنجيل مقدس سے حاصل هوجاتي هيں اور اُنپر بهروسا کرنيکے لئے انبياء سابقين کي ايسي گواهي ملتي هی که وه عقايد اِنسان کو عين‌اليقين و حق‌اليقين کے مرتبه ميں پہونچا ديتے هيں اِنجيل کے پڑهنے سے آدمي اپني حالت اور خدا کے جلال و کمال کا منصب بقدر اِمکان اور اپني نجات کا طريقه حاصل کرسکتا هی بشرطيکه سچي طلب پيدا کرے يهه بات کسي کتاب ميں نہيں قرآن ميں بهي هرگز نہيں پائي جاتي بلکه اِسکا خلاف وهاں سے حاصل هوتا هی *

دوسري خصوصيت—اِنجيل کا لکهوانيوالا ضرور عالم‌الغيب هی کيونکه هر اِنسان کے دل کا بهيد بيان کرتا هی اور ايسي تقرير کرتا هی که روح مضطرب کو تسکين و تسلي پيدا هوتي هی اور نجاست باطن سے دلکو صاف کرکے صفائي حقيقي بخشتا هی *

تيسري خصوصيت—اِنجيل کي عبارت سے معلوم هوتا هی که جسکا

یہہ کلام ھی اُسکے دل میں دغابازي اور غرض نفساني ذرا سي بھي نہیں ھی بالکل سچا اور پاک رحیم خدا ھی بخلاف قرآن کے کہ اُسکي عبارت سے دھوکھا دھي اور متکلم کے دل کا کپٹ ظاھر ھوتا ھی *

چوتھي خصوصیت—اِنجیل بے تعصب اِنسان کے دل کو مبدل کردیتي ھی چنانچہ بڑے بڑے سرکش فاسق فاجر متکبر لوگ اِنجیل کے سبب حلیم رحیم مسکین نیک طینت ھوگئے ھیں اور آجتک ھوتے جاتے ھیں قرآن میں یہہ بات نہیں ھی ھمنے تو بیس برس تک بڑے پیار سے سمجھہ بوجھکر پڑھا پھر یہہ بات نہ دیکھي اور کسي مسلمان میں یہہ تبدیل دل دیکھنے میں نہ آیا بلکہ وھي نفسانیت اور غصہ اور تعصب اور وھي دل موجود رھتا ھی اگرچہ کیسا ھي کامل مسلمان ھو *

پانچویں خصوصیت—جو آدمي بلا تعصب محض طالب حق ھوکر اِنجیل و قرآن وغیرہ کو دیکھتا ھی فوراً اِنجیل پر اِیمان لے آتا ھی قران کے ساتھہ آجتک یہہ معاملہ تجربہ میں نہ آیا اِسلئے ناظرین کي خدمت میں اِلتماس ھی کہ بندہ نے محض دوستي اور خیرخواھي کي راہ سے یہہ رسالہ لکھدیا آپ بھي خدا کے خوف کے ساتھہ بلا تعصب اِسکو پڑھیں اور اِنصاف کریں اِس چند روزہ زندگي کے واسطے خداوند کو ناراض نہ کریں بلکہ حق و باطل میں تمیز کرکے راہ راست اِختیار کریں اور شیطان کے دھوکھوں سے بچیں اور میں تو اِس رسالہ کو دعا پر ختم کرتا ھوں—ای خداوند کریم جھان کے پروردگار ھم گنھگار اور نادان ھیں تیري تلاش میں سرگردان

پھرتے ھیں تو جانتا ھی کہ ھمارے دل میں صرف تیرے ھي ملنے
کي خواھش ھی تو مہرباني کرکے ای رحیم خدا آپ ھمارا رھبر
ھوجا اور اپنا سچا دین جس سے تُو راضي ھی سب پر منکشف
کردے تا کہ سب آدمي عذاب ابدي سے نجات پاویں اور ھمیشہ
تیري ستایش کریں اور قیامت کے دن عدالت میں تو ھم سب سے
راضي ھو آمین یا رب العالمین *

تمام شد *

# فہرست کتاب



## مقدمہ

# باب اول

## باب دويم



## خاتمہ